نام کتاب — محکم الفقرا (اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف — سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

مترجم — احسن علی سروری قادری

ناشر — سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل — نومبر 2016ء

تعداد — 500

ISBN: 978-969-9795-54-1

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

A-4-5/A ۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔ پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766

www.sultan-bahoo.com

www.sultan-ul-arifeen.com

www.sultan-ul-faqr-publications.com

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

انتساب

از عجز وانکسار کتاب

"محکم الفقرا"

کے ترجمہ کو اپنے مرشد کریم

شبیہِ غوث الاعظم، سلطان العاشقین، خادم سلطان الفقر

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس کی بارگاہِ اقدس میں

اس امید کے ساتھ پیش کرتا ہوں کہ اس کاوش کو قبول فرمائیں

اور اس عاصی کو ہمیشہ اپنی نگاہِ کامل میں رکھیں۔

فہرس

پیش لفظ

آغاز از نامِ خدا، جو حکیم و دانا اور بزرگ و برتر ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت اور ملک وتصرف میں ہر شے ہے۔ درود بر سیّد السادات نورِ مطلق، مظہرِ اتمّ، زینتِ کائنات، باعثِ وجودِ کائنات آقا و مولیٰ اور ملجا و ماویٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذاتِ مطہرہ اور مقدسہ پر، جن کے وجود کی برکت سے کائنات شاد و آباد ہے۔

''محکم الفقرا'' سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیفِ مبارکہ ہے۔ میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے مجھے سب سے پہلے محکم الفقرا کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور ساتھ ہی اپنی لائبریری سے مختلف قلمی ومطبوعہ نسخہ جات بھی مہیا کیے۔ میں نے محکم الفقرا کے ترجمہ کے لیے فقیر میر محمد اعوان کے مطبوعہ فارسی متن کو بنیاد بنایا اور فارسی متن کی اصلاح اور اُردو ترجمہ کے لیے مندرجہ ذیل نسخہ جات سے استفادہ کیا:

محکم الفقرا کے قلمی نسخہ جات

۱۔ قلمی نسخہ۔ نامِ کاتب و سالِ کتابت ندارد۔

۲۔ قلمی نسخہ از علی محمد ولد محبت شاہ نوشتہ 3 ربیع الآخر 1326ھ

محکم الفقرا کے مطبوعہ فارسی متن (اُردو ترجمہ کے بغیر)

۱۔ فارسی نسخہ مطبوعہ از فقیر میر محمد اعوان

محکم الفقرا فارسی متن مع اردو ترجمہ

ا۔محکم الفقرا از ڈاکٹر کے۔بی۔نسیم۔بارِاوّل اکتوبر 1997ء

محکم الفقرا اردو ترجمہ

ا۔محکم الفقرا از فقیر میر محمد اعوان۔مطبوعہ محرم الحرام 1426ھ بمطابق فروری 2005ء

محکم الفقرا کے ترجمہ کے دوران حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی ظاہری و باطنی مدد شاملِ حال رہی جس سے میں اس قابل ہوا کہ محکم الفقرا کا اُردو ترجمہ فارسی متن کی روح اور معیار کو برقرار رکھتے ہوئے مکمل کر سکوں۔اس کے ساتھ میں شکر گزار ہوں محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ کا' جو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ کی کتب کی انگریزی زبان کی مترجم ہیں۔انہوں نے نہ صرف اس ترجمہ پر نظر ثانی فرمائی بلکہ مفید مشوروں سے بھی نوازا۔اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔آمین

عاجز
احسن علی سروری قادری

لاہور
نومبر 2016ء

سلطان العارفین
حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک وہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔ آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔ چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔ اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔ خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔

سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔ آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جابجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔ اپنی تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی

فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں''۔

گرچہ نیست مارا علمِ ظاہر

ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیاء کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت و وصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے سلطان باھُوؒ نے خود کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام صحابہ کرام اور اہلِ بیت رضوان اللہ اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد یہی سوچ رہے تھے کہ شائد آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں یوں فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیؐ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰ

شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیؐ خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

☆ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی، اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات و ارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقراء باصفا فنافی اللہ بقاباللہ تصورِ ذات میں محو، تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیرحق کو سنا۔ وہ حریمِ کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس و تنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں، اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ

فَھُوَ اللّٰہُ کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَ لَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیاء اللہ اور غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لحہ' ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار باران پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔

(رسالہ روحی شریف)

اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو از سرِ نو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیوض و برکات اور حاضرات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبہ و دستار اور ورد و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنج ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مجلسِ محمدی کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

☆ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب

عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد ایک ہی نظر سے طالبِ اللہ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

☆ سروری قادری انہیں کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش' سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف بتیس (32) کے قریب دستیاب ہیں۔ آپؒ کی جو کتب تراجم کی صورت میں عوام الناس کے لیے دستیاب ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نور الہدیٰ

(کلاں) (۵)۔نور الہدیٰ (خورد)(۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں)(۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالستہ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغِ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقاء (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقاء (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔دیدار بخش (۳۱)۔محبت الاسرار (۳۲)۔طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جو اب تک ناپید ہیں ۱)۔مجموعتہ الفضل (۲)۔عین نما (۳)۔تلمیذ الرحمٰن (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔دیوانِ باھُو کبیر و صغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب و روح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل رہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن و سنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مرشد کامل اکمل و فقیرِ کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما   ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا

علم از قرآن گرفتم و ز حدیث ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر، سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

اگر کوئی ولیٔ واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جا سکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالب مولیٰ نہ پا سکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا' جو ملیا سو غرضی ھُو

امیر الکونین میں فرماتے ہیں:

☆ میں تیس سال تک اس طالبِ حق کی تلاش میں رہا جس کو وہاں پہنچاؤں جہاں میں ہوں لیکن مجھے کوئی ایسا طالبِ حق نہیں مل سکا۔

بعد از وصال امانتِ فقر سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو منتقل فرمائی جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم مبارک پر مدینہ سے ہجرت کر کے دربار سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ پر تشریف لائے تھے۔

امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھُوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبداللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک تحصیل احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور شرقیہ میں واقع ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیش نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی، باطل حق کو ڈھانپ لے گا، فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہو گی۔ ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علم باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہو گا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور

مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے عام کر دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت اور ویب سائٹس کے ذریعے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی دعوت دنیا بھر میں پہنچائی جا رہی ہے۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم　　ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا!　　تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تاکہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے' ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین' خادم سلطان الفقر حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

محکم الفقرا
اُردو ترجمہ

باب اوّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰہُ تَقَدَّسَ اَسۡمَآئُہٗ وَ تَعَالٰی کِبۡرِیَآئُہٗ

ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے اسماء مقدس اور جس کی کبریائی عظیم ترین ہے۔

درود ہو سیّد السادات حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر، آپ کی آل، اصحاب اور تمام اہلِ بیت رضی اللہ عنہم اجمعین پر۔

جان لو کہ اس کتاب کا نام ''محکم الفقرا'' رکھا گیا ہے۔ اما بعد ضعیف و عاجز مصنف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باھُوؒ، فنا فی اللہ یاھُو ولد بازیدؒ عرف اعوان جو کہ قلعہ شور (شورکوٹ) کے نواح میں رہنے والا ہے' اللہ تعالیٰ آفات اور ظلم و ستم سے اس کی حفاظت فرمائے' کہتا ہے کہ فقر معراجِ محمدی کا سلک سلوک ہے جو اہلِ بدعت اور استدراج کو ردّ کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَھۡلُ الۡبِدۡعَۃِ کِلَابُ النَّارِ

ترجمہ: اہلِ بدعت دوزخ کے کتے ہیں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَالَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا سَنَسۡتَدۡرِجُھُمۡ مِّنۡ حَیۡثُ لَا یَعۡلَمُوۡنَ (الاعراف۔182)

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں ہم عنقریب انہیں ہلاکت کی طرف لے جائیں گے

اس طریقے سے کہ جس سے وہ لاعلم ہیں۔

جان لو کہ فقیر دو قسم کے ہوتے ہیں' ایک سالک دوسرے عاشق۔ سالک صاحبِ ریاضت و مجاہدہ ہوتا ہے اور عاشق صاحبِ راز و مشاہدہ۔ سالک کی انتہا عاشق کی ابتدا ہے کیونکہ عاشق کا کھانا مجاہدہ اور خواب مشاہدہ ہوتا ہے۔

بیت:

عشقت بتن آمد اکنون چہ کنم جان را
زیر آنکہ نشاید یک ملک دو سلطان را

ترجمہ: جب سے تیرا عشق میرے وجود میں آیا ہے اب میں اپنی جان کا کیا کروں کیونکہ ایک ملک دو بادشاہوں کے زیرِ حکمرانی نہیں ہوسکتا۔

وسیلتِ فقر کے لیے فقہ کی فضیلت بھی ہونی چاہیے ورنہ جاہل فقیر کس کام کا۔ فقر کی اساس یہ چار علم ہیں جو فقیر کو لایحتاج بنا دیتے ہیں۔ اوّل علمِ نص و حدیث و تفسیر، دوم علمِ دعوت و تکسیر، سوم علمِ کیمیا و اکسیر اور چہارم علمِ زندہ قلب و روشن ضمیر۔ یہ چاروں علم اسمِ اَللّٰہُ کی تاثیر سے منکشف ہوتے ہیں۔

بیت:

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

ترجمہ: کوئی بھی علم تفسیر کے علم سے بہتر نہیں اور کوئی بھی تفسیر تاثیر کے علم سے بہتر نہیں۔

اٹھارہ ہزار عالم اور طبقات میں موجود کُل و جز اور اللہ کی جتنی بھی مخلوقات ہیں اور دونوں جہانِ جاودان سب اسمِ اَللّٰہُ کی طے میں ہیں اور اسمِ اَللّٰہُ قلب کی طے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

❁ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ (المزمل۔8)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کے اسم (اَللّٰہُ) کا ذکر کرو۔

❁ اِلَّا مَنۡ اَتَى اللّٰهَ بِقَلۡبٍ سَلِيۡمٍ (الشعراء۔89)

ترجمہ: مگر وہ جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آیا۔

قلبِ سلیم وہ ہے جو حق تسلیم کرنے والا ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمُ الۡاِيۡمَانَ (المجادلہ۔22)

ترجمہ: یہ وہ ہیں جن کے قلوب پر ایمان لکھا جا چکا ہے۔

جیسے ہی مرشد کامل کی نگاہ طالبِ صادق کے قلب پر پڑتی ہے تو وہ اس پر اسمِ اَللّٰہُ کی راہ کھول دیتی ہے اور طالب کا قلب ذکرِ اَللّٰہُ کے باعث جوش میں آجاتا ہے۔ اور اس قلب میں عشقِ الٰہی جاگ اُٹھنے کے باعث خناس وخرطوم جل جاتے ہیں اور دل کا راز پارہ پارہ ہو جاتا ہے (یعنی کھل جاتا ہے)۔ صاحبِ استغراق کو ریاضت کی کیا حاجت' کہ اس کی مستی ہوشیاری اور اس کی نیند بیداری کی مانند ہوتی ہے۔ یہ راہ اہلِ دلان کو نصیب ہوتی ہے۔ اہلِ علم صاحبِ شعار ہوتے ہیں ورنہ ہزاروں بے شمار جاہلوں کو ایک ہی نگاہ سے دیوانہ بنا دینا کونسا مشکل کام ہے۔ اگر راہِ باطن میں حضورِ حق سے تمثیل، دلیل، وھم، الہام اور تحیر نہ ہوتا تو اس راہِ باطن پر چلنے والے سب کافر ہو جاتے۔ ابیات:

گر نبودی وجود اصل خدا — کی رسیدی بنام وصل خدا

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور — عارفان حق شوی اہل وصول [1]

ترجمہ: اگر تیرے وجود کی اصل خدا سے نہ ہوتی تو تُو صرف خدا کے نام کے بدولت اللہ کے ساتھ واصل کیسے ہوتا۔ تُو باطن کی طلب کر کیونکہ باطن سے ہی اللہ کا ظہور ہوتا ہے۔ عارفین حق سے واصل ہو کر عین حق ہو جاتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

---

[1] یہ فارسی ابیات کاتب علی محمد ولد محبت شاہ کے قلمی نسخہ کے علاوہ کسی بھی دوسرے نسخہ میں موجود نہیں۔

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ وَ جَهْلٌ

ترجمہ: ہر باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل اور جہالت ہے۔

ذکر کا تعلق شوق سے اور فکر کا تعلق فنائے نفس سے ہے جبکہ مراقبہ کا تعلق ملاقات سے ہے۔ مرشد کامل وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو ذکر، فکر، مراقبہ، محاسبہ اور مکاشفہ کے بغیر راہِ اسمِ اَللّٰہُ کے ذریعے مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کرا دے اور اس کے نصیب کے موافق (مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں) منصب بھی دلا دے۔ مرشد عارف باللہ جو توحید میں دائمی غرق صاحبِ حضور ہو اس کے لیے (طالبِ مولیٰ کو) حضورِ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل کرنا کیا مشکل اور بعید ہے۔ مرشد کامل جس کسی پر اپنی ایک نگاہ ڈالتا ہے اسے اپنا ہم مرتبہ بنا دیتا ہے۔

حدیثِ قدسی:

❁ جَعَلْنَا الشَّیْخَ الْکَامِلَ مُنَافِعُ الْاِنْسَانِ کَمَا جَعَلْنَا النَّبِیَّ اٰخِرُ الزَّمَان

ترجمہ: ہم نے شیخِ کامل کو انسان کے لیے ایسا نفع بخش بنایا جیسا کہ نبی آخر الزمان کو بنایا۔

حدیثِ قدسی:

❁ جَعَلْنَا الشَّیْخَ النَّاقِصُ خَاسِرُ الْاِنْسَانِ کَمَا جَعَلْنَا رَجِیْمَ الشَّیْطَانَ

ترجمہ: ہم نے شیخِ ناقص کو انسان کے لیے اس طرح خسارہ (کا باعث) بنایا جیسا کہ شیطان مردود کو بنایا۔

حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے:

❁ ذَاتُ اللّٰہِ اَقْرَبُ اِلَی الْاِنْسَانِ مِنْ جَسَدِ الْاِنْسَانِ فِی الْخَیْرِ

ترجمہ: اللہ کی ذات خیر کے لحاظ سے انسان سے اس کے وجود کی نسبت زیادہ قریب ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَهْدِ قَلْبَهٗ (التغابن۔11)

ترجمہ: اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے قلب کو ہدایت دیتا ہے۔

طالبِ مولیٰ کو چاہیے کہ سب سے پہلے آفاتِ نفس کو پہچانے پھر معصیتِ شیطان کو اس کے بعد دنیا ترک کرے۔ یہ سب سات حروف سے تحقیق کرنے چاہیے۔ حرف اوّل 'الف' سے اللہ، حرف دوم 'ب' سے اللہ بس۔ حرف سوم 'ت' سے توحید و توکل۔ حرف چہارم 'ث' سے ظاہر و باطن اور متابعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں ثابت قدم۔ حرف پنجم 'ج' سے جہالت سے باہر آنا۔ حرف ششم 'ح' سے حرص کو ترک کرنا۔ حرف ہفتم 'خ' سے خودی کو وجود میں نہ رکھنا۔ جس کے بعد (ان سات حروف کی تحقیق سے وجود میں) خُلقِ محمدی پیدا ہو جاتا ہے۔ حدیثِ قدسی ہے:

❁ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: اللہ کے اخلاق سے متخلق ہو جاؤ۔

جان لو کہ جب روحِ اعظم وجود میں داخل ہوئی تو اس نے اسمِ اَللّٰہُ کے ذکر کا آغاز کیا اور وہ یہ ذکر تا قیامت کرتی رہے گی۔ قیامت قائم ہو جائے گی لیکن اسمِ اَللّٰہُ کی کنہہ تک کوئی نہ پہنچ پائے گا۔ ہر پیغمبر نے اسمِ اَللّٰہُ کی برکت سے ہی پیغمبری پائی اور حبیب اللہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی اسمِ اَللّٰہُ کی برکت سے قرب و وصالِ الٰہی اور معراج حاصل ہوئی۔ اسمِ اَللّٰہُ کے چار حروف ہیں۔ حرف الف سے اَللّٰہُ، حرف لام اوّل سے لِلّٰہ، حرف لام دوم سے لَہٗ اور حرف ہ سے ھُو۔ اسمِ اَللّٰہُ کے طریق میں راہزن شیطان اور ہوائے نفس[1] پریشان نہیں ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ لازوال اور عین وصال کا طریق ہے اور اسمِ اَللّٰہُ سے مقامِ علم الیقین، عین الیقین اور حق الیقین کھلتے ہیں۔ جو کوئی بھی اسمِ اَللّٰہُ سے آگاہ ہو جاتا ہے ہر دو جہان اس کی نگاہ کے مدِنظر رہتے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ سرِّ الٰہی کے ہر مقام کو کھولنے والی چابی ہے۔ بیت:

اسمِ اَللّٰہُ بس گران است بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیؐ

---

[1] نفسانی خواہشات

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ بہت عظیم اور بے بہا نعمت ہے جس کی اصل حقیقت کو صرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہی جانتے ہیں۔

اسمِ اَللّٰہُ قدیم ہے۔ قدیم کو زبانِ قدیم سے ہی پڑھنا چاہیے اور زبانِ قدیم دل کی زبان ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی۔

زبانِ اقرار اور اعتبارِ دل سے جو کوئی پہلے عارفِ نفس ہوتا ہے وہ بعد میں عارف باللہ ہو جاتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

ترجمہ: جس نے خود کو پہچان لیا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

مقامِ فنا فی النفس اصل میں مقامِ فنا فی الشیخ ہے اور مقامِ غرق فی التوحید فنا فی اللہ ہو جانا ہے۔

حدیث:

❁ اَوَّلُهٗ فَنَآءٌ فِي الشَّيْخِ بَعْدَهٗ فَنَآءٌ فِي اللّٰهِ

ترجمہ: پہلے فنا فی الشیخ (کا مقام) ہے جس کے بعد فنا فی اللہ (کا مرتبہ) ہے۔

اسمِ اَللّٰہُ وہ اسم ہے کہ جب کسی دل میں قرار پکڑتا ہے تو اس پر تاثیر کر کے اسے نوازتا ہے اور ہر دو جہان سے دیوانہ بنا کر مسمّٰی تک پہنچاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِسْمُ اللّٰهِ شَيْئٌ طَاهِرٌ لَا يَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَكَانٍ طَاهِرٍ لَا يَدْخُلُ فِي النَّجِسِ

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ پاک شے ہے جو پاک جگہ کے سوا کہیں قرار نہیں پکڑتا اور نہ ہی ناپاک جگہ میں

داخل ہوتا ہے۔

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

❁ وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ھود۔113)

ترجمہ: اور تم ان لوگوں کی جانب راغب نہ ہو جنہوں نے ظلم کیا ورنہ تمہیں آگ آپکڑے گی۔

حدیث:

❁ تَرْكُ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ عِبَادَةٍ وَحُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلُّ خَطِيْئَةٍ

ترجمہ: ترکِ دنیا ہر عبادت کی بنیاد ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔

جو دل دنیا سے سرد ہو جاتا ہے اسے سب سے پہلے مقامِ حیرت پیش آتا ہے اور حیرت اسمِ اَللّٰہُ ذات کے جذب سے پیدا ہوتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ (المائدہ۔54)

ترجمہ: وہ (اللہ) ان (مومنین) سے محبت کرتا ہے اور وہ اُس سے محبت کرتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلتَّوَكُّلُ وَالتَّوْحِيْدُ تَوَامَانِ

ترجمہ: توحید اور توکل جڑواں بھائی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (المائدہ۔23)

ترجمہ: اور اگر تم مومنین ہو تو صرف اللہ پر ہی توکل کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ بَيْنَ الْاَصْبَعِيْنَ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُ كَيْفَ يَشَآءُ

ترجمہ: مومنین کے قلوب اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں۔ وہ جیسے چاہتا ہے

انہیں پلٹتا ہے۔

یعنی مومن کا دل قدرتِ خدا تعالیٰ کی دو انگلیوں میں ہے ایک انگلی جلال ہے دوسری جمال۔ جس فقیر میں جلالیت پیدا ہوا ُسے (جلالیت سے) حیرت وحسرت، وجدو جذب، درازیٔ کلام اور ظاہر و باطن کی دائمی سیر حاصل ہوتی ہے اور جس فقیر میں جمالیت پیدا ہوا ُسے (جمالیت سے) جمعیت، ذوق وشوق اور اخلاص حاصل ہوتا ہے۔ اس فقیر کے جلالی و جمالی دو احوال ہیں یعنی قبض وبسط۔ وہ عارف باللہ جو روزِ الست سے مست ہو اور غرق مع اللہ سے پیوست ہو اس کا جلالی و جمالی اور قبض و بسط (جیسے احوال) سے کیا تعلق؟ کیونکہ وہ غرقِ حضور ہے اور اس کا قلب وقالب تمام نور ہے' وہ دنیا سے بےغم ہوتا ہے اسے نہ خوف سے ڈر آتا ہے اور نہ اُمید سے خوش فہمی ہوتی ہے۔ وہ یکتا با خدا ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بےشک اولیاء اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔

(ایسے ہی بےخوف اور بےغم اولیاء کو) مطلق فقیر کہتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ

ترجمہ: جب فقر مکمل ہوتا ہے پس وہی اللہ ہے۔

اس جگہ فقر دو اقسام میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ ایک فقر وہ جس کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ فَقْرِ الْمُكِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب[1] سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

اور ایک فقر وہ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

---

[1] منہ کے بل گرانے والا فقر۔ یعنی ایسا فقر جو اللہ کی ذات کو پانے کے لیے نہیں بلکہ دکھاوے کے لیے اختیار کیا جائے۔

وَ اللّٰهُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ (محمد-38)

ترجمہ: اور اللہ غنی ہے جبکہ تم سب فقرا ہو۔

اے صاحبِ نظر سن! اس مرتبہ کا حامل فقیر نفس پر قدیر ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

وَ مَنْ نَظَرَ اِلَی الْفَقِیْرِ یَسْمَعُ کَلَامُہٗ یَحْشُرُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ

ترجمہ: جس نے فقیر کی طرف (محبت وعقیدت سے) دیکھا اور اس کا کلام سنا تو اللہ تعالیٰ اس کا حساب انبیاء اور رسولوں کے ساتھ فرمائے گا۔

درویش کسے کہتے ہیں اور فقیر کس کو کہا جاتا ہے؟ درویش وہ ہے جس کے مطالعہ میں لوحِ ظاہر و باطن ہو اور وہ ہر مقام کی خبر رکھتا ہو اور اس کے متعلق گفتگو کرے، اس کو منجم فقیر[1] کہتے ہیں۔ یعنی لوح و مقام سے آشنا، لیکن ایسا درویش توحید میں مکمل غرق نہیں ہوتا۔ جبکہ فقیر اُسے کہتے ہیں جو مولیٰ اور راہِ مولیٰ کے سوا کسی بھی دوسری چیز کو مقدم نہیں سمجھتا یعنی اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ

ترجمہ: جس کو مولیٰ مل گیا اس کو سب کچھ مل گیا۔

بیت:

بلبل نیم کہ نعرہ زنم درد سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بر نیاورم

ترجمہ: میں بلبل کی طرح نہیں ہوں جو شور مچاؤں اور (لوگوں کے لیے) دردِ سر بنوں۔ میں (عشقِ الٰہی میں) پروانے کی طرح جلتا ہوں اور سانس بھی نہیں لیتا۔

---

[1] نجومی فقیر۔ ستاروں کا علم جاننے والا، غیب کے احوال بتانے والا

باب دوم

جان لو کہ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ ان حروف سے معروف[1] کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ حرف 'م' سے مرشد کامل کو دائمی معراج حاصل ہوتی ہے، حرف 'ر' سے مرشد طالب سے تین خواہشات کو دور کرتا ہے یعنی زینتِ دنیا، ہوائے نفس اور خطراتِ شیطان۔ حرف 'ش' سے شریعت پر قدم رکھے اور اسے خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی سے شرم آئے اور حرف 'د' سے دہن (منہ) بند رکھے اور عوام کی صحبت سے دور دائمی غرق کی حالت میں رہے۔ طالب کے بھی چار حروف ہیں۔ ط، ا، ل، ب۔ حرف 'ط' سے (طالب) مولیٰ کی طلب کرے، حرف 'ا' سے اپنی ارادت صادق رکھے، حرف 'ل' سے لاف زنی نہ کرے اور حرف 'ب' سے خود بے اختیار ہو کر مرشد پر اپنا اعتبار قائم رکھے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ کَالْمَیِّتِ بَیْنَ یَدِ الْغَاسِلِ

ترجمہ: طالب مرشد کے نزدیک ایسا ہوتا ہے جیسے میت غسل دینے والے کے ہاتھ میں۔

جو طالبِ صادق مرشد کامل کی طرف رجوع کرتا ہے جلد ہی وصالِ حق تک پہنچ جاتا ہے کیونکہ خدا اور بندے کے درمیان پہاڑ اور دیوار نہیں ہیں بلکہ جو کچھ بھی ہے وہ (طالب کی اپنی) خودی کے باعث ہے۔ جو طالب چون و چرا کو چھوڑ دیتا ہے وہ فوراً بیچگون (اللہ) تک پہنچ جاتا ہے۔ کوئی بھی عارف ایسا نہیں جس نے حق تعالیٰ کو دیکھنا نہ ہو اور عارف سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں۔ عارف تین قسم کے ہیں۔ عارفِ علم، عارفِ طبقات اور عارفِ ذات۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَمْ یَکُنْ لَہٗ لَذَّۃٌ مَّعَ الْخَلْقِ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس کے لیے مخلوق میں کسی قسم کی کوئی لذت باقی نہیں رہتی۔

---

[1] جس کی معرفت حاصل کی جائے یعنی اللہ تعالیٰ۔

حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؓ کا قول ہے:

۞ اَلْاُنْسُ بِاللّٰہِ وَ الْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَیْرِ اللّٰہِ

ترجمہ: جو اللہ کے ساتھ انس رکھتا ہے وہ غیر اللہ سے وحشت کھاتا ہے۔

جس نے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ[1] کی لذت نہ چکھی اور مقام نَحْنُ اَقْرَبُ[2] تک نہ پہنچا اور فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ[3] کی حقیقت کو فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ[4] سمجھا اور وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ[5] کا چشمِ ظاہر باطن سے مشاہدہ نہیں کر لیا تب تک وہ اللہ سے دور رہے گا اور جس نے وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی[6] کو اختیار کیا اور کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ[7] کے حقیقی مفہوم کو سمجھنے کی کوشش کی تب ہی وہ اللہ کی ذات کو پا سکتا ہے۔

بیت:

تا گلو پر مشو کہ دیگ نہٖ
آب چندان مخور کہ ریگ نہٖ

ترجمہ: تُو گلے تک خود کو نہ بھر کہ تُو دیگ نہیں ہے، تو اس قدر پانی نہ پی کیونکہ تو ریت نہیں ہے۔

عاشقوں کے احوال اس سے مختلف ہیں کہ ان کا ظاہری جسم اور طاعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

فرد:

می نترسند عاشقان دائم
لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَۃَ لَآئِمٍ

ترجمہ: عاشقوں کو کبھی کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی انہیں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے کوئی ڈر ہوتا ہے۔

---

[1] تم ہرگز بھلائی کو نہیں پہنچ سکتے جب تک اپنی محبوب چیزوں کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کر دو۔ (آل عمران۔92) [2] ہم تمہاری شہ رگ سے بھی قریب ہیں۔ (ق۔16) [3] دوڑو اللہ کی طرف (الذاریات۔50) [4] دوڑو اللہ سے دور [5] اور میں تمہارے اندر ہوں (الذاریات۔21) [6] جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا (بنی اسرائیل۔72) [7] کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو کیونکہ اللہ فضول خرچ کو پسند نہیں کرتا۔ (الاعراف۔31)

اے زاہد! بہشت کے مزدور سن! عاشقوں کا کھانا سراسر نور، ان کا پیٹ مثلِ آتش تنور اور ان کی نیند وصالِ حضور ہے۔

بیت:

دلم باحضوری شکم پُر طعام
کہ اینست معراج عاشق مدام

ترجمہ: میرا پیٹ طعام سے پُر اور دل حضوری سے معمور رہتا ہے اور یہی عاشقوں کے لیے دائمی معراج ہے۔

اس راہ میں (طالبِ مولیٰ کو روحانی) احوال حاصل ہونے چاہئیں کیونکہ اس راہ میں گفتگو کام نہیں آتی۔ وہ علم جو حرصِ دنیا سے نکال کر آخرت تک نہیں پہنچاتا اور غفلت سے نکال کر مولیٰ تک نہیں لے جاتا ہے اسے علم نہیں کہا جا سکتا کیونکہ شیطان میں علم سے ہی تکبر پیدا ہوا جس نے اُسے (آدم علیہ السلام کو) سجدہ کرنے سے باز رکھا۔ اسی علم کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰہِ الْاَکْبَرُ

ترجمہ: علم اللہ کی راہ میں بہت بڑا حجاب ہے۔

تین طرح کے لوگوں پر اسمِ اَللّٰہُ تاثیر نہیں کرتا ایک بے عمل عالم، دوسرا بے خوف اہلِ دنیا اور تیسرا تارکِ نماز، جو روزہ و نماز سے بے خبر ہو۔

بیت:

مرد مرشد می برد در ہر مقام
مرشد نامرد طالب زر تمام

ترجمہ: مردِ مرشد (قربِ حق کے) ہر مقام تک لے جاتا ہے جبکہ نامرد مرشد مکمل طور پر مال و دولت کا طالب ہوتا ہے۔

مجاہدہ مشاہدہ کی خاطر ہوتا ہے اور جس کسی پر (راہِ حق کی) ابتدا میں ہی مشاہدہ کھل جائے اسے

مجاہدہ کرنے کی کیا حاجت۔اس پر دو علم منکشف ہوتے ہیں اوّل وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا[1] کا علم اور دوم عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ[2] کا علم۔ یہ علمِ لدنی خاص حیّ وقیوم کی طرف سے (عطیہ) ہے اور یہ علم کسبی علم جو محض رسم رسوم ہے، کے مقابلے میں اولیٰ تر ہے۔البتہ جس کسی کو ایک انگلی کے ناخن پر دونوں جہان کا مشاہدہ حاصل ہوا سے کاغذ کی پشت پر لکھا ہوا پڑھنے کی کیا حاجت۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا وَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

ترجمہ: اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر درود بھیج جو ہمارے سردار اور اُمی نبی ہیں۔

اے مردک! کوشش کر کہ تُو مرتبۂ مردک کو چھوڑ کر مرتبۂ مرد پر پہنچ جائے۔مرتبۂ مردک کیا ہے اور مرتبۂ مرد کونسا ہے؟ مرتبۂ مردک یہ ہے کہ دن رات بذریعہ ریاضت نفس وشیطان سے جنگ کی جائے اور مرتبۂ غازی یہ ہے کہ ایک ہی مرتبہ لاسویٰ اللہ کی تلوار سے اغیار کا سر اُڑا دیا جائے اور اس جنگ سے اسے امن حاصل ہو جائے۔یعنی استقامت بہتر ہے کرامت ومقامت سے۔

جان لو کہ ہر طریقہ میں تاثیرِ جنونیت وشرب بظاہر ثواب معلوم ہوتی ہے لیکن اس کا باطن خراب ہوتا ہے جس طرح بعض بدمذہب رافضی اپنے اصل مذہب کو پوشیدہ رکھتے ہیں لیکن ظاہری طور پر عبادت میں بہت کوشش کرتے ہیں۔ دیگر تمام گروہ راہزن ہیں، صرف ایک گروہ ایسا ہے جس کا باطن معمور ومغفور ہے اور تحقیق وہ سنی اہلِ سنت والجماعت میں سے طریقہ سروری قادری ہے۔

حضرت پیرانِ پیرؒ کے متعلق کہا جاتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مسلسل اور قدم بقدم پیروی سے خود کو اس مقام تک پہنچایا جہاں حضرت رسالت پناہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پہنچے۔

اس بات میں عیب نہ تلاش کر کہ یہ عظیم سنت اور راہِ صراط المستقیم ہے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ سے طالبِ اللہ کا وجود اس طرح پاک ہو جاتا ہے کہ اس کا جو مرتبہ بیان کیا گیا ہے وہ اس کے لائق بن جاتا ہے۔

---

[1] ترجمہ: اور آدم علیہ السلام کو تمام اسماء کا علم دیا (البقرہ۔31) [2] ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا (العلق۔5)

حدیثِ قدسی:

❁ اَنَا جَلِیْسٌ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ

ترجمہ: میں اس کے ہمراہ ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرتا ہے۔

جان لو کہ مرشد دو قسم کے ہوتے ہیں اوّل صاحبِ ریاضت، دوم عاشق صاحبِ عطا۔ عشق ایک ایسا لطیفہ ہے جو غیب سے دل میں پیدا ہوتا ہے اور معشوق (کے دیدار) کے سوا کسی بھی چیز سے قرار نہیں پکڑتا اور نہ ہی اس کے غیر اور مخلوق کی طرف دیکھتا ہے۔ مرشد عارف عاشق وہ ہے جو سب سے پہلے توجہِ باطنی سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں موجود چار پرندے ذبح کرے یعنی شہوت کا مرغ، زینت کا مور، حرص کا کوا اور خواہش کا کبوتر۔ اور اس کے بعد اپنی نگاہِ کامل سے اسے چار چیزیں یعنی تزکیۂ نفس، تصفیۂ قلب، تجلیۂ روح اور تخلیۂ سرّ عطا کرے اور پھر ان چار صفات سے متصف کر کے چاروں پرندوں کو دوبارہ زندہ کرے۔ تب نفس دل بن جاتا ہے اور دل روح کی صفت اختیار کر لیتا ہے اور روح سرّ سے موصوف ہو جاتی ہے اسی کو توحیدِ مطلق کہا جاتا ہے یعنی زندہ قلب۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنْ عَصَیْتُ قَلْبِیْ عَصَیْتُ اللّٰہِ

ترجمہ: اگر میں اپنے قلب کی نافرمانی کروں تو گویا وہ اللہ کی نافرمانی ہے۔

❁ وَرَاٰیِ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو دیکھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید ارشاد فرمایا:

❁ اَلسَّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ

ترجمہ: اولیاء اللہ کے قلوب پر سکوت حرام ہے۔

بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دوم
وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا پھر تین ہوا اور اب دو ہوں، اور جب میں دوئی سے بھی نکل گیا تو یکتا ہو گیا۔
عاشق کا مرتبہ اَجْسَامُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ قُلُوْبُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ (ترجمہ: ان کے جسم دنیا میں اور ان کے قلوب آخرت میں ہوتے ہیں) کے مصداق ہوتا ہے۔ عارف باللہ ہر شے کا نظارہ دیکھ کر صاحبِ حق الیقین ہو جاتا ہے۔

بیت:

دل یکی خانہ ایست ربانی
خانۂ دیو را چہ دل خوانی

ترجمہ: دل ایک گھر ہے جہاں حق تعالیٰ موجود ہے۔ جس گھر میں شیطان ہو اسے تُو دل کیسے کہہ سکتا ہے۔
جیسا کہ اس آیت میں اشارہ کیا گیا ہے کہ صاحبِ قلب وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ (ترجمہ: ''اور اپنے نفس پر صبر کرو'') کے مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ انہی کے متعلق پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔
بعض طریقہ کے لوگوں سے یہ سننے اور دیکھنے میں آیا ہے کہ نفل روزہ رکھنا روٹی کی بچت ہے اور نفل نماز ادا کرنا بیواؤں کا کام ہے اور حج پر جانا دنیا کی سیر کرنا ہے۔ دل کو اپنے ہاتھ میں لے آنا مردوں کا کام ہے۔ ان کے جواب میں مصنف کہتا ہے کہ وہ سب غلط کہتے ہیں کیونکہ وہ (باطنی طور پر) پریشان حال اور بدعقیدہ ہیں جو (ذکر کے دوران) سانس کو بند کرتے ہیں اور دل کی جنبش کو پسند کرتے ہیں۔ ان دوزخی کافروں کے رسم رسوم کی راہ کو پسند کرنے سے، جو (ذکر کرتے ہوئے) ناک کے راستے سانس باہر نکالتے ہیں، بہتر ہے کہ تو ان مردہ دلوں کے چہروں کی طرف نہ دیکھے۔

نمازِ نفل ادا کرنا خوشنودیٔ رحمٰن ہے اور نفل روزہ رکھنا پاکی جان ہے اور اسلام کی بنیاد کو بجا لاتے ہوئے حج پر جانا ایمان کی سلامتی ہے۔ جو کوئی حق تعالیٰ کی عبادت سے منع کرتا ہے وہ شیطان ہے۔ جان لے کہ عارف باللہ فنا فی اللہ کے نزدیک دل کو ہاتھ میں لے آنا خام لوگوں کا کام اور اللہ کو دیکھنا و پہچاننا مکمل لوگوں کا کام ہے۔

حدیث:

❁ تَفَکَّرُوْا فِیْ اٰیٰتِہٖ وَلَا تَفَکَّرُوْا فِیْ ذَاتِہٖ

ترجمہ: اس کی آیات میں تفکر کرو لیکن اس کی ذات میں تفکر نہ کرو۔

جبکہ مردوں کا کام بشریت سے باہر نکل آنا اور خود سے فانی ہو کر (اللہ کے ساتھ) عین ہو جانا ہے۔ اگر لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں اور ہم نے جو مال جمع کر رکھا ہے وہ مستحقین، بیواؤں، یتیموں، سائلین اور صرف مسلمانوں (پر خرچ کرنے) کے لیے ہے تو یہ سب ان کا شیطانی مکر و فریب ہے۔ خاص فقیر اور طالبِ مولیٰ وہی ہے کہ اُسے جو دن میں ملے اُسے رات تک (اللہ کی راہ میں) خرچ کر دے اور جو رات کو ملے اسے دن تک خرچ کر دے۔ میری حجت قرآن ہے جبکہ پریشان (لوگوں) کی حجت شیطان ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنَّ الْقُرْاٰنَ حُجَّۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَی الْخَلَائِقِ

ترجمہ: بے شک قرآن مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا جِیْفَۃٌ وَّطَالِبُھَا کِلَابٌ۔

ترجمہ: دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔

ابیات:

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتی یاد است

کہ غیر یادِ خدا ہر چہ ہست برباد است

ترجمہ: مجھے میرے پیرِ طریقت کی نصیحت یاد ہے کہ یادِ خدا کے سوا جو کچھ بھی ہے سب فانی و بیکار ہے۔

دولت بسگان دادند و نعمت بخران
ما امن امانیم تماشا نگران

ترجمہ: دولت کتوں کو دے دی گئی اور نعمت گدھوں کو، لیکن ہم امن و امان میں ہیں اور ان کتوں اور گدھوں کا (مال و دولت کی خاطر جھگڑنے کا) تماشا دیکھ رہے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ جُعِلَتُ فِی النَّفْسِ طَرِیْقَۃُ الزَّاھِدِیْنَ وَ جَعَلَتُ فِی الْقَلْبِ طَرِیْقَۃُ الرَّاغِبِیْنَ وَ جَعَلَتُ فِی الرُّوْحِ طَرِیْقَۃُ الْعَارِفِیْنَ

ترجمہ: (اللہ کے قرب و وصال کی خاطر) زاہدین کے لیے نفس میں طریقہ (راستہ) بنایا گیا، راغبین کے لیے قلب میں طریقہ بنایا گیا اور عارفین کے لیے روح میں طریقہ بنایا گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مِنْ کَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِنَفْسِہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِنَفْسِہٖ وَ مَنْ کَانَ مَشْغُوْلٌ فِی الدُّنْیَا بِرَبِّہٖ فَھُوَ مَشْغُوْلٌ فِی الْاٰخِرَۃِ بِرَبِّہٖ

ترجمہ: جو دنیا میں اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہے وہ آخرت میں بھی اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہوگا اور جو دنیا میں اپنے ربّ کے ساتھ مشغول ہے وہ آخرت میں بھی اپنے ربّ کے ساتھ مشغول ہوگا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا مَنَامٌ وَ الْعَیْشُ فِیْھَا اِحْتِلَامٌ

ترجمہ: دنیا نیند کی مثل اور اس میں عیش احتلام کی مثل ہے۔

جس (طالب) کا قلب زندہ ہو اس کی نگاہ اللہ پر ہوتی ہے اور وہ ہرگز خلافِ شرع کوئی کام نہیں کرتا

اور نہ ہی اس سے بدعت اور گناہ سرزد ہوتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْاَنْفَاسُ مَعْدُوْدَۃٌ کُلُّ نَفْسٍ یَّخْرُجُ بِغَیْرِ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ

ترجمہ: سانس گنتی کے ہیں اور جو سانس بھی ذکرِ اَللّٰہُ کے بغیر نکلے وہ مردہ ہے۔

بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان
کہ میگردد الف در بسم پنہان

ترجمہ: جسم کو اسم میں اس طرح پنہاں کر لو جیسے الف 'بسم'[1] میں پنہاں ہوتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ تَفَکُّرُ السَّاعَۃِ خَیْرٌ مِّنْ عِبَادَۃِ الثَّقَلَیْنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے بہتر ہے۔

جیسے ہی طالب اشتغالِ اللہ اور ذکرِ اَللّٰہُ کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ ہوتا ہے جیسا کہ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَ مَا کُنْتُمْ (الحدید-4)

ترجمہ: اور وہ تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ (الکہف-24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ تم (خود کو بھی) بھول جاؤ۔

ان مراتب کے حامل (طالب) کے لیے سرود سننا کفر ہے کیونکہ سرود کفار کی رسم رسوم ہے جو بت خانہ میں بتوں کے سامنے گاتے بجاتے ہیں اور اس وقت ان پر (اللہ کی) لعنت نازل ہوتی ہے۔

---

[1] بسم اللہ کا 'بسم' اصل میں 'باسم' ہے جس میں سے 'ا' حذف ہو کر 'بسم' بن گیا ہے۔

پس اہلِ سرود کے گروہ ملعون اور حق الیقین سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ فَاَیۡنَمَا تُوَلُّوۡا فَثَمَّ وَجۡهُ اللّٰهِ (ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے تمہیں اللہ کا چہرہ ہی دکھائی دے گا) کا مقام ہے۔ عارف ذاکر جس طرف بھی کان لگاتا ہے اسمِ اَللّٰہُ کے سوا اسے کچھ سنائی نہیں دیتا لہٰذا اسے سرود سننے کی کیا ضرورت۔ جو سانس انسان اسمِ اَللّٰہُ میں مشغول اور غرق ہو کر لیتا ہے وہ سانس روئے زمین کی تمام دولت کے مقابلہ میں افضل ہے کیونکہ ایسا سانس باقی رہنے والا ہے جبکہ دنیا فانی ہے۔ جیسا کہ خاقانیؒ نے فرمایا، بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تیس سال کی ریاضت کے بعد خاقانیؒ پر یہ راز منکشف ہوا کہ حق تعالیٰ کی یاد میں لیا گیا ایک سانسِ سلیمانؑ کی حکومت سے بہتر ہے۔

جواب مصنف:

بہ بحری غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی
دمی نامحرم است آنجا وجود نور خاقانیؒ

ترجمہ: تو دریائے توحید میں یوں غرق فی اللہ ہو جا کہ تو خود بھی باقی نہ رہے۔ اے خاقانیؒ! جہاں وجود نور ہو جاتا ہے وہاں سانس بھی نامحرم ہے۔

اس مقام پر طالب جو بھی دیکھتا اور جانتا ہے، یاد نہیں رہتا سوائے توحید کے۔ یہ مقام عبودیت سے نکل کر ربوبیت تک پہنچتا ہے۔ محیّ الدین قدس سرہٗ العزیز فرماتے ہیں:

مَنۡ اَرَادَ الۡعِبَادَةَ بَعۡدَ الۡحُصُوۡلِ الۡوَصُوۡلِ فَقَدۡ كَفَرَ وَ اَشۡرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰی

ترجمہ: جس نے حصولِ وصل کے بعد عبادت کا ارادہ کیا تحقیق اس نے اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (الحجر-99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت اس طرح کر کہ تُو یقین تک پہنچ جائے۔

جو اس مقام تک پہنچتا ہے اسے چاہیے کہ شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بہت محنت سے عمل پیرا رہے ورنہ اس سے معرفتِ حق سلب کر لی جائے گی۔ جان لو کہ اس مقام پر مکمل سکر کی کیفیت ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

يَا رَبُّ مُحَمَّدٍ لَمْ يُخْلَقْ مُحَمَّدًا

ترجمہ: اے محمد کے ربّ! تُو نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پیدا ہی نہ کیا ہوتا۔

لہٰذا (اس مقام پر طالب کا) حوصلہ وسیع ہونا چاہیے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللهِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب ہے۔

ذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللهِ

ترجمہ: بہترین ذکر اَللّٰہُ کا ذکر ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

لَتَاْتِيَنَّكُمْ بَعْدِي الدُّنْيَا تَاْكُلُ اِيْمَانُكُمْ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبُ

ترجمہ: میرے بعد تمہارے پیچھے دنیا آئے گی جو تمہارے ایمان کو ایسے کھا جائے گی جیسے آگ لکڑی کو جلا دیتی ہے۔

اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے کہ طالبِ اللہ طلبِ مولیٰ کی خاطر دنیا ترک کرتا ہے اور اپنے نفس کو مارتا ہے۔ جس قدر نقد و جنس اس کی ملکیت میں ہوتے ہیں، سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اختیار کرنے کے لیے قدم بڑھاتا ہے تو ذوق وشوقِ محبتِ الٰہی (اس کے وجود میں) پیدا اور ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اسی وقت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ارواحِ انبیاء، اصفیاء، اولیاء،

مومنین، مسلمان، غوث وقطب، ابدال واوتاد، اٹھارہ ہزار عالم اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے سب سے فرماتا ہے کہ میرے دوستوں میں سے ایک شخص نے پلید اور بدبودار مردار دنیا کو (میری خاطر) چھوڑ دیا ہے اور سب کو حکم دیتا ہے کہ سب اس کی زیارت کے لیے جائیں اور جو لباس میرے دوست نے اپنے جسم پر پہن رکھا ہے وہی لباس تم سب بھی پہنو۔ یہ فقرا کا پہلے روز کا مرتبہ ہے۔ پس فقر سے بہتر دونوں جہان میں کچھ نہیں۔ حدیثِ قدسی:

❁ مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشِقَنِیْ وَ مَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُہٗ وَ مَنْ قَتَلْتُہٗ عَلَیَّ دِیَّتُہٗ فَاَنَا دِیَّتُہٗ

ترجمہ: جو میری طلب کرتا ہے وہ مجھے پا لیتا ہے اور جو مجھے پا لیتا ہے وہ مجھے پہچان لیتا ہے اور جو مجھے پہچان لیتا ہے وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو مجھ سے محبت کرتا ہے وہ مجھ سے عشق کرتا ہے اور جو مجھ سے عشق کرتا ہے میں اسے قتل کر دیتا ہوں اور جسے میں قتل کر دیتا ہوں اس کی دیت مجھ پر ہے اور اس کی دیت میں خود ہوں۔

تو فقیرِ کامل کی طلب کر، اگرچہ وہ بہت دور ہو تو اس کی زیارت سے قدم پیچھے نہ ہٹا۔

حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَبْدَالُ اُمَّتِیْ اَرْبَعُوْنَ اِثْنٰی وَ عِشْرُوْنَ فِی الشَّامِ ثَمَانِیَۃٌ وَ عَشَرٍ فِی الْعَرَاقِ مَا مَاتَ وَاحِدُھُمْ اُبْدِلَ اللّٰہُ مَکَانَہٗ فَاِذَا جَآءَ الْاَمْرُ۔ قِیْضُوْا کُلُّھُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُوْمُ السَّاعَۃِ۔

ترجمہ: میری امت میں تا قیامت چالیس ابدال رہیں گے جن میں سے بائیس زمینِ شام میں اور اٹھارہ زمینِ عراق میں ہوں گے۔ جب کبھی ان چالیس میں سے کوئی مرے گا تو تمام مخلوق میں سے دوسرا اس کی جگہ مقرر اور داخل کر دیا جائے گا۔ ان کی تعداد چالیس سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ جیسے ہی قیامت نزدیک آئے گی ان تمام کو یکبارگی زمین سے اُٹھا لیا جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتے ہیں:

❁ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی خَلَقَ ثُلٰثُ مِائَۃٌ نَفْسٍ قُلُوْبُھُمْ عَلٰی قَلْبِ اٰدَمَ وَلَہٗ اَرْبَعُوْنَ

قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ لَهٗ سَبْعَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ لَهٗ خَمْسَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ جِبْرَائِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ لَهٗ ثَلٰثَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ مِیْکَائِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ وَاحِدٌ قَلْبُهٗ عَلٰی قَلْبِ اِسْرَافِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَ اِذَا جَآءَ الْوَاحِدُهُمُ الْمَوْتُ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ ثَلٰثَةِ اَبْدَالٍ مَکَانَهٗ مِنَ الْخَمْسَةِ اَبْدَالٍ مَکَانُهٗ مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَاِذَا مَاتَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ ثَلٰثَةٍ وَ اِذَا مَاتَ مِنْ ثَلٰثَةِ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنَ الْعَامَةِ بِاِسْمٍ یَرْفَعُ اللّٰهُ اَوْلِیَآءَ بِهٰذَا الْاُمَّةِ

ترجمہ: مردانِ حق سبحانہٗ وتعالیٰ ہمیشہ زمین پر موجود رہتے ہیں جن میں تین سو ایسے ہیں جو ابدال کی مثل اور جن کے دل آدم علیہ السلام کے دل کی مثل ہیں۔ چالیس ایسے ہیں جن کے دل موسیٰ علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں۔ سات ایسے ہیں جن کے دل ابراہیم علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں' پانچ ایسے ہیں جن کے دل جبرائیل علیہ السلام کے دل کی طرح ہیں' تین ایسے ہیں جن کے دل میکائیل علیہ السلام کے دل کے جیسے ہیں اور ایک ایسا ہے جس کا دل اسرافیل علیہ السلام کے دل کی طرح ہے۔ جب وہ ایک وفات پا جاتا ہے تو تین میں سے کوئی اس کی جگہ فائز کر دیا جاتا ہے۔ جب ان تین میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو پانچ میں سے کوئی ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو چالیس میں کوئی اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب چالیس میں سے کوئی وفات پاتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ لے لیتا ہے اور جب تین سو میں سے کوئی وفات پا جاتا ہے تو تمام مسلمانوں میں سے کوئی ایک اس کی جگہ لے لیتا ہے۔ قیامت تک یہ تعداد تین سو سے ہرگز کم نہ ہوگی۔ ان کی برکت سے حق سبحانہٗ وتعالیٰ اُمت سے بلائیں دور کرتا ہے۔

اور مصنف کہتا ہے کہ ان میں سے کسی کی رسائی فقر کے ادنیٰ مراتب تک بھی نہیں ہے کیونکہ ان کا مرتبہ کوتوال کی نگہبانی کی مثل ہے اور ان کا کام خلقِ خدا کے احوال کی حقیقت جاننا ہے جبکہ فقیر کا مرتبہ تو فنافی اللہ اور غرقِ وصال کا مرتبہ ہے۔

❁ وَ اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَرْکَنَنَّ اِلٰی حُبِّ الدُّنْیَا فَلَنْ

تَاتِیَنَّ بِکَبِیْرَۃٍ ھِیَ اَشَدُّ عَلَیْکَ مِنْھَا وَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ مَرَّ بِرَجُلٍ وَ ھُوَ یَبْکِیْ وَ رَجَعَ وَ ھُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ عَبْدُکَ یَبْکِیْ مِنْ مَخَافَتِکَ فَقَالَ یَا اِبْنَ عِمْرَانَ لَوْ نَزَلَ دِمَاغُہٗ مَعَ دُمُوْعٍ دَمٍ مِنْ عَیْنِہٖ وَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یَسْقُطَ لَمْ اَغْفِرْلَہٗ وَ ھُوَ یُحِبُّ الدُّنْیَا ط

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی جانب وحی کی کہ حبِ دنیا کی طرف مائل نہ ہونا اور اسے ہرگز اختیار نہ کرنا یہ تمہارے لیے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے۔ موسیٰ علیہ السلام ایک شخص کے پاس سے گزرے تو وہ گڑگڑا رہا تھا اور جب واپس لوٹے تب بھی گڑگڑا رہا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی ''یا ربّ! تیرا بندہ تیرے خوف سے گڑگڑا رہا ہے۔'' اللہ پاک نے فرمایا ''اے ابنِ عمران! اگر اس کا دماغ بھی بہہ جائے اور اس کی آنکھیں خون کے آنسو روئیں اور اس کے ہاتھ اتنی دیر تک اُٹھے رہیں کہ آخر نیچے گر جائیں میں تب بھی اسے نہ بخشوں گا کیونکہ وہ دنیا سے محبت کرتا ہے۔''

عارف باللہ مرشد وہ ہے کہ اگر طالبِ اللہ سے صغیرہ یا کبیرہ گناہ ارادتاً یا سہواً سرزد ہو جائے تو مرشد کو مقامِ عالم الغیب سے معلوم ہو جائے۔ تب مرشد کو چاہیے کہ اسی لمحے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور پیش ہو جائے اور تین مرتبہ التماس کر کے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بارگاہ سے طالب کو بخشش دلائے یا مرشد لوحِ محفوظ کا مطالعہ کرے اور جس جگہ طالبِ اللہ کے گناہ لکھے ہوں اس جگہ اپنی انگلی سے ثواب لکھ دے۔ اس طرح طالبِ اللہ کا دل گناہ سے ہمیشہ کے لیے پریشان اور پشیمان ہو کر تائب ہو جائے گا اور وہ آئندہ گناہوں سے توبہ اور احتیاط کرے گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ

ترجمہ: گناہوں سے تائب ہونے والا ایسے ہی ہے جیسے کبھی گناہ کیا ہی نہ ہو۔

البتہ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہمیشہ کے لیے گناہ سے باز آئے اور دوبارہ گناہ نہ کرے۔ اللہ

پاک نے ارشاد فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ (البقرہ-222)

ترجمہ: بے شک اللہ (سچی) توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

❁ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا (الفرقان-72)

ترجمہ: اور جب کسی لغو چیز سے ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ جیسے ہی قیامت قائم ہوگی تمام ارواح اپنی قبور سے اُٹھ کھڑی ہوں گی اور میدانِ حشر میں جمع ہو جائیں گی۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قاضی ہوگا اور ہر کوئی اللہ تعالیٰ کے عرفان کے سبب اپنے پسینہ میں غرق ہوگا۔ اہلِ محبت کے اپنے وجود سے شجرۂ محبت پیدا ہوگا جسکے سایہ میں وہ مکمل جمعیت اور حالتِ سکر و مستی میں ہوں گے۔ اسمِ اَللّٰہُ کرنے والے کا ذکر جس طرف بھی دیکھیں گے ان کی آتشِ محبت سے تمام اعمال نامے جل جائیں گے اور اہلِ حساب چھٹکارا پائیں گے۔ اللہ پاک حکم فرمائے گا کہ اے فرشتو! اہلِ محبت کے خیموں کو دوزخ کے راستے پر لگا دو تو فرشتے ایسا ہی کریں گے۔ جیسے ہی اہلِ محبت عارفان کو ان خیموں کی جانب لے جایا جائے گا اور وہ اپنی آتشِ محبت کی نگاہ سے آتشِ دوزخ کی جانب دیکھیں گے تو آتشِ دوزخ بجھ جائے گی اور خاکستر و سرد ہو کر بود سے نابود ہو جائے گی جس سے اہلِ دوزخ راحت میں آجائیں گے۔ جس کسی نے ان عارفان کو (دنیا میں) کھانا کھلایا یا لباس پہنایا یا پانی پلایا ہوگا وہ سب ان (اہلِ محبت) کا دامن پکڑ لیں گے اور وہ سب کو اپنے ہمراہ لے جائیں گے اور صراطِ دوزخ سے بسلامت گزار دیں گے۔

بیت:

طالبے دیدار باحق یار باش
دمبدم معراج دل بیدار باش

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے دیدار کا طالب اس کا دوست ہوتا ہے اور اس کا دل بیدار ہوتا ہے جس سے وہ ہر لمحہ معراج پاتا ہے۔

باب سوم

ذکر اثبات فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ یَنَامُ عَیْنِیْ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ

ترجمہ: میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن میرا دل نہیں سوتا۔

چہل حدیث صحیفہ

اَخْبَرَنَا الشَّیْخُ الْوَاحِدُ الزَّاهِدُ اَبُوْ سَعِیْدَ اَحْمَدُ اِبْنُ الْحُسَیْنُ الطُّوْسِیْ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ جَمَعْتُ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِیْ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَ الصُّوْفِیَةِ بِاَسْنَادٍ صَحِیْحٍ مِنْ غَیْرِ اَنْ اَصْرَحَ الْاَسَانِیْدَ لِیَکُوْنَ اَخَفَّ وَ اَسْهَلَ عَلٰی مَنْ یَّحْفَظُهٗ اَوْ یَسْمَعُ نَکْتُبُ فِیْ اِبْتِدَآءِ فِیْ اَوَّلِ الْحَدِیْثِ تَبَرَّکًا بِالْمَشَائِخْ رَاوِیْ الْحَدِیْثِ الْاَوَّلِ اَبُوْ سَعِیْدُ عَبْدُ اللّٰهِ اِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدُ الْغَفَّارِیْ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّیْخُ اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ اِبْنِ عَبْدُ اللّٰهِ الطَّیْرِیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسْلَمَ اِبْنِ عَلَی الرَّازِیْ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِیْرِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْمَاعِیْلِ ابْنِ یُوْسُفَ اِبْنِ یَعْقُوْبُ الثَّقْفِیْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ خَلَفْ اِبْنِ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحِیُّ الدِّیْنِ الْمُبْتَازِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبَ اِبْنِ جَعْفَرَ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ اِبْنِ مَرْوَانِ الْجُمْعِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ اِبْنِ نُعْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِیْدِ اِبْنِ جُبَیْرٍ رضی اللہ عنہ

ترجمہ: شیخ الواحد زاہد ابوسعید احمد بن حسین طوسیؒ نے ہمیں خبر دی، کہا ”میں نے حضور نبی پاک صلی

اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے چالیس صحیح الاسناد احادیث فقرا اور صوفیا کے فضائل میں جمع کی ہیں جن کی سند کے درست ہونے کا اقرار کرتا ہوں تا کہ حفظ کرنے اور سننے والوں کے لیے آسانی اور سہولت ہو۔ پہلی حدیث کی ابتدا میں مشائخ کے نام تبرکاً تحریر کیے ہیں۔ اوّل حدیث کے راوی ابو سعید عبد اللہ بن محمد بن احمد غفاریؒ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے اس حدیث کو سنا شیخ ابو بکر احمد بن عبد اللہ طبریؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا ابو اسلم بن علی الرازی سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا نصیر محمد بن اسماعیل بن یوسف بن یعقوب الثقفیؒ سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا عبد المومن خلف بن سعید سے۔ وہ فرماتے ہیں ہم نے سنا محی الدین المبتاز سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا وھب بن جعفر بن عمر سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حبان بن مروان الجمعی سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ ہم نے سنا حارث بن نعمان سے۔ وہ فرماتے ہیں کہ انہیں سعید بن جبیرؓ نے خبر دی۔''

حدیث نمبر 1

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ اِبْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى اِبْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوْسٰى اِنَّ عِبَادِيْ لَوْ سَاَلُوْا فِي الْجَنَّةِ يَخْلُدُوْا فِيْهَا لَاُعْطِيَنَّهٗ وَلَوْ سَاَلُوْنِيْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ اُعْطِهٖ وَ لَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هَوَانٍ بِهٖ عَلَيَّ وَ لٰكِنْ اُرِيْدُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ لَهُمْ خَيْرٌ وَّ الْاٰخِرَةُ مِنْ كَرَامَتِيْ وَ رَحْمَتِيْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَرْحَمُ الرَّاعِيْ غَنِمَهٗ مِنْ سَرَاءِ السُّوْءِ وَ اَحَبُّ الْفُقَرَآءَ اِلَى الْاَغْنِيَاءِ وَ اِنَّ مَائِدَتِيْ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَمْ يَسَعْهُمْ وَ لٰكِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ مَالِ الْاَغْنِيَاءِ مَا يَسَعُهُمْ وَ اَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوا الْاَغْنِيَاءَ لِاَنْظُرَ كَيْفَ سَارِعَتُهُمْ فِيْ مَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ عَلَيْهِمْ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ اَمْوَالِهِمْ يَا مُوْسٰى اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ وَ ضَاعَفْتُ لَهُمُ الْحَسَنَةُ فِي الدُّنْيَا الْوَاحِدَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا يَا مُوْسٰى كُنْ فِي الشِّدَّةِ صَاحِبًا وَّ فِي الْوَحْدَةِ مُوْنِسًا وَّ اَكْلُوْكَ فِيْ لَيْلِكَ وَ نِهَارِكَ۔

ترجمہ: فرماتے ہیں کہ میں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا

''اللہ تعالیٰ نے موسیٰؑ بن عمران کی طرف وحی کی ''اے موسیٰ! بے شک میرے بندے اگر مجھ سے جنت کا سوال کریں تو میں انہیں جنت عطا کروں گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اگر وہ مجھ سے دنیا کی سوط[1] کے متعلق سوال کریں تو وہ عطا نہ کروں گا کہ یہ ان بندوں کے لیے نہیں ہے بلکہ یہ ان کے لیے ذلت و رسوائی ہے لیکن میں ان بندوں کے لیے آخرت کا خواہشمند ہوں کہ اس میں ان کی بھلائی ہے اور آخرت میرے عطیات میں سے ہے اور میری رحمت دنیا کی ہر لذت اور برائی سے بچانے کے لیے ہے جیسے گڈریا اپنے ریوڑ پر رحم کرتا اور انہیں مصیبت سے بچاتا ہے اور میں اغنیا کی نسبت فقرا کو پسند کرتا ہوں کیونکہ اغنیا میرا دستر خوان فقرا کے لیے تنگ کر دیتے ہیں اور میری رحمت ان اغنیا کے لیے نہیں ہے۔ میں نے فقرا کے لیے اغنیا کے مال میں حصہ مقرر کر رکھا ہے جو ان فقرا تک پہنچ جاتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اغنیا کو آزماؤں اور دیکھوں کہ میری عطا کردہ نعمتوں میں سے جو حصہ فقرا کے لیے مقرر ہے' اس میں سے فقرا کو دیتے ہیں یا نہیں۔ اے موسیٰ! اگر یہ ایسا کریں تو میں ان پر اپنی نعمتیں تمام کر دوں اور ان کو دنیا میں ایک کے بدلے دس گنا اجر دوں۔ اے موسیٰ! مصیبت میں ان (فقرا) کا ساتھی بن اور تنہائی میں غمخوار۔ اور دن رات ان کو کھانا کھلایا کر۔''

حدیث نمبر 2

❁ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''ہر شے کی ایک چابی ہے اور جنت کی چابی فقرا اور مساکین کی محبت ہے اور ان کے لیے کوئی گناہ نہیں کہ یہ روزِ قیامت اللہ کے ساتھ بیٹھے ہوں گے۔''

---

[1] چابک، کوڑا، چھڑی۔ مراد دنیا کی حکمرانی

حدیث نمبر 3

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍ یَا اَبَا ذَرٍ اَلْفُقَرَآءُ ضِحْکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَّ مِزَاحُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَّ نَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مِائَۃَ مَرَّۃً وَّمَنْ یَّمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ لِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃً مَقْبُوْلَۃً وَّمَنْ یُّطْعِمُھُمْ عِنْدَہٗ کَسْرَۃً فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ کَاَنَّ فِیْ دَوْلَتِہٖ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت ابوذرؓ سے فرمایا ''اے ابوذرؓ! فقرا وہ ہیں جن کا ہنسنا عبادت، جن کا مزاح تسبیح اور جن کی نیند صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی طرف ایک دن میں تین سو مرتبہ دیکھتا ہے۔ جو کسی فقیر کے پاس ستر قدم چل کر جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ہر قدم کے بدلے ستر مقبول حج کا ثواب لکھتا ہے اور جنہوں نے ان فقرا کو مصیبت میں کھانا کھلایا تو وہ کھانا قیامت کے دن ان کی دولت (اجر و ثواب) میں نور کی مانند ہوگا۔''

حدیث نمبر 4

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْفُقَرَآءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوْہِ فَکُلَّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً اَوْ سَقَاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃٍ اَوْ رَدَّ عَنْکُمْ غُمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فقرا اور مساکین کو جمع فرمائے گا تو ان سے کہا جائے گا کہ ان لوگوں کی بخشش کرا لو جنہوں نے دنیا میں آپ کو کھانا کھلایا یا پانی پلایا یا لباس پہنایا یا آپ سے کوئی مصیبت دور کی۔ پس ان کے ہاتھ پکڑ و اور جنت میں داخل ہو جاؤ۔''

حدیث نمبر 5

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیْ الْفُقَرَآءِ قَبْلَ اَنْ تُفْنِیْ دَوْلَتَکُمْ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ’’(اپنے مال و دولت سے) فقرا کی خدمت کرو اس سے پہلے کہ تمہاری دولت فنا ہو جائے۔‘‘

حدیث نمبر 6

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مُجَالِسَتُہُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَ الْفِرَارُ مِنْہُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’فقرا اور مساکین کی محبت رسولوں کے اخلاق میں سے ہے اور ان کی مجالس اخلاقِ متقین میں سے ہیں اور ان سے فرار منافقین کی عادات میں سے ہے۔‘‘

حدیث نمبر 7

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّ لَا تَعِشْ غَنِیًّا قَالَ بِلَالُ مِّنْ لِیْ ذٰلِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ ھُوَ ذَالِکَ وَاِلَّا فِی النَّارِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اے بلالؓ! فقیرانہ زندگی گزارو نہ کہ اغنیا جیسی۔‘‘ بلالؓ نے عرض کی ’’یا رسول اللہ! کیا ایسا شخص (فقیر) مجھ جیسا ہے۔‘‘ فرمایا ’’ایسا شخص تم جیسا ہے اور اگر نہیں تو وہ دوزخ میں جائے گا۔‘‘

حدیث نمبر 8

عَنِ النَّبِیِّ اِنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلِہٖ تَعَالٰی یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اَلْوَسِیْلَۃُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُبُّ الْفُقَرَآءِ ط

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْۤا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو) کی تفسیر میں فرمایا کہ اللہ کے قرب کے لیے وسیلہ فقرا کی محبت ہے۔

حدیث نمبر 9

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ الْفُقَرَآءُ مِنْ اُمَّتِیْ قَبْلَ الْاَغْنِیَآءِ بِنِصْفِ یَوْمٍ وَ ھُوَ خَمْسُ مِائَۃَ عَامٍ ط

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''میری امت کے فقرا اغنیا سے آدھا دن پہلے جنت میں داخل ہوں گے اور وہ آدھا دن پانچ سو سال کے برابر ہوگا۔''

حدیث نمبر 10

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ مَرَّ عِیْسٰی بِنْ مَرْیَمَ فِیْ بَعْضِ الصَّحَارِیْ فَرَاٰی رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَۃِ الصَّنَمِ فَکَسَرَہٗ وَ قَالَ لِلْوَشْنِیْ قُمْ یَا عَبْدَ اللّٰہِ وَ اعْبُدِ اللّٰہِ الَّذِیْ ھُوَ اَفْضَلُ مَا تَعْبُدُہٗ قَالَ فَمَا صِفَتُہٗ قَالَ ھُوَ رَبُّ الدُّنْیَا وَ اَھْلِھَا قَالَ عِیْسٰی فَفَھِمَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ عیسیٰؑ بن مریمؑ کسی صحرا کے پاس سے گزرے تو ایک ایسے شخص کو دیکھا جو بیٹھا ایک بت کی پوجا کررہا تھا۔ پس آپ (عیسیٰؑ) نے اس بت کو توڑ دیا اور اس بت پرست سے فرمایا! ''اے اللہ کے بندے اُٹھ اور اس اللہ کی عبادت کر جو اس بت سے افضل ہے جس کی تُو عبادت کر رہا ہے۔'' بت پرست نے پوچھا ''اس کی صفات کیا ہیں۔'' عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ''وہ دنیا اور اس کی مخلوقات کا ربّ ہے۔'' عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ بت پرست یہ بات سمجھ گیا۔

حدیث نمبر 11

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ دَوْلَتَہٗ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی خدمت کیا کرو بے شک ان کے لیے اللہ پاک کے پاس خزانے ہیں۔''

حدیث نمبر 12

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا طَالِبَ الدُّنْیَا اَلْبِرِّ فَتَرْکُ الْبِرِّ اِثْمٌ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے طالبِ دنیا! نیکی کیا کرو نیکی ترک کرنا بڑا گناہ ہے۔''

حدیث نمبر 13

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّجْلِسَ مَعَ اللّٰہِ فَلْیَجْلِسْ مَعَ اَھْلِ التَّصَوُّفِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ کا ہم مجلس ہو تو اسے چاہیے کہ اہلِ تصوف کی مجلس اختیار کرے۔''

حدیث نمبر 14

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَۃَ رضی اللہ عنہا یَا عَائِشَۃُ جَالِسُ الْفُقَرَاءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فِی الدُّنْیَا تُجَالِسُھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ فَاِنَّ دَعْوَتَھُمْ مُسْتَجَابَۃٌ فِی الْاٰخِرَۃِ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ وَ تَلْقَانِیْ مَعَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا ''اے عائشہؓ! دنیا میں فقرا اور مساکین کی مجالس اختیار کرو کہ آخرت میں بھی تم ان کی مجالس میں ہوگی۔ بے شک آخرت میں ان کی دعائیں مستجاب ہوں گی اور وہ بغیر حساب کے جنت میں داخل ہوں گے اور میری بھی قیامت کے روز ان فقرا سے ملاقات ہوگی۔''

حدیث نمبر 15

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ بِخَمْسَۃِ نَفَرٍ اَلْمَلٰئِکَۃُ وَ الْمُجَاھِدِیْنَ وَ الْفُقَرَآءِ وَ الشُّھَدَآءِ وَ رَجُلٍ یَبْکِیْ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ تَعَالٰی خَلْوَۃٍ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ کی رحمت پانچ گروہوں پر ہوتی ہے

ملائکہ، مجاہدین، فقرا، شہدا اور وہ لوگ جو اللہ کے خوف سے خلوت میں گڑگڑاتے ہیں۔''

حدیث نمبر 16

لَا تَطْغُوْا فِیْ اَھْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرْقِ فَاِنَّ اَخْلَاقُھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِیَآءِ وَ لِبَاسُھُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِیَآءِ

ترجمہ: اہلِ تصوف کے سامنے سرکشی اور غرور نہ کرو کہ بے شک ان کے اخلاق، اخلاقِ انبیاء سے اور ان کے لباس متقین کے لباس ہوتے ہیں۔

حدیث نمبر 17

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَرْغَبُوْا فِیْ دُعَآءِ اَھْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّھُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطْشِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ فَیَسْرَ عُ اِجَابَتَھُمْ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اہلِ تصوف کی دعا کے متمنّی رہو کہ یہ لوگ بھوک اور پیاس برداشت کرنے والے ہوتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ کی ان پر نظر ہوتی ہے اور وہ ان کی دعائیں جلد قبول فرماتا ہے۔''

حدیث نمبر 18

قَالَ اَسْھَلُ ابْنُ سَعِیْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلُ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ عِلْمًا اِذْ اَنَا عَمِلْتُ بِہٖ اَفْلَحْتُ قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ وَ اَحِبَّ النَّاسَ وَ ازْھَدْ فِی الدُّنْیَا بِحَبْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ازْھَدْ فِی النَّاسِ مُحِبَّكَ النَّاسِ ط

ترجمہ: اسہل ابن سعیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کی ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مجھے ایسا علم سکھایئے جس پر عمل کرنے سے میں فلاح پا جاؤں۔'' آپؐ نے فرمایا ''اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے محبت کرو۔ دنیا سے پرہیز کرتے ہوئے اللہ کی رسی کو پکڑ لو اور لوگوں میں رہ کر دنیا سے زہد کرو اور ان لوگوں سے محبت کرو (جو اہلِ حق ہیں)۔''

حدیث نمبر 19

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَ زَیْنٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''فقر لوگوں کے نزدیک حقیر چیز ہے لیکن قیامت کے روز اللہ کے نزدیک اس کی قدر بہت بلند ہوگی۔''

حدیث نمبر 20

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃٍ مِنْ غَنِیٍ فِیْ غِنَائِہٖ وَ رَکْعَتَانِ مِنَ الْغَنِیِّ الشَّاکِرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''صابر فقیر کی حالتِ فقر میں ادا کی گئی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو غنی کی غنایت میں ادا کی گئی ستر رکعتوں سے زیادہ پسند ہیں اور غنی شاکر کی دو رکعتیں اللہ تعالیٰ کو دنیا اور اس کی ہر شے سے زیادہ پسند ہیں۔''

حدیث نمبر 21

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مَعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی قوم سے مشابہت رکھے گا وہ اسی میں سے ہوگا اور جو کسی شے سے محبت رکھے گا وہ شے قیامت کے روز اس کے ساتھ ہی ہوگی۔''

حدیث نمبر 22

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّھَارِ وَ الْقَائِمُ بِاللَّیْلِ مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ مِثْلَ اَجْرِ الْحَاجِّ وَالْعُمْرَ وَ مِثْلَ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَ مِثْلَ

اَجْرِ كُلِّ بَازٍ فِي الْاَرْضِ فَطُوْبٰى لِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلِلْخَادِمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفَاعَتُهٗ فِي النَّاسِ مِثْلُ غَنَمِ رَبِيْعٍ وَ مُضَرَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاِنْ كَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ يَا اَنَسُ الْخَادِمُ السُّوْءُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَهِدٍ وَ مَنْ يَعْلَمُ مُحْتَسِبُ وَلِلْخَادِمِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ يَّخْدِمُهٗ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئٌ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہٗ سے فرمایا ''مومن (فقیر) کے خادم کے لیے دن کو روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے کے برابر اجر ہے۔ نیز فقیر کے خادم کے لیے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں جتنا اجر ہے جن کی دعا ردّ نہیں کی جاتی۔ فقیر کے خادم کو حج وعمرہ کرنے والوں اور زاہدوں کے برابر اجر ملتا ہے اور ان کے لیے زمین پر ہر شہباز کے برابر اجر مقرر ہے۔ قیامت کے روز اس خادم کے لیے خوشخبری ہوگی اور اس کی شفاعت دیگر لوگوں (کے حق) میں قبیلہ ربیع اور مضر کی بکریوں کی تعداد کے برابر قبول ہوگی۔'' حضرت انس رضی اللہ عنہٗ نے عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! اگر وہ خادم فاجر ہو تو؟'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''اے انسؓ! ایسا گناہگار خادم اللہ کے نزدیک ہزار عابدوں اور مجتہدین اور حساب جاننے والوں سے افضل ہے اور خادم کے لیے مخدوم کے برابر اجر ہے اور اس کے اجر میں کسی بھی چیز سے کوئی کمی نہ ہوگی۔''

حدیث نمبر 23

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَفْضَلُ الْاَشْيَآءِ ثَلٰثَةٌ اَلْعِلْمُ وَ الْفَقْرُ وَ الزُّهْدُ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا ''تمام اشیاء سے افضل تین چیزیں ہیں علم، فقر اور زہد۔''

حدیث نمبر 24

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ

خَزَانَةٌ مِّنْ خَزَائِنَ اللّٰهِ تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَرَامَةٌ مِّنْ كَرَامَاتِ اللّٰهِ تَعَالٰی لَا یُعْطِیْهِ اللّٰهُ نَبِیًّا مُرْسَلًا اَوْ وَلِیًّا مُخْلِصًا وَ اَجْرُ الْعَبْدِ الْكَرِیْمِ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر اللہ کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔'' اس شخص نے پھر پوچھا یارسول اللہ! فقر کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقر کراماتِ الٰہی میں سے ایک کرامت ہے جو اللہ مرسلین انبیاء اور مخلص اولیاء کے سوا کسی کو عطا نہیں فرماتا اور ایسے باکرامت لوگوں کا اجر اللہ کے ذمہ ہے۔''

حدیث نمبر 25

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ كَلَامُ الْفُقَرَآءِ كَلَامُ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَنْ یَّتَهَاوَنُ بِكَلَامِهِمْ فَقَدْ تَهَاوَنَ بِكَلَامِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ مَنْ عَادَی الْفُقَرَآءَ كَفَاهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اِیَّاهُمْ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کا کلام اللہ کا کلام ہے۔ جس نے ان کے کلام کی اہانت کی گویا اس نے اللہ کے کلام کی اہانت کی اور جو فقرا سے دشمنی رکھے گا اللہ تعالیٰ ان فقرا کو (ان دشمنوں سے) بچا لے گا۔''

حدیث نمبر 26

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَآءِ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ كَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَ هُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِهٖ وَ مَرْضِهٖ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ''فقرا کی اغنیا پر فضیلت ایسے ہے جیسے میری فضیلت تمام مخلوقِ خدا پر ہے اور فقیر وہ ہے جو اپنی بھوک اور بیماری کے باوجود لوگوں سے واقف نہ ہو (یعنی کسی بھی حالت میں مخلوق کی طرف متوجہ نہ ہو)۔

حدیث نمبر 27

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ کُلُّ خَلْقٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَ خَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَ الْفُقَرَآءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰہِ فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا اور انبیاء وفقرا کو جنت کی مٹی سے پیدا کیا۔ پس جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اللہ کا حقیقی بندہ بن جائے وہ فقرا کی عزت کرے۔‘‘

حدیث نمبر 28

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاَغْنِیَآءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ھُوَ الْفُقَرَآءُ وَلَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَھَلَکَ الْاَغْنِیَآءُ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اغنیا صرف دنیا میں ہی غنی ہیں آخرت میں وہ محتاج ہوں گے۔ اگر فقرا نہ ہوتے تو اغنیا ہلاک ہو چکے ہوتے۔‘‘

حدیث نمبر 29

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَآءِ مَعَ الْاَغْنِیَآءُ کَمِثْلِ الْعَصَآءِ بِیَدِ الْاَعْمٰی۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’فقرا کی اغنیا کے ساتھ مثال ایسے ہی ہے جیسے لاٹھی کی اندھے کے ساتھ (یعنی اغنیا فقرا کے ایسے محتاج ہیں جیسے اندھا لاٹھی کا)۔‘‘

حدیث نمبر 30

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَآئِہٖ وَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَ یُسَمّٰی فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوًّا لِلّٰہِ وَ عَدُوًّا الْاَنْبِیَآءَ وَ لَا یَسْتَجَابُ لَہٗ دَعْوَۃٌ وَ لَا یُقْضٰی لَہٗ حَاجَۃٌ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’ان پر اللہ کی لعنت ہے جو اغنیا کی عزت ان کی

غنایت (توانگری) کے باعث کرتے ہیں اور ان پر بھی اللہ کی لعنت ہے جو فقرا کی اہانت ان کے فقر کے باعث کرتے ہیں۔ ایسے شخص کو آسمانوں میں اللہ اور انبیاء کا دشمن سمجھا جاتا ہے جس کی نہ کوئی دعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی حاجت پوری کی جاتی ہے۔"

حدیث نمبر 31

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلْفُقَرَاءِ وَ يَشْفَعُوْنَ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ مَنْ شَفَعَ لَهُ الْمَلٰٓئِكَةُ مَآ اَحْسَنَ حَالَهٗ

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "بے شک ملائکہ فقرا کے لیے مغفرت طلب کرتے رہتے ہیں اور ان کے لیے قیامت کے روز شفاعت کریں گے اور جس کے لیے ملائکہ شفاعت کریں اس کا کیا ہی عمدہ حال ہوگا۔"

حدیث نمبر 32

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَى الْفُقَرَاءِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مِائَةٍ مَرَّةً فَيُغْفِرُ لَهُمْ بِكُلِّ نَظْرٍ سَبْعَ خَطِيْئَةٍ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ تعالیٰ فقرا کی طرف ایک دن میں پانچ مرتبہ (رحمت کی نگاہ سے) دیکھتا ہے اور ہر نظر میں ان کی سات خطائیں معاف فرماتا ہے۔"

حدیث نمبر 33

اَلْفَقْرُ ذِلَّةٌ فِي الدُّنْيَا وَ عِزَّةٌ فِي الْاٰخِرَةِ۔

ترجمہ: فقر دنیا میں ذلت جبکہ آخرت میں عزت کا باعث ہوگا۔

حدیث نمبر 34

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰى مُؤْمِنًا فَقِيْرًا بِغَيْرِ حَقٍ فَكَاَنَّمَا هَدَمَ الْكَعْبَةَ وَ قَتَلَ اَلْفَ مَلَكٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی مومن فقیر کو ناحق اذیت دی تو گویا

اس نے کعبہ کو منہدم کیا اور ایک ہزار مقرب ملائکہ کو قتل کیا۔"

حدیث نمبر 35

قَالَ الرَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيْرِ عِنْدَ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْظَمُ مِنْ سَبْعِ السَّمٰوٰتِ وَ سَبْعَةِ الْاَرْضِيْنَ وَ الْجِبَالِ وَ مَا فِيْهَا وَ الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "مومن فقیر کی حرمت اللہ کے نزدیک سات آسمانوں اور سات زمینوں، پہاڑوں اور ان کے مابین جو کچھ ہے' ان سب سے اور مقرب ملائکہ سے بھی بڑھ کر ہے۔"

حدیث نمبر 36

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ عَنْهَا لِلْفُقَرَآءِ وَ وَاحِدٌ لِلْاَغْنِيَآءِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے سات فقرا کے لیے اور ایک اغنیا کے لیے ہے۔"

حدیث نمبر 37

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ يَنْظُرُ اِلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْعُلَمَآءِ وَ الْفُقَرَآءِ فَالْعُلَمَآءُ وَرَثَتِیْ وَ الْفُقَرَآءُ اَحِبَّائِیْ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ علما اور فقرا کی بدولت میری اُمت پر (خاص) نظر کرتا ہے پس علما میرے وارث اور فقرا میرے احباب ہیں۔"

حدیث نمبر 38

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْاَغْنِيَآءِ فِی الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا "فقرا کی محبت دنیا اور آخرت میں اغنیا کے لیے

چراغ کی مانند ہے۔"

حدیث نمبر 39

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیۡہِ السَّلَامُ اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَ الۡفَقۡرُ مِنِّیۡ۔

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔"

حدیث نمبر 40

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلۡفَقۡرُ فَخۡرِیۡ وَبِہٖ اَفۡتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الۡاَنۡبِیَآءِ عَلَیۡہِمُ السَّلَامُ ط

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "فقر میرا فخر ہے اور فقر کی بدولت مجھے تمام انبیاء پر افتخار حاصل ہے۔"

جاننا چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ (کے تصور کی تاثیر) اس قدر شیریں اور لذت سے بھرپور ہے کہ اس سے شوق و غنا و عزت و حیا و عشق و محبت حاصل ہوتی ہے اور دل کی صفائی ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو حق تعالیٰ کی عطا ہے۔ جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ کا محرم ہو جاتا ہے وہ عارف کمال کے لازوال مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ اس کے لیے ایک لمحہ میں غرق فنافی اللہ اور واصل ہونا کیا مشکل ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ طالبِ مولیٰ کو مثلِ آئینہ دونوں جہانوں کا مشاہدہ کراتا ہے اور ہر مقام کا آئینہ بن کر اس کی تحقیق و معائنہ کروا دیتا ہے۔

بیت:

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا
در وجودش خود نماند نی ہوا

ترجمہ: جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ سے واقف ہو جاتا ہے اس کے وجود میں خودی اور خواہشاتِ نفس باقی نہیں رہتیں۔

جیسے ہی عارف باللہ ان مراتب پر پہنچتا ہے تو اسے حوادثات سے جمعیت حاصل ہو جاتی ہے۔

جمعیت تین قسم کی ہے جمعیت مبتدی، جمعیت متوسط اور جمعیت منتہی۔ جمعیت مبتدی یہ ہے کہ اگر تمام دنیا کا مال و دولت ایک جگہ جمع ہو کر اس کے ہاتھ آجائے تو اسے فوراً اللہ کی راہ میں خرچ کر دے اور دنیا پھر بھی ہمیشہ اس کے حکم کے تابع رہے۔ جمعیت متوسط یہ ہے کہ تمام عمر علم حاصل کرے اور اس پر عمل کر کے اس کا عامل بن جائے اور جمعیت منتہی یہ ہے کہ جمالِ حق تعالیٰ میں اس طرح غرق ہو جائے کہ کسی بھی حال و احوال میں حق سے غافل نہ رہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ یَآاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِکُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ اِنِّیْ اُجِیْبُ لَہٗ وَ تَارِکٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْہِ النُّوْرُ وَ الْھُدٰی فَسْتَمْسِکُوْا بِہٖ وَ الثَّانِیْ اَھْلُ الْبَیْتِیْ۔

ترجمہ: اے لوگو! میں بھی تمہاری مثل بشر ہوں۔ عنقریب میرے پاس ایک امین رسول (قاصد) آئے گا اور میں اس کا بلاوا قبول کر لوں گا اور تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ جاؤں گا اوّل کتابِ الٰہی جس میں نور اور ہدایت ہے اور دوم میرے اہلِ بیتؓ پس انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھنا۔

❁ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ غِفَارِیْ تَمْشِیْ وَحْدَکَ فَاللّٰہُ تَعَالٰی فِی السَّمَآءِ فَرْدٌ وَّ اَنْتَ فِی الْاَرْضِ فَرْدٌ کُنْ فَرْدًا یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالُ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَ فِکْرِیْ وَ لِاَیِّ شَیْءٍ اِشْتِیَاقِیْ فَقَالَ اَصْحَابَہٗ اَخْبَرْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ بِغَمِّکَ وَ فِکْرِکَ وَ اِشْتِیَاقِکَ ثُمَّ قَالَ اٰہٗ اٰہٗ اٰہٗ وَ اَشْوَقَاہُ اِلٰی لِقَآءِ اِخْوَانِیْ تَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ شَأْنُھُمْ کَشَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَ ھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّھَدَآءِ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَآءِ وَ الْاُمَّھَاتِ وَ الْاِخْوَانِ وَ الْاَخْوَاتِ وَ الْاَبْنَآءِ اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھُمْ یَتْرُکُوْنَ الْاَمْوَالَ لِلّٰہِ وَ یُبَدِّلُوْنَ اَنْفُسَھُمْ بِالتَّوَاضُعِ وَ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّھْوَاتِ وَ حُصُوْلِ الدُّنْیَا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ مَغْمُوْمِیْنَ وَ

مَحْزُوْنِيْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰهِ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلَى اللّٰهِ وَ اَرْوَاحُهُمْ مِنَ اللّٰهِ وَ عَمَلُهُمْ لِلّٰهِ اِذَا مَرِضَ وَاحِدٌ مِّنْهُمْ هُوَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَ اِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ ! قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَمُوْتُ فَهُوَ كَمَنْ مَاتَ فِى السَّمَآءِ لِكَرَامَتِهِمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُؤْذِيْهِ قُمْلَةٌ فِىْ ثِيَابِهٖ فَلَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ اَجْرُ سَبْعِيْنَ حَجَّةٍ وَّ عُمْرَةٍ وَّ كَانَ لَهٗ اَجْرٌ مَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعِيْنَ رَقَبَةً مِنْ اَوْلَادِ اِسْمَاعِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلٌّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ بِاَثْنٰى عَشَرَ اَلْفَ دِيْنَارٍ وَّ اِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يَذْكُرُ اَهْلَ الْوُدِّ ثُمَّ يَخْتِمُ يُكْتَبُ لَهٗ بِكُلِّ نَفَسٍ اَلْفَ دَرَجَةٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ يُصَلِّىْ رَكْعَتَيْنِ يَعْبُدُ اللّٰهَ فِىْ جَبَلِ الْعَرَفَاتِ لَهٗ ثَوَابُ مِثْلِ عُمْرِ نُوْحٍ اَلْفَ سَنَةٍ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لَهٗ تَسْبِيْحَةٌ خَيْرٌ لَّهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ اَنْ يَّصِيْرَ مَعَهٗ جِبَالُ الدُّنْيَا ذَهَبًا وَّ فِضَّةً وَّ هَبَهَا وَ اِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى اَحَدِهِمْ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ نَّظَرَ اِلَيْهِ فَكَاَنَّمَا يَنْظُرُ اللّٰهَ وَمَنْ سَتَرَهٗ فَكَاَنَّمَا سَتَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَنْ اَطْعَمَهٗ فَكَاَنَّمَا اَطْعَمَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَ اِنْ شِئْتَ اَزِيْدُكَ يَا اَبَاذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ يَجْلِسُ اِلَيْهِمْ قَوْمٌ مُّعِزِّيْنَ مُثْقِلِيْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ يُغْفَرُ مَا يَقُوْمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ عِنْدَهُمْ اِلَّا الْمُخَفِّفِيْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ يُكَاشِفُوْنَ بِاَسْرَارِ الْمَلَكُوْتِ تَارَةً عَلٰى سَبِيْلِ الرُّؤْيَاءِ الصَّالِحَةِ وَ تَارَةً فِى الْيَقْظَةِ عَلٰى سَبِيْلِ كَشْفِ الْمَعَانِىْ بِمُشَاهِدَةِ الْاَمْثِلَةِ كَمَا يَكُوْنَ فِى الْمَنَامِ وَ هٰذَا

مِنْ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ هِيَ دَرَجَاتِ النُّبُوَّةِ الْعَالِيَةِ كَمَا اَنَّ الرُّؤْيَاءَ الصَّالِحَةِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ اَرْبَعِيْنَ وَهِيَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِيَّاكَ وَ اِنْ كَانَ خَطَائُكَ يَكُوْنُ مِنَ الْعِلْمِ وَ اِنْ كَانَ كُلُّ مَا جَاوَزَ حَدَّ قُصُوْرِكَ قَضِيَّةٌ هَلَكَ الْمُتَّخِذَ بِعِيْنٍ وَالْجَهْلُ خَيْرٌ مِّنْ عَقْلٍ يَدْعُوْنَ بِهٖ اِلَى الْاِنْكَارِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْاَوْلِيَآءَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنْ اَنْكَرَ ذَالِكَ الْاَوْلِيَاءُ لَزِمَهٗ اِنْكَارُ الْاَنْبِيَآءَ وَكَانَ خَارِجًا مِّنَ الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔

ترجمہ: پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اے ابوذرؓ! کیلئے چلا کرو۔ اللہ آسمانوں میں تنہا ہے اور تم زمین پر تنہا ہو لہٰذا تنہا ہی رہو۔ اے ابوذرؓ! بے شک اللہ جمیل ہے اور جمال کو پسند فرماتا ہے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اے ابوذرؓ! کیا تمہیں میرے غم وفکر سے آگاہی ہے کہ میں کس چیز کے لیے مشتاق ہوں۔‘‘ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! ہمیں اپنے غم وفکر اور اشتیاق سے آگاہ فرمائیں۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’آہ آہ آہ! میرا اشتیاق میرے ان بھائیوں سے ملاقات کے لیے ہے جو میرے بعد آئیں گے۔ وہ انبیاء جیسی شان کے مالک ہوں گے اور اللہ کے نزدیک ان کا مرتبہ شہدا جیسا ہوگا۔ وہ اللہ کی رضا کی خاطر اپنے ماں باپ، بہن بھائی اور بیٹوں سے دور رہیں گے اور اللہ کی خاطر اپنا مال و دولت ترک کریں گے اور اپنے نفسوں کو تواضع سے بدل دیں گے اور شہوات اور حصولِ دنیا کی طرف راغب نہیں ہوں گے اور حبِ الٰہی کے باعث اللہ کے گھروں میں سے ایک گھر میں مغموم ومحزون جمع ہوں گے۔ ان کے قلوب اللہ کی طرف راغب ہوں گے، ان کی ارواح اللہ کی جانب سے ہوں گی اور ان کے اعمال اللہ کی خاطر ہوں گے۔ جب کوئی ان میں سے بیمار ہوگا تو وہ بیماری اللہ کے نزدیک ایک ہزار سال کی عبادت سے افضل ہوگی۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔‘‘ عرض کی ’’یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ’’اللہ کے نزدیک ان کی بزرگی اس قدر ہے کہ اگر ان میں سے کوئی فوت ہو جائے گا تو گویا آسمان والوں میں سے کوئی فوت ہو گیا ہو۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔‘‘ عرض کی ’’کیوں نہیں،

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اگر کوئی جوں ان کے لباس میں گھس کر انہیں کاٹے گی تو اللہ کے نزدیک اس (تکلیف) کا اجر ستر حج اور عمرہ کے برابر ہوگا اوران کے لیے اولادِ اسماعیل سے چالیس غلام آزاد کرانے جتنا اجر ہوگا اور ہر غلام کی قیمت بارہ ہزار دینار ہوگی۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''کیوں نہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' جب ان میں کوئی اہل محبت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو سانس لے گا تو ہر سانس کے بدلے اس کے لیے ہزار درجات لکھے جائیں گے۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' حضرت ابوذرؓ نے عرض کی ''کیوں نہیں' یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اگر ان میں سے کوئی جبلِ عرفات پر عبادتِ حق کی غرض سے دو رکعات نماز ادا کرے گا تو اس کے لیے حضرت نوحؑ کی ایک ہزار سالہ عمر جتنا ثواب ہوگا۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اگر ان میں سے کوئی تسبیح کرے گا تو وہ تسبیح قیامت کے روز اس بات سے بہتر ہوگی کہ دنیا کے پہاڑ سونے اور چاندی کے بن کر ان کے ساتھ چلا کرتے۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اگر کوئی ان کی طرف دیکھے گا تو اللہ پاک کو یہ بات بیت اللہ کی طرف دیکھنے سے زیادہ پسند ہوگی اور جس نے انہیں دیکھا اس نے گویا اللہ پاک کو دیکھا۔ جس نے انہیں لباس پہنایا گویا اس نے اللہ پاک کو لباس پہنایا اور جس نے انہیں کھانا کھلایا گویا اس نے اللہ پاک کو کھانا کھلایا۔ اے ابوذرؓ اگر تم چاہو تو میں مزید بیان کروں۔'' عرض کی ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم! مزید ارشاد فرمائیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا'' اگر کوئی ایسا شخص ان کے ساتھ بیٹھے گا جو انتہائی گنہگار اور گناہوں پر بضد ہو تو اس شخص کے اُٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ پس جان لو کہ اربابِ قلوب

کبھی سچے خوابوں میں اسرارِ ملکوت کا مشاہدہ کرتے ہیں تو کبھی بیداری میں مشاہدہ سے ان پر معانی منکشف ہوتے ہیں جیسے کہ نیند کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اور یہ ان اعلیٰ درجات میں سے ہے جو عالی درجاتِ نبوت ہیں کیونکہ بے شک سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں۔ پس اگر تم کوئی خطا کرو تو وہ تمہارے اپنے علم کے (ناقص ہونے کے) باعث ہوگی اور اگر تمہارے قصور کی حد تجاوز کر جائے تو تمہارے لیے قضا[1] ہے جبکہ اس میں پڑے رہنے والے کے لیے ہلاکت ہے۔ ایسی عقل سے جہالت بہتر ہے جو ان اولیاء اللہ کے امور سے انکار کی طرف لے جائے اور جس نے ان اولیاء کا انکار کیا تو وہ لازمًا انبیاء کا منکر ہوگا اور وہ دین سے مکمل طور پر خارج ہو جائے گا۔''

فرد:

رَبِّ اَرِنِیْ نعرہ می زدان کلیم اللہ بطور
رَبِّ اَرِنِیْ یافتم من در کنارِ خود حضور

ترجمہ: موسیٰ کلیم اللہ کوہِ طور پر جا کر رَبِّ اَرِنِیْ[2] کا نعرہ لگاتے تھے جبکہ میں اپنے پہلو میں ہی رَبِّ اَرِنِیْ کا نعرہ لگا کر حضورِ حق میں پہنچ گیا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ سَافِرُوْا فَاِنَّ الْمَآءَ اِذَا وَقَفَ تَعَفَّنَ ط

ترجمہ: (راہ) چلتے رہو! بے شک پانی جب کھڑا رہتا ہے تو متعفن (بدبودار) ہو جاتا ہے۔

---

[1] یعنی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ [2] ترجمہ: اے ربّ! مجھے اپنا جلوہ دکھا۔ (الاعراف۔143)

باب چہارم

ذکر اسمِ اَللّٰہُ، حقیقت فقر عاشق فنا فی اللہ

جاننا چاہیے کہ جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ کے برزخ کو تصور سے اپنے دماغ پر نقش کرتا ہے وہ ہر جگہ اسمِ اَللّٰہُ ہی دیکھتا ہے، اس کی آنکھ بالکل نہیں سوتی اور اسے ہر لمحہ نئی زندگی ملتی ہے اور ہر گھڑی وہ پہلے سے بہتر مقام پر ہوتا ہے۔ اس کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ اس وقت جب اللہ تعالیٰ نے اپنے علمِ قدرت سے چاہا کہ اہلِ عشق کو عالمِ موجودات میں پیدا کرے تو زمین بنائی اور اس زمین کی مٹی پر شوق اور اشتیاق کی نظر سے دیکھا۔ اس نگاہ کی تجلی اور اسرارِ عشق سے وہ مٹی جنبش میں آ گئی اور آغاز میں ہی عالمِ مستی میں آ کر فریاد کرنے لگی:

❁ اَنَا الْمُشْتَاقُ فِیْ لِقَآءِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

ترجمہ: میں ربّ العالمین کے دیدار کی مشتاق ہوں۔

تب ہی اللہ نے اس زمین سے عاشق پیدا فرمائے جو آخر تک عالمِ مستی اور دریائے محبت میں غرق ہیں۔ اگر انہیں آگ میں بھی ڈالا جائے تو ایسی صد ہزار آتشِ دوزخ ان کی محبت کے باعث سرد ہو جائیں گی کیونکہ صاحبِ عشق کے سینہ سے اس قدر تیز اثر آہ نکلتی ہے کہ اس کے سامنے دوزخ کی تمام آگ بھی کچھ نہیں اور اس آتشِ محبت کے مقابلے میں کوئی بھی آگ اور سوز برتر نہیں ہے۔

جوابِ مصنف:

اس بنا پر اہلِ محبت کی عبادت خالص، بے ریا اور ربوبیت کا باطنی راز ہے اور ان کی دعا، دلیل، وھم اور مستی مقبول ہے اور اہلِ محبت کی نیند عین وصال ہے۔ جو دل محبتِ الٰہی کے باعث گرم اور پُر سوز

رہتا ہے وہ جمعیت کی بنا پر دنیا اور اہلِ دنیا سے سرد رہتا ہے۔ جمعیت کسے کہتے ہیں۔ جمعیت یہ ہے کہ کُل وجز میں جو بھی ظاہری باطنی مستغرقات ہیں' ان کو ترک کر دے اور اپنا رُخ مولیٰ کی جانب کر کے اللہ کا جمال دیکھے۔ جیسے ہی طالبِ مولیٰ کو اللہ سے جمعیت حاصل ہو جاتی ہے' وہ دنیا سے غسل اور آخرت سے وضو کر لیتا ہے اور ماسویٰ اللہ کی تکبیرِ تحریمہ سے تمام عمر' اللہ اکبر' اسمِ اَللّٰہُ ذاتی اور اسمِ اکبر صفاتی سے پڑھتا رہتا ہے اور غیر اللہ کو طلاق دے دیتا ہے۔ پس صاحبِ جمعیت خالص و مخلص فقراء کی جماعت ہے وہ جس جگہ بھی ہوتے ہیں خدا کے ساتھ مشغول رہتے ہیں خواہ خشکی پر ہوں یا تری پر، خواہ نشیب میں ہوں یا فراز میں۔ پس جان کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ دولتِ دنیا، عزتِ دنیا اور جاہ و حکومتِ دنیا اس کے حوالے کرتا ہے جو دنیا میں احمق، بے عقل اور بے دانش ہوتا ہے کیونکہ ہر لمحہ خود کو گناہوں میں مشغول رکھنا بے عقلوں کا ہی کام ہے جو آخرت اور روزِ حشر پر نگاہ نہیں رکھتے۔ جس کسی کو اللہ تعالیٰ فقر کے حوالے کر دیتا ہے وہ دنیا میں عقل مند اور ہوشیار ہو جاتا ہے۔ وہ طالبِ مولیٰ ہوتا ہے جو (مخلوق کو) تنگ نہ کرنے والا، پروردگار کا پرستار ہوتا ہے اور جس کا دل ذکرِ اَللّٰہُ سے بیدار اور ہوشیار ہوتا ہے۔ طالبِ مولیٰ کی مراد صرف اللہ ہی ہے اس لیے اسے ہر نیک عبادت سے تمام عمر محبتِ الٰہی حاصل ہوتی ہے جس سے اس کے وجود میں درد و سوزش دانۂ اسپند کی مقدار برابر پیدا ہوتی ہے۔ اگر مرشد سے ظاہر و باطن میں کوئی خطا یا غلطی سرزد ہو جائے تو طالب اسے نیک عبادت ہی سمجھے کیونکہ مرشد صاحبِ عیاں ہے اور جہاں سب کچھ عیاں ہو وہاں بیان کی کیا حاجت۔ جو طالب مرشد سے بدگمان ہوتا ہے وہ نقصان ہی اٹھاتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا

جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ کے برزخ کو تصور سے اپنے دل پر نقش کرتا ہے تو اس کے دل میں نور اور نارِ الٰہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے جس سے ماسویٰ اللہ ہر شے جل جاتی ہے۔ جو کوئی تصور سے اسمِ اَللّٰہُ کو آنکھ پر نقش کرتا ہے وہ دل کی آنکھ سے دیکھتا اور سیر کرتا ہے، وہ جس طرف بھی دیکھتا ہے اور جو کچھ بھی جاننا چاہتا ہے اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رہتا۔

چلہ تین قسم کا ہے: چلہ زنانہ، جس میں چلہ کرنے والا بارہ سال ایک ہی روزہ میں گزاریں اور اس کے بعد افطار کریں اور چلہ مردانہ یہ ہے کہ ہر روز بارہ سال تک ایک مادہ گائے کا گوشت بغیر فضلہ، ہڈیوں اور کھال کے، اور چالیس کلو گھی اور چالیس کلو آٹا، یہ سب چیزیں پکا کر کھائے اور پھر بھی اس کے وجود سے کسی طرح کی غلاظت خارج نہ ہو۔

بیت:

دلی پُر ز خطرہ شکم بی طعام
ریاضت بناموس کفر است تمام

ترجمہ: اگر پیٹ خالی ہو اور دل پھر بھی خطرات سے پُر ہو تو ایسی ریاضت نام اور شہرت کی خاطر ہے جو کہ مکمل طور پر کفر ہے۔

تیسرا چلہ ربانی ہے جو حق کے ساتھ یگانہ ہے جس میں باطن فقر اور اسمِ اَللّٰہُ میں مکمل طور پر غرق ہوتا ہے جبکہ ظاہر عوام کی صحبت میں گزرتا ہے۔ اگر کسی کو قربِ حق ریاضت سے عطا ہوتا تو پیرانِ یہود کو حاصل ہوتا اور اگر علم سے حاصل ہوتا تو بلعم باعور کو حاصل ہوتا اور اگر طاعت سے حاصل ہوتا تو ابلیس مقہور کو حاصل ہوتا مگر یہ فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صرف ایک ہی لمحہ میں عطا ہونے والا فیضِ الٰہی ہے، جس کسی کو بھی اللہ چاہے عطا کرے۔

جاننا چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ کی امانت زمین پر، آسمانوں پر اور پہاڑوں پر پیش کی گئی لیکن اس کی گرانی و عظمت و بزرگی کی وجہ سے وہ اس امانت کے بار کو برداشت نہ کر سکے اور سب نے اس بار کو اٹھانے سے انکار کر دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ وَ الۡجِبَالِ فَاَبَیۡنَ اَنۡ یَّحۡمِلۡنَہَا وَ اَشۡفَقۡنَ مِنۡہَا وَ حَمَلَہَا الۡاِنۡسَانُ ؕ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوۡمًا جَہُوۡلًا (الاحزاب-72)

ترجمہ: ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن سب اس کو اٹھانے سے عاجز آ گئے لیکن انسان نے اس امانت کا بار اُٹھا لیا بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم و نادان

ہے۔

سچا طالب وہ ہے جو ایک پل کے لیے بھی اللہ سے جدا نہ ہو اور حرص و حبِ دنیا سے فانی ہو کیونکہ لایعنی مشغولیت کے باعث (قلب کا) پردہ فاسد ہو جاتا ہے حتیٰ کہ اگر ایسے شخص کو وعظ و نصیحت، جملہ قرآن و حدیث اور مشائخ کے اقوال بھی سنائے جائیں تو کچھ فائدہ نہ ہو گا کیونکہ حرص و حبِ دنیا اور اوصافِ ذمیمہ کے باعث اس کا دل مردہ ہو چکا ہوتا ہے' اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى (الروم-52)

ترجمہ: (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم!) آپ مُردوں کو نہیں سنا سکتے۔

مرتبۂ آدم افضل ہے۔ مرتبۂ آدم پر کوئی نہیں پہنچ سکتا اور جو کچھ بھی پیدا کیا گیا آدمی کے لیے ہی پیدا کیا گیا لیکن انسان حق تعالیٰ کی معرفت کے لیے پیدا کیا گیا اور جو معرفتِ حق تعالیٰ کی طلب نہیں کرتا وہ حیوان ہے۔ جب تک کہ وہ معرفت طلب نہیں کرے گا وہ دیواروں، جمادات، نباتات اور حیوانات کی مثل ہو گا۔ ایسے آدمیوں کی اوقات پر لعنت جو آدمیوں کے درمیان کتے، گائے، گدھے اور بکریوں کی مانند ہیں۔ عجیب بات یہ ہے کہ اپنی بے عقلی کے باعث صرف بروز قیامت دیدارِ حق تعالیٰ کی امید رکھتے ہیں لیکن یہ نہیں جانتے کہ جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا جیسا کہ اس آیت کریمہ میں اللہ پاک نے حکم دیا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

جیسا کہ ایک بزرگ نے دوسرے بزرگ کو بطور اشارہ لکھا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اُمت وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کرنے میں خبردار رہے۔ پیروی نشانِ قدم پر چلنے کو کہتے ہیں یعنی جس مقام پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدموں کے نشان گئے ہوں اس مقام تک خود کو بھی پہنچانا چاہیے۔

سِیْرُوْا اِلٰی مَا سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ

ترجمہ: اس مقام تک چلتے جاؤ جہاں تم سے سبقت لے جانے والے پہنچے۔

جو خود اس مقام تک نہ پہنچا وہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس نے پیروی کی کیونکہ پیروی گفتگو کرنا نہیں ہے بلکہ اس راہ پر چلنا ہے۔ اس جگہ یہ سمجھنا چاہیے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خود کو جس مقام پر پہنچایا تھا اگر کوئی خود کو اس مرتبہ تک نہیں پہنچاتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی سے باز رہا لہٰذا وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے کیسے ہو سکتا ہے؟ عجیب حیرت کی بات یہ ہے کہ تمام مخلوق آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی کا کہتی ہے لیکن کرتی نہیں اور یہ سمجھتی ہے کہ پیروی صرف باتیں کرنے سے ہی ہو جاتی ہے اس کے لیے راہ چلنا ضروری نہیں۔ ان بے شعور لوگوں کی سمجھ کی کیا ہی بات ہے کہ اپنی بے ہمتی کے باعث خود بھی پیروی سے رکے رہتے ہیں اور اگر کوئی پیروی کرتا ہے تو اسے حسد کی بنا پر دیکھ نہیں سکتے۔

بیت:

در قول و فعل فرق می دان
قولی بگذار فعل را دریاب

ترجمہ: قول و فعل میں فرق کو سمجھ۔ قول (یعنی صرف گفتگو) کو چھوڑ دے اور فعل (یعنی پیروی) کی حقیقت کو سمجھ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی ہی اصل راہ ہے، جو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیروی نہیں کرتا وہ گمراہ ہے۔ اصل پیروی یہ ہے کہ طالب حبِ مولیٰ فرض اور ترکِ دنیا سنت سمجھے کیونکہ روایت ہدایت کے لیے ہے۔ یہ راہِ عنایت صرف طریقہ قادری میں ہے، ان کے ذکرِ جہر کی نشانی یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب لگاتے ہیں اور اَللّٰہُ کے ذکرِ جہر کی تین ضرب سے تین مقام روشن ہو جاتے ہیں: اوّل مقامِ ازل، دوم مقامِ ابد اور سوم مقامِ قاف تا قاف۔

اے صاحبِ انصاف سن! ذکرِ خفیہ قادریہ وہ ہے جسے ذکرِ حامل کہتے ہیں اور ذکرِ حامل سے فقیر

کامل بنتا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ اللّٰہِ

ترجمہ: ذکرِ اَللّٰہُ کثرت سے کرو۔

یعنی ذکرِ حامل۔بعض لوگ ذکرِ قلب کو ذکرِ حامل کہتے ہیں اور بعض ذکرِ روح کو اور بعض ذکرِ سرّ کو۔ذکرِ حامل خفیہ ذکر ہے جس کا تعلق نہ زبان سے ہے اور نہ قلب، روح اور سرّ سے۔ذکرِ حامل نور ہے جسے نورِ ذاتِ احدیت مطلق کی تجلی کہتے ہیں جس میں دن رات قلب و قالب اس طرح جلتے ہیں جس طرح آگ لکڑی کو جلاتی ہے۔پس ایسے لوگوں کا مراقبہ دو طرح کے حال پر مبنی ہے ابتدا فانوس کی مثل خیال اور انتہا عین وصال۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ فَوَادُ قَلْبِیْ نَارٌ لِّلْجَحِیْمِ ھُوَ یَبْرُدُھَا

ترجمہ: میرے قلب میں ایسی آگ ہے جس کے مقابلے میں دوزخ کی آگ بھی سرد ہے۔

جو دل آتشِ عشق میں نہ جلا اُسے آتشِ دوزخ جلائے گی۔

بیت:

مرا شد چنان آتش منزلم
کہ آتش گرفتہ ز آتش دلم

ترجمہ: آتشِ عشق کے باعث میرا وجود ہی آتش ہو گیا ہے کہ ہر کوئی میرے دل سے آتشِ عشق لے رہا ہے۔

جان لو کہ ہر دینی اور دنیاوی کام اسمِ اَللّٰہُ کے حاضرات سے ممکن ہے اور ہر مطلب اسمِ اَللّٰہُ سے پایا جا سکتا ہے۔اگر کوئی اسمِ اَللّٰہُ کا ترتیب سے تصور کرے تو انشاء اللہ جلد ہی ایک دن رات میں اپنے مقصود (اللہ تعالیٰ) تک پہنچے گا کہ یہ محرمیت کی راہ ہے۔جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ سے محرم نہیں وہ مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَل (ترجمہ: میرا اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ایسا ہے جس میں کسی مقرب فرشتے اور رسول کی گنجائش نہیں) سے محروم ہے۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ

ترجمہ: فرشتہ اگرچہ اللہ کی بارگاہ میں بڑا قرب رکھتا ہے لیکن وہ مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ تک نہیں پہنچ سکتا۔ فقیر آفتاب کی مثل فیض بخش ہوتا ہے۔

فرد:

ہر کرا مرشد نباشد پیشوا   این کتابی بس ترا رہبر خدا
در مطالعہ دار دائم ہر صبح شام   عارفی باللہ شوی فقرش تمام

ترجمہ: جس کسی کو پیشوائی کے لیے مرشد نہ ملے تو یہ کتاب اللہ کی طرف اس کی رہنمائی کرے گی۔ جو صبح شام اس کو اپنے دائمی مطالعہ میں رکھے گا وہ عارف باللہ ہو جائے گا اور اسے کامل فقر نصیب ہو گا۔

اے صاحبِ حال سن!

❁ دَعْ نَفْسَكَ وَ تَعَالْ

ترجمہ: اپنے نفس کو چھوڑ دے تا کہ تو بلندی کو پا لے۔

جان لو کہ فقیر تین قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک وہ (برائے نام) فقیر جن کی خلوت زندان کی مثل ہوتی ہے اور ان کے طالب وہاں قیدیوں کی طرح رہتے ہیں۔ جب وہ خلوت سے باہر آتے ہیں تو وہ چور مرشد چوروں کی طرح اپنے طالبوں کو در در کی گدائی کراتے ہیں۔ یہ درویشی نہیں بلکہ در پیشی ہے جو نہ تو خدا پرستی ہے اور نہ صفا کیشی۔ دوسرا فقیروں کا طبقہ وہ ہے جس میں مرشد دن رات گوشہ نشین اور خلوت گزین رہتا ہے' یہ گوشہ نشینی دوسروں کو پھنسانے کے لیے جال کی مثل ہے۔ یہ ظاہر میں بے نیاز اور بلند دعوے کرنے والے ہوتے ہیں لیکن ان کے باطن محروم اور محبتِ حق سے دور ہوتے ہیں۔ ان کے طالب جو کچھ محنت سے کماتے ہیں ان کی نذر کر دیتے ہیں۔ ایسے طالب

مرشد[1] اور مرشد طالب[2] دونوں پر نفس غالب ہے۔ اہلِ توجہ فقیروں کا تیسرا طبقہ وہ ہے جس میں مرشد نرشیر کی طرح لایحتاج، کامل و مکمل و اکمل اور دائم باوصال ہوتا ہے جو طالبانِ اللہ کو ایک ہفتہ میں سات روزہ مجلس عطا کرتا ہے۔ پہلے روز ایسی مجلس عطا کرتا ہے جس میں طالب کے وجود میں (اسمِ اَللّٰہُ ذات کی) تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ دوسرے روز حضرت ابوبکر صدیقؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب صاحبِ صدق ہو جاتا ہے۔ تیسرے روز حضرت عمر خطابؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب اپنے نفس کا خود عدل اور محاسبہ کرتا ہے۔ چوتھے روز حضرت عثمان غنیؓ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب کے اندر حیا پیدا ہوتی ہے اور وہ خدا کی نافرمانی سے باز رہتا ہے۔ پانچویں روز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب صاحبِ علم و ولایت ہو جاتا ہے۔ چھٹے روز حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس عطا کرتا ہے جس سے طالب میں خُلقِ محمدی پیدا ہو جاتا ہے۔ ساتویں روز سلطان الفقر کی مجلس عطا کرتا ہے جو توحیدِ باری تعالیٰ کا دریا ہے۔ جو طالب اس دریا کے کنارے پہنچ جاتا ہے وہ صاحبِ کنار[3] ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ (ق-16)

ترجمہ: اور ہم تو تمہاری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

جو طالب اس مرتبہ پر پہنچ کر اس دریا سے پانی پی لیتا ہے وہ دونوں جہان میں عزت پاتا ہے۔ جو اس دریائے توحید میں غوطہ زن ہو جاتا ہے وہ ظاہر باطن میں صاحبِ چشمِ بینا ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَفِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ (الذاریات-21)

---

[1] طالب مرشد سے مراد وہ مرشد ہے جو مرید سے مال طلب کرتا ہے اور انہیں کچھ عطا کرنے کی بجائے ان سے مانگتا ہے۔ [2] مرشد طالب سے مراد ناقص مرشد کے مرید ہیں جو مرشد سے فیض لینے کی بجائے اس پر مال خرچ کر کے اسے اپنی مرضی کے مطابق چلاتے ہیں نہ کہ اس کی مرضی کے مطابق چلتے ہیں۔ [3] یعنی طالب توحید میں غرق ہو کر ہمہ تن توحید ہو جاتا ہے۔

ترجمہ: اور میں تمہارے اندر ہوں کیا تم نہیں دیکھتے۔

جو مرشد سات روز میں یہ سات مجالس عطا نہیں کرتا تو طالبِ اللہ کو چاہیے کہ اس مرشد سے جدا ہو جائے اور اپنی عمر ضائع نہ کرے۔

فرد:

دو چشم خویش را بر بند چون باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

ترجمہ: اپنی دونوں آنکھیں باز کی طرح بند کر[1] تا کہ تیرے اندر گم گشتہ آواز (یعنی اللہ کی آواز) سنائی دے۔

فقیر کا دل سمندر اور اس کی نظر موتی کی مانند ہوتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَ اَجْزَاءٍ تِسْعَۃٌ فِی السَّکُوْتِ وَوَاحِدٌ فِی الْوَحْدَۃِ

ترجمہ: عافیت کے دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ وحدت میں ہے۔

حدیثِ قدسی:

❁ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُھُمْ عَرْشِیَّۃٌ وَ اَبْدَانُھُمْ وَحْشِیَّۃٌ وَ ھِمَّتُھُمْ سَمَاوِیَّۃٌ ثَمَرَۃُ الْحُبَّۃِ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مُقَدَّسَۃٌ وَ خَاطِرُھُمْ بَیْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَۃٌ اَلسَّمَآءُ سَقْفُھُمْ وَ الْاَرْضُ بَسَاطُھُمْ وَ الْعِلْمُ اَنِیْسُھُمْ وَ الرَّبُّ جَلِیْسُھُمْ۔

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش کی مثل اور جن کے بدن صحرا کی مثل اور جن کی ہمتیں آسمان کی مثل (بلند) ہیں اور ان کے قلوب میں (اللہ کی) پاک محبت کا پھل ہے اور ان کے خیالات مخلوق میں جاسوس کی مثل ہیں (یعنی وہ مخلوق کے حالات سے آگاہ ہیں)۔ آسمان ان

---

[1] جس طرح باز کی نگاہ صرف اور صرف اپنے شکار پر ہوتی ہے اسی طرح طالبِ مولیٰ کو بھی اپنی نظر اللہ کی ذات کی طرف مبذول رکھنی چاہیے۔

کے لیے چھت اور زمین فرش کی مثل ہے۔ علم ان کا دوست اور اللہ ان کا ہم مجلس ہوتا ہے۔

بیت:

علم دانی چیست دامن راست گیر
بی علم کافر شود زاہد فقیر

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے 'علم' کیا ہے؟ درست دامن پکڑنا۔ علم کے بغیر زاہد فقیر بھی کافر ہو جاتا ہے۔

ہر وہ راہ جسے شریعت ردّ کرے وہ کفر کی راہ ہے۔

حدیث:

۞ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اِیْجَادُھُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ نَبَتَ الْبُرُّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرُّ

ترجمہ: میرے ایسے بندے بھی ہیں جن کا وجود دنیا میں بارش کی مثل ہے۔ جب زمین پر برستے ہیں تو سبزہ اُگاتے ہیں اور جب وہ سمندر پر برستے ہیں تو موتی نکلتے ہیں۔

تارکِ نماز فقیر معرفتِ حق کی بُو کو بھی نہیں پا سکتا۔ اگر وہ تمہیں ماہ سے ماہی (یعنی آسمان سے زمین) تک ہر چیز کا مشاہدہ بھی کرا دے تو وہ سب استدراج اور گمراہی ہوگا۔

بیت:

از ہر حدیثی و آیتی تو بشنوی
مرد عارف آن بود بر دین قوی

ترجمہ: ہر حدیث اور آیت جو تُو سنتا ہے اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد عارف وہی ہے جو دین پر قوی ہے۔

باب پنجم

ذکر دعوت کامل، شرح دعوت کل و جز، کبریٰ و صغریٰ و دعوت یکدم و دعوت ساعت

فقیر صاحبِ تصرف مالک الملکی ہوتا ہے۔ دعوت[1] ایک دن اور رات کی بھی ہوتی ہے، ایک ہفتہ، ایک مہینہ یا ایک لحظہ کی بھی ہوتی ہے لیکن دعوت پڑھنے سے فقیر کی ایک بار کی توجہ ہزاراں ہزار مرتبہ بہتر ہے جس سے مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ اوّل بحرِ قرآن ہے: دعوتِ قرآن پڑھنے کی ایک ترتیب یہ بھی ہے کہ بہتے ہوئے پانی (یعنی دریا یا ندی) کے کنارے جائے اور دعوت شروع کرنے سے پہلے غسل کرے، چادر دھوئے اور پھر دوگانہ نماز اللہ کی ذات کے لیے پڑھ کر ارواحِ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہ کرامؓ بزرگوار کو بخشے۔ بعد میں بسم اللہ سے فاتحہ شروع کرے اور مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ تک تمام قرآن ایک رات میں پڑھے۔ پھر اسی ترتیب سے تین مرتبہ تیس پارے مع دو رکعت نماز اور تین مرتبہ غسل سے مکمل کرے۔ اگر دعوت پڑھنے والا صالح ہوگا تو اس کا مقصود پہلی رات ہی حاصل ہو جائے گا اور اگر وہ بدبخت مرد ہوگا ہے تو دوسری رات میں اور اگر منافق ہوگا تو تیسری رات میں اس کا کام سرانجام پائے گا اور وہ اپنا مقصود حاصل کر لے گا۔ اس دعوت کو مستجاب الدعوات کہتے ہیں جو لازماً قبول ہوتی ہے۔ اس میں اگر کوئی شک کرتا ہے تو اس کے کافر ہونے کا ڈر ہے۔ دعوت صاحبِ وصال، دعوتِ جن، دعوتِ مؤکلات، دعوتِ اہلِ قبور

---

[1] دعوت ایک روحانی عمل ہے جس میں طالبِ مولیٰ روحانی و باطنی طور پر اولیاء اللہ اور فقراء کی ارواح سے فیض اور مدد کے حصول کے لیے رابطہ کرتا ہے۔

باارواح، دعوت اہلِ حضور جو مقامِ دعوتِ عروج ہے‘ دعوتِ سیرگاہِ بروج‘ حق تعالیٰ کے ساتھ یکتا ہونے کی دعوت‘ تحت الثریٰ سے عرش تک پہنچنے کی دعوت، نفس کو قید کرنے اور شیطان کو دفع کرنے کی دعوت‘ ان تمام اقسام کی دعوت پڑھنے کا تعلق باخبر ہونے سے ہے۔ دعوت پڑھنے کی حقیقت کو یہ گائے اور گدھے کیا جانیں۔ یہ دعوت صرف وہی پڑھتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے دعوت پڑھنے کا حکم ہو اور دعوت پڑھنے کی رخصت اور اجازت سیدّ المرسلین، خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور حضرت پیر دستگیر غوثِ صمدانی، قطبِ ربانی سیدّ محی الدین عبدالقادر جیلانیؓ‘ غالب الاولیاء اور شہسوارِ میدانِ ہر دو جہان سے حاصل ہو۔ جسے یہ رخصت و اجازت حاصل ہو جائے تو دعوت پڑھتے وقت تمام عالم کی کل مخلوقات اور اٹھارہ ہزار عالم، جن، دیو، فرشتے، مؤکلات و ملائکہ، روحانی و خاکی اہلِ اسلام اور صاحبِ قبور سب اس کی قید میں آجاتے ہیں اور اسے ہر خبر دیتے ہیں۔ ایسا شخص کم آزار اور صاحبِ سرّ الاسرار ہوتا ہے جسکے زیرِ بار سب غوث و قطب ہوتے ہیں۔

بیت:

شہسوارم شہسوارم شہسوار
غوث قطب و مرکب اند تہ زیر بار

ترجمہ: میں شہسواروں کا شہسوار ہوں۔ غوث و قطب جو زیرِ زمین (قبور میں) ہیں سب میری سواری ہیں۔

صاحبِ دعوتِ کامل اور عامل فقیر وہ ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک اور خاتم النبیین سے ابدالآباد تک تمام ارواح سے دست مصافحہ کیا ہو اور ان سے عہد و پیمان کیے ہوں۔ جو کوئی ان مراتب کا حامل ہوتا ہے چار باطنی لشکر ہمیشہ اس کے ہمراہ رہتے ہیں اوّل مؤکل ملائکہ، دوم شہداء، سوم عالم الغیب اور چہارم رجال الغیب۔ اس فقیر کو صاحبِ دعوت لایحتاج کہتے ہیں۔ فقیر بننا آسان کام نہیں ہے۔ فقر میں اللہ رحمٰن کے عظیم اسرار

ہیں جن کا تعلق شہرت سے نہیں بلکہ عرفان سے ہے جو اللہ جسے چاہے بخشے۔ دعوت خواہ دین اور دنیا کے کسی بھی کام کے لیے پڑھی جائے اس سے مقصود جلد حاصل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جاؤ تو اہل قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

ابیات:

اولیاء را خلوت است زیر زمین لا تخف باشند باحق ہمنشین

ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر مشکل آسان می شود جن و بشر

ترجمہ: اولیاء کو زیرِ زمین (قبروں میں) خلوت نصیب ہوتی ہے اور وہ حق کی ہمنشینی سے مقامِ لاتخف پر ہوتے ہیں۔ جب کوئی ان کی قبر پر جاتا ہے انہیں اس کی خبر ہو جاتی ہے اور وہ جن و بشر ہر کسی کی مشکل آسان کر دیتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ

ترجمہ: بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

اولیاء اللہ فقیر فنا فی اللہ کی موت کا وقت قریب آتا ہے تو وہ مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ فنا فی اللہ میں داخل ہو جاتے ہیں، پھر انہیں نہ موت کی تلخی یاد رہتی ہے اور نہ جان، نفس، شیطان اور عزرائیلؑ کی خبر۔ ان کی جان حق تعالیٰ اپنی قدرت سے قبض کرتا ہے۔

ریاضت کے چالیس چلوں سے قبورِ اولیاء کی ایک رات کی ہمنشینی افضل ہے کیونکہ ریاضت راہ ہے اور فنا فی اللہ کا مقام نگاہ کی حضوری کا راز ہے کیونکہ وہاں نہ ریاضت ہے نہ راہ، نہ مدعی ہے نہ گواہ، نہ درد ہے نہ آہ، نہ عزت ہے نہ مرتبہ، نہ روضہ ہے نہ خانقاہ، سوائے روضہ مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے۔ نہ سورج ہے نہ چاند، نہ سال ہے نہ مہینے، نہ کوئی راہبر نہ ہمراہ، نہ بلندی

نہ پستی، نہ حسن پرستی نہ ذوق، نہ شمال ہے نہ جنوب، نہ مشرق ہے نہ مغرب اور نہ ہی خد و خال ہیں بلکہ صرف عین وصال ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْمَوْتُ جَسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

ترجمہ: موت ایک پُل ہے جو حبیب کو حبیب سے ملاتی ہے۔

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ دو گروہوں پر آتشِ دوزخ حرام ہے ایک علماءِ عامل اور دوسرے فقراءِ کامل۔ کیونکہ ان میں تین چیزیں یعنی حرص، حسد اور تکبر نہیں ہوتا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ وَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّبِلَا عَذَابٍ

ترجمہ: اور جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہا وہ بلا حساب وعذاب جنت میں داخل ہو گیا۔

کیونکہ کلمہ طیبہ کی تاثیر حرص، حسد اور تکبر کو ایسے کھا جاتی ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ علماءِ عامل اور فقراءِ کامل کو خاص یعنی مخلص کہتے ہیں۔ حدیث:

❁ اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرٌ وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ

ترجمہ: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے والے کثیر ہیں لیکن مخلص قلیل ہیں۔

ابیات:

روح در عرش است قالب زیرِ خاک — احتیاجی نیست روضہ جان پاک
مردہ تن دل زندہ زیرِ خاک بین — اولیاء را لا یموتون تو بہ بین
گم قبر گمنام بی نام و نشان — جسد را باخود برند در لامکان
بر قبر مردہ کنی نقش و نگار — نیست سودی مردہ را زیبا چہ کار
باھُوؒ! بہ زین نباشد در جہان — خود پرستی را مبین جز عین آن

ترجمہ: (اولیاء اللہ کی) ارواح عرش پر ہوتی ہیں اور جسم زیرِ زمین۔ ان کی پاک جان کو روضہ کی

حاجت نہیں ہے۔ ان کے جسم مردہ لیکن دل زندہ ہیں۔ اولیاء اللہ مرتے نہیں تو اُن کو زیرِ خاک زندہ دیکھ۔ ان کی قبر گمنام اور بے نام ونشان ہے کیونکہ وہ اپنے جسد کو اس میں سے نکال کر لامکان میں لے جاتے ہیں۔ اگر تُو کسی مردہ کی قبر پر نقش ونگار بنا دے تو بھی اس مردہ کو زیب و زینت سے کوئی فائدہ نہیں۔ باھُوؒ! اس سے بڑھ کر جہان میں کچھ نہیں ہے کہ تو خود پرستی نہ کر اور صرف عین کو دیکھ۔ غرض یہ کہ

بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جسے خالق پسند کرے اسے اگر مخلوق نہ بھی پسند کرے تو کیا پرواہ۔

رجوعاتِ خلق ہونا سراسر خلل ہے۔ اس زمانہ میں تو لوگوں کی اکثریت اور بیشتر گروہ شریعتِ محمدیؐ کے راستہ سے منہ موڑ چکے ہیں۔ وہ سرود سنتے اور شراب پیتے ہیں اور ان لوگوں کے ہمنشین ہیں جو مایۂ فساد کو پسند کرنے والے حرام زادے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی کرامات پر مغرور ہیں۔ یہ آزاد فقیر درست کہتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان ہے:

❁ اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسٌ

ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

بیت:

گر ترا سر می زند سر پیش نہ
وز خدمت مادر پدر درویش بہ

ترجمہ: ماں باپ کی خدمت سے درویش کی خدمت بہتر ہے۔ اگر وہ تیرا سر اڑا دے تو بھی اسے اپنا سر پیش کرنے سے دریغ نہ کر۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَآءِ

ترجمہ: قوم کا سردار فقراء کا خادم ہوتا ہے۔

اور فقرا سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا۔

بیت:

تا توانی خویش را از خلق پوش

عارفان کی بوند این خود فروش

ترجمہ: جس قدر تجھ سے ممکن ہو خود کو مخلوق سے چھپا کر رکھ۔ یہ خود فروش لوگ عارف کیسے ہوسکتے ہیں۔

بیت:

با دوست کنج فقر بہشت است بوستان

بی دوست بر سر جاه توانگری

ترجمہ: دوست ساتھ ہو تو فقیر کا کونہ بھی بہشت کے باغ کی مانند ہے اور دوست کے بغیر مرتبہ و توانگری بھی بیکار ہے۔

فرد:

تا دوست در کنار نباشد بکام دل

از ہیچ نعمتی مزه نیاید کہ می خوری

ترجمہ: جب تک دوست دل کی مراد کے مطابق ساتھ نہ ہو تو جو نعمت بھی تو کھائے گا وہ مزہ نہیں دے گی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (طٰہٰ-47)

ترجمہ: سلامتی ہو اس پر جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

جان لو کہ وہ صاحبِ دعوت اور تارکِ دعوت ملعون ہے جو دعوت کی انتہا تک نہ پہنچا۔ ایسا صاحبِ دعوت پریشان حال ہے۔ جب اہلِ دعوت خستہ خاطر ہو جائے اور باطن میں روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی طرف رجوع کرے اور بالترتیب دعوت پڑھے تو قبر مبارک کی برکت سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پُرنور روح حاضر ہو جائے گی۔ اس وقت اہلِ دعوت اپنا مقصود عرض کرے تو تمام مطالب پالے گا۔ یہ دعوت تیغ برہنہ صرف وہی پڑھتا ہے جو باطن میں صاحبِ شجاعت اور صاحبِ شعار ہو اور وہ جس کام، مطلب اور مہم کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ کام ایک ہی مرتبہ میں انجام کو پہنچ جاتا ہے۔

دیگر دعوت وہ ہے جس میں اہلِ دعوت رات کے وقت تنہا قبرستان جائے اور کسی صاحبِ عظمت غالب الاولیاء فقیر کی قبر کے پاس بیٹھ جائے جو شہداء یا غوث یا قطب یا درویش یا فقیر فنا فی اللہ میں سے ہو اور قرآنِ پاک میں سے جو کچھ یاد ہو پڑھے۔ کلامِ ربانی کی برکت اور فقراءِ سبحانی کی توجہ سے بحکمِ الٰہی اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہنے سے روح قبر سے باہر نکل آئے گی اور دعوت پڑھنے والے سے ہمکلام ہوگی۔ جواب باصواب دے گی یا الہام، دلیل یا وھم کے ذریعے مدد کرے گی۔ اگر دعوت پڑھنے والا خدانخواستہ قبرِ اولیاء سے کوئی اشارہ یا بشارت نہیں پاتا تو حق تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جائے۔ ہر سالک کے لیے راہِ خدا کو پانا ہے لیکن عاشق کے لیے اپنی ابتدا کو پہنچنا اور اپنی انتہا کو دیکھنا ہے کیونکہ اس کی نظر کیمیا ہوتی ہے۔ کیمیا نظر سے مراد یہ نہیں کہ نگاہ سے کسی جاہل پر ہر علم کی راہ کھول دی جائے کہ کوئی عالم و فاضل اس کا مقابلہ نہ کر سکے اور نہ ہی وہ نظر کیمیا ہے کہ ہر فکر و پریشانی سے بے غم کر دے اور کشف و کرامات سے سب طبقات اور مقامات کا مشاہدہ کرا دے جس سے لوگ حیرت و عبرت میں آجائیں۔ یہ نظر اہلِ صفات کی ہے۔ کیمیا نگاہ اور اکسیر نظر وہ ہے جو سر سے قدم تک تمام وجود کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تاثیر سے نور بنا دے۔ یہ نظر اہلِ ذات لازوال کی ہے جو وصال میں غرق ہیں۔

دعوت کی شرح یہ بھی ہے کہ جب اہلِ دعوت ورد شروع کرتا ہے تو ابھی وہ وظائف مکمل بھی نہیں کرتا کہ اس کا مطلب اور مقصود اسے حاصل ہو جاتا ہے۔ دعوتِ کمال کا انجام یہ ہے کہ صاحبِ دعوت ورد شروع کرتے وقت اپنے دشمنوں کی صورت تصور میں لاتا ہے، اس وقت ذکر کی گرمی اور جذب وفکر سے اسے نوازتا ہے یا حکمِ حق تعالیٰ سے اسے قتل کر دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

❁ مَنْ حَفِظَ لِسَانَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِذِکْرِیْ وَ مَنْ حَفِظَ بَصَرَہٗ مِنْ غَیْرِیْ اَکْرَمْتُہٗ بِعَیْنِیْ وَ مَنْ حَفِظَ خَلْقَہٗ بَیْنَ الْخَلَائِقِ اَکْرَمْتُہٗ بِحِکْمَتِیْ وَ مَنْ حَفِظَ قَلْبَہٗ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا اَکْرَمْتُہٗ بِنَظْرِیْ وَ ذِکْرِیْ وَ مَنْ حَفِظَ نَفْسَہٗ عَلَی الصَّبْرِ اَکْرَمْتُہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

ترجمہ: جس نے میرے غیر (کے ذکر) سے اپنی زبان کی حفاظت کی میں اسے اپنے ذکر سے بزرگی عطا کروں گا اور جس نے میرے غیر (کو دیکھنے) سے اپنی آنکھ کی حفاظت کی میں اسے اپنی نظر میں بزرگ رکھوں گا، جس نے اپنے وجود کو مخلوق کے درمیان بھی محفوظ رکھا میں اسے اپنی حکمت سے نوازوں گا، جس نے اپنے قلب کو حبِ دنیا سے محفوظ رکھا میں اسے اپنی نظر اور ذکر میں بزرگ رکھوں گا اور جس نے اپنے نفس کی حفاظت صبر سے کی میں اسے قیامت کے روز بزرگی عطا کروں گا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ عَیْنَانِ تَزْنِیَانِ ط

ترجمہ: آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

❁ یَعْلَمُ خَآئِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ (المومن-19)

ترجمہ: وہ آنکھوں کی خیانت اور سینوں میں پوشیدہ (رازوں) کو بھی جانتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

❁ لَا یَسَعُنِیْ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآئِ وَلٰکِنْ یَسَعُنِیْ فِیْ قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ

ترجمہ: میں نہ زمین میں سماتا ہوں نہ آسمانوں میں، لیکن بندۂ مومن کے قلب میں سما جاتا ہوں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ یَقُوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَ اَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَ اِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٌ مِّنْھُمْ وَ اِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے ظن اور گمان کے مطابق اس کے ساتھ پیش آتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں، جب وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے میں بھی اسے اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور جب وہ مجھے کسی مجلس میں یاد کرتا ہے تو میں اسے اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف ایک بالشت بڑھتا ہے تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہوں اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں اس کے اس قدر قریب ہو جاتا ہوں کہ اسی کا ہو جاتا ہوں۔

تَمَّتْ بِالْخَیْرِ

وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ وَ نُوْرِ عَرْشِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط اٰمِیْن

محکم الفقرا

فارسی متن

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُ تَقَدَّسَ اَسْمَآئُہٗ وَ تَعَالٰی کِبْرِیَآئُہٗ و درود بر سید السادات حضرت محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

بدانکہ این کتاب را ''محکم الفقراء'' نام نہادہ شد۔ امابعد می گوید ضعیف الخیف مصنف تلمیذ الرحمٰن سروری قادری بندہ باھُوؒ فنافی اللہ یاھُو ولد بازیدؒ عرف اعوان ساکن گرد نواحی قلعہ شور حَرَسَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی عَنِ الْاٰفَاتِ وَ الْجُوْرِ۔ این سلک سلوک فقرِ محمدی معراج کہ رد کند اہلِ بدعت را و استدراج قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اَھْلُ الْبِدْعَۃِ کِلَابُ النَّارِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ الَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُھُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ۔

بدانکہ فقیر دو قسم است یکی سالک دوم عاشق۔ سالک صاحبِ ریاضت ومجاہدہ وعاشق صاحبِ راز ومشاہدہ۔ انتہائی سالک ابتدائی عاشق است چراکہ عاشق را خوردن مجاہدہ وخواب مشاہدہ۔ بیت

عشقت بتن آمد اکنون چہ کنم جان را
زیر آنکہ نشاید یک ملک دو سلطان را

فقر وسیلت بہ فقہ فضیلت باید والّا نہ فقیر جاہل بہ ہیچ کار نیاید۔ اساس فقر این چہار علم اند کہ این چہار علم فقیر را لایحتاج گرداند۔ اوّل علمِ نص وحدیث وتفسیر دوم علمِ دعوت وتکسیر سوم علمِ کیمیا واکسیر چہارم علم زندہ قلب وروشن ضمیر۔ این ہر چہار علم بکشاید باسم اَللّٰہُ تاثیر۔ بیت:

ہیچ علمی بہتر از تفسیر نیست
ہیچ تفسیری بہ از تاثیر نیست

آنچہ خداوندی کل جز مخلوقات ہژدہ ہزار عالم طبقات ہر دو جہانی جاودانی در طیِ اسمِ اَللّٰہُ است واسمِ اَللّٰہُ در طیِ قلب است قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ اذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ۔ آنست قلب سلیم کہ بحق تسلیم قَوْلُہٗ تَعَالٰی اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ چون نظرِ مرشد کامل بر دلِ طالبِ صادق افتد وراہ اسمِ اَللّٰہُ

بکشاید وقلب بذکر اَللّٰهُ در جوش آید، از عشق الٰہی خناس خرطوم سوختہ گردد و سِرّ دل شود پارہ پارہ۔ صاحبِ استغراق راچہ احتیاج ریاضت، مستی او ہوشیاری و خواب او بیداری۔ این راہ اہل دلان نصیب۔ اہلِ علم صاحب شعار است و الّا نہ جاہلان ہزار بیشمار بیک نظر دیوانہ کردن چہ مشکل کار۔ اگر در راہِ باطنی تمثیل، دلیل، وھم، الہام، تحیر از حضوریتِ حق تمام نبودی روندگانِ راہ ہمہ کافر شدندی۔ ابیات:

گر نبودی وجود اصل خدا　　کی رسیدی بنام وصل خدا

طلب کن باطن چو باطن شد ظہور　　عارفان حق شوی اہل وصول

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ وَ جَهْلٌ ۔ ذکر تعلق بشوق دارد و فکر تعلق بفنائی نفس دارد و مراقبہ تعلق بملاقات دارد۔ مرشد کامل آنست کہ بی ذکر فکر مراقبہ محاسبہ مکاشفہ طالب اللہ را از راہِ اسم اَللّٰهُ بہ مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف گرداند و موافق نصیب او منصب بدہاند۔ مرشد عارف باللہ کہ پیوستہ غرق توحید صاحب حضور است بحضور مجلس محمدی مدخل کردن آن را چہ مشکل و دور۔ ہر کرا بنوازد بیک نظر مرتبہ او برابر خود سازد۔ حدیثِ قدسی جَعَلْنَا الشَّيْخَ الْكَامِلَ مُنَافِعُ الْإِنْسَانِ كَمَا جَعَلْنَا النَّبِيَّ اٰخِرُ الزَّمَانِ۔ حدیثِ قدسی جَعَلْنَا الشَّيْخَ النَّاقِصَ خَاسِرُ الْإِنْسَانِ كَمَا جَعَلْنَا رَجِيْمَ الشَّيْطَانِ۔ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذَاتُ اللّٰهِ اَقْرَبُ اِلَى الْاِنْسَانِ مِنْ جَسَدِ الْاِنْسَانِ فِي الْخَيْرِ۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَ مَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ۔ طالبِ اللہ را باید کہ اوّل آفاتِ نفس را بشناسد و بعدہٗ معصیت شیطان و بعدہٗ ترکِ دنیا از ین ہفت حروف دریابد حرف اوّل الف یعنی اللہ حرف دوم ب اللہ بس حرف سوم ت توحید و توکل حرف چہارم ث ثابت قدم ظاہر و باطن و متابعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حرف پنجم ج برآمدن از جہل حرف ششم ح ترک کردن حرص حرف ہفتم خ در وجود خودی نماند خُلقِ محمدی پیدا شود۔ حدیثِ قدسی تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ دانی چون روح اعظم در وجود آمد اسمِ اَللّٰهُ آغاز کرد و می گوید تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہہ اسمِ اَللّٰهُ نرسیدہ باشد۔ ہر پیغمبری کہ پیغمبری یافت از برکتِ اسمِ اَللّٰهُ و حبیب اللہ نبی اللہ را کہ قرب وصال معراج شد از برکتِ اسمِ اَللّٰهُ شد و اسمِ اَللّٰهُ چہار حروف است از حرف الف اَللّٰهُ و از حرف لام اوّل لِلّٰهِ و از حرف لام دوم لَهٗ و از حرف ہ هُوَ ۔ در سلک اسمِ اَللّٰهُ راہزن شیطان و ہوای نفس پریشان نیست۔ این طریق اسمِ اَللّٰهُ لازوال و بعین وصال است و مقام علم الیقین و عین الیقین و حق الیقین از اسمِ اَللّٰهُ کشاید ہر کرا از اسم اَللّٰهُ آگاہ ہر دو جہان مدِ نظرش نگاہ۔ اسمِ اَللّٰهُ ہر مقام را مفتاح از سِرّ الٰہ۔ بیت:

اسمِ اَللّٰهُ بس گران است بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیٰ

اسمِ اَللّٰهُ قدیم است و قدیم را بزبان قدیم باید خواند و زبانِ قدیم دل است۔ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ مَنْ

عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ بزبانِ اقرار و بدل اعتبار ہر کہ اول عارف نفس شود بعدہٗ عارف باللہ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ وَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ ۔ مقام فنا فی نفس فنا فی الشیخ است و مقام غرق فی التوحید فنا فی اللہ ذات ۔ حدیث اَوَّلُہٗ فَنَآءٌ فِی الشَّیْخِ بَعْدَہٗ فَنَآءٌ فِی اللّٰہِ۔ اسم اَللّٰہُ اسم است ہر دلی را کہ بگیرد تاثیر کند و بنوازد از ہر دو جہان دیوانہ سازد و بہ مسمّٰی رساند ۔ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اِسْمُ اللّٰہِ شَیْئٌ طَاہِرٌ لَا یَسْتَقِرُّ اِلَّا بِمَکَانٍ طَاہِرٍ لَا یَدْخُلُ فِی النَّجْسِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ لَا تَرْکَنُوْٓا اِلَی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّکُمُ النَّارُ۔ حدیث تَرْکُ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ عِبَادَۃٍ وَ حُبُّ الدُّنْیَا رَأْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ دلیکہ از دنیا سرد شود آن را اول مقام حیرت پیش آید کہ آن حیرت از جذب اسم اَللّٰہُ است ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یُحِبُّہُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اَلتَّوَکُّلُ وَ التَّوْحِیْدُ تَوَامَانِ۔ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ عَلَی اللّٰہِ فَتَوَکَّلُوْٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ۔ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ قُلُوْبُ الْمُؤْمِنِیْنَ بَیْنَ الْاَصْبَعَیْنِ مِنْ اَصَابِعِ الرَّحْمٰنِ یُقَلِّبُ کَیْفَ یَشَآءُ یعنی دلِ مومن در دو انگشتِ قدرتِ خدای تعالیٰ است یکی انگشت جلالی دوم انگشت جمالی ۔ فقیر را کہ جلالیت پیدا شود از آن حیرت و حسرت و وجد و جذب و درازی کلام و ظاہر باطن سیر و سفر مدام و فقیر را کہ جمالیت پیدا گردد از آن جمعیت ذوق و شوق و اخلاص ۔ این فقیر را جلالی و جمالی دو حال است یعنی قبض و بسط ۔ عارف باللہ مست الست غرق مع اللہ پیوست آن را چہ تعلق جلالی و جمالی و قبض و بسط، چرا کہ آن غرق حضور قلب و قالب او ہمہ نور، بی غم از دنیا نہ ترس از خوف و نہ رجا از رجا یکتا با خدا قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ این را مطلق فقیر گویند ۔ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَہُوَ اللّٰہُ این جا فقر دو شق شد نیمہ فقر اینست قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ و نیمہ فقر این بود کہ قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ اللّٰہُ الْغَنِیُّ وَ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ ۔ بشنوای صاحبِ نظر این باشد مرتبہٗ فقیر بر نفس قدیر قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَ مَنْ نَظَرَ اِلَی الْفَقِیْرِ یَسْمَعُ کَلَامَہٗ یَحْشُرُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْاَنْبِیَآءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ۔ درویش کرا گویند؟ و فقیر کرا خوانند؟ درویش آنست کہ لوح ظاہر و باطن در مطالعہ او در ہر مقام اخبار گفتگو ۔ فقیر این را منجم گویند یعنی آشنای لوح و مقام نہ غرق بتوحید تمام و فقیر آن را خوانند کہ جز مولی و راہِ مولیٰ دیگری را اولیٰ نداند یعنی اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ۔ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ مَنْ لَہُ الْمَوْلٰی فَلَہُ الْکُلُّ۔

بیت

بلبل نیم کہ نعرہ زنم دردِ سر کنم
پروانہ وار سوزم و دم بر نیاورم

باب دوم

بدانکہ مرشد چہار حروف کہ بکشاید از و معرفت معروف 'م'، 'ر'، 'ش'، 'د'۔ از حرف 'م' معراج دوام و از حرف 'ر' مرشد رد کند از طالب سہ مرضی زینتِ دنیا و ہوائے نفس و خطراتِ شیطان و از حرف 'ش' بشریعت قدم و شرمش آید از نافرمودۂ خدا و رسولِ خدا و از حرف 'د' دہن بستہ دوام غرق از صحبتِ عوام فرق و طالب نیز چہار حروف است 'ط'، 'ا'، 'ل'، 'ب'۔ از حرف 'ط' طلبِ مولیٰ کند و از حرف الف ارادتِ صادق دارد و از حرف لام لاف نزند و از حرف 'ب' بی اختیار و بر مرشد خود اعتبار۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلطَّالِبُ عِنْدَ الْمُرْشِدِ كَالْمَيِّتِ بَيْنَ يَدِّ الْغَاسِلِ۔ طالبِ صادق بمرشد کامل رجوع آرد زود حال بطرفتہ الوصال چرا کہ درمیان خدا و بندہ کوہ و دیوار نیست ہر چہ ہست از خود است ہر کہ برآید از چون برسد بہ بیچون۔ ہیچ عارف نادیدہ نیست و از عارف ہیچ پوشیدہ نیست۔ عارف سہ قسم اند۔ عارفِ علم و عارفِ طبقات و عارفِ ذات۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ عَرَفَ اللهَ لَمْ يَكُنْ لَهُ لَذَّةٌ مَعَ الْخَلْقِ قول حضرت شاہ محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اَلْاُنْسُ بِاللهِ وَ الْمُتَوَحِّشُ عَنْ غَيْرِ اللهِ۔ لذت از لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ نہ چشیدہ و بمقام نَحْنُ اَقْرَبُ نرسیدہ و حقیقت فَفِرُّوْا اِلَى اللهِ را مگر فَفِرُّوْا مِنَ اللهِ فہمیدہ وَفِيْ اَنْفُسِكُمْ بچشمِ ظاہر و باطن نہ دیدہ وَ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى ورزیدہ جانب كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ دویدہ معنی چنین باشد۔ بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ
آب چندان مخور کہ ریگ نہ

احوال عاشقان دیگر است کہ ایشان بتن و طاعت تعلق ندارند۔ فرد:

می نترسند عاشقان دائم
لَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ

خوردن عاشقان ہم نور است و شکم عاشقان بمثلِ آتشِ تنور و خواب ایشان بوصال حضور بشنوای زاہد بہشت مزدور، بیت:

دلم با حضوری شکم پُر طعام
کہ اینست معراج عاشق مدام

درین راہ احوال باید قال بہ ہیچ کار نیاید۔ علمی کہ از حرصِ دنیا بہ آخرت نکشد و از غفلت بمولیٰ نبرد آن را علم نتوان گفت چرا کہ

شیطان را از علم کبر از سجده باز داشت قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَکْبَرُ۔ سہ کس را اسمِ اَللّٰہُ تاثیر نکند یکی عالم بی عمل دوم اہل دنیا بی ترس سوم تارک الصلوٰۃ کہ از صوم وصلوٰۃ بی خبر۔ بیت:

مرد مرشد می برد در ہر مقام
مرشد نامرد طالب زر تمام

مجاہدہ برای مشاہدہ است وکسی را کہ ابتدا بکشاید مشاہدہ آنرا چہ احتیاج مجاہدہ، برود وعلم رخ نماید اول علم وَ عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا دوم علم عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ این علم من لدنی خاص از حیَ وقیوم اولیٰ تر است کہ مقابلہ کند بعلم کسبی کہ رسم رسوم۔ آری کسی را کہ ہر دو جہان بر یک ناخن انگشت او را چہ حاجت بر کاغذوی و پشت اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِنَا وَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ ای مردک سعی بکن کہ از مرتبۂ مردک بگذری و بمرتبۂ مرد رسی۔ مرتبۂ مردک چیست و مرتبۂ مرد چیست؟ مرتبۂ مردک اینست کہ شب و روز بریاضت جنگ می کند بہ نفس وشیطان ومرتبۂ مرد غازی آنست کہ بیک مرتبہ بہ تیغ لاسوی اللہ سر اغیار را بردارد واز جنگ او ایمن باشد یعنی استقامت بہ از کرامت ومقامت۔

بدانکہ در ہر طریقہ تاثیر جنونیت وشرب بظاہر ثواب و باطنہ خراب چنانچہ بعضی بد مذہب اہلِ روافض مذہبِ خود را می پوشند وظاہراً در عبادت بسیار بکوشند۔ قطاع الطریق از طائفہ ہا یکیست باطن معمور مغفور سنّی اہلِ سنت جماعت تحقیق چنانچہ طریقہ سروری قادری۔ حضرت پیر پیرانؓ را گویند کہ پیاپی پیروی پیغامبر صاحب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قدم بر قدم آنجا رساند جای کہ حضرت رسالت پناہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسید۔ عیب مدار کہ این سنت عظیم وراہِ صراط المستقیم چرا کہ باسم اَللّٰہُ وجود طالبِ اللہ را پاک شود کہ مرتبہ او گفتہ شود لائق است۔ حدیثِ قدسی اَنَا جَلِیْسٌ مَعَ مَنْ ذَکَرَنِیْ۔

بدانکہ مرشد دو قسم است یکی ریاضت نما دوم عاشق صاحب عطا۔ عشق یک لطیفہ ایست کہ از غیب در دل می خیزد وبہ ہیچ چیز قرار نگیرد بجز معشوق ونہ بیند غیرِ او روی مخلوق۔ مرشد عارف عاشق آنست کہ اول با توجہ باطنی چہار مرغ از وجود طالبِ اللہ ذبح کند یعنی خروسِ شہوت وطاؤسِ زینت وزاغِ حرص وکبوترِ ہوا و بعدہٗ بنظر عطاء کند چہار چیز تزکیہ نفس و تصفیہ قلب وتجلیہ روح وتخلیہ سرّ و باز باین چہار صفت ہر چہار مرغ زندہ گرداند۔ نفس دل شود ودل صفت روح گیرد و روح بموصوف سرّ، این را توحید مطلق گویند یعنی زندہ قلب۔ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اِنْ عَصَیْتُ قَلْبِیْ عَصَیْتُ اللّٰهِ وَ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ وَ رَاٰیِ فِیْ قَلْبِیْ رَبِّیْ وَ قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ اَلسُّکُوْتُ حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِ الْاَوْلِیَآءِ۔ بیت:

چہار بودم سہ شدم اکنون دوم
وز دوئی بگذشتم و یکتا شدم

عاشق با این مراتب رسد اَجسَامُهُم فِی الدُّنیَا وَ قُلُوبُهُم فِی الاٰخِرَۃِ عارف باللہ تماشا بین حق الیقین گردد ۔بیت:

دل یکی خانہ ایست ربانی
خانۂ دیو را چہ دل خوانی

اشارات آیت وَ اصبِر نَفسَکَ صاحبِ قلب باین مقام برسد بنابران در باب ایشان پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرمود قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَلفَقرُ فَخرِی وَ الفَقرُ مِنِّی ۔ واکثر بعضی طریقہ فرمودہ وامتحان نمودہ کہ روزہ نفل داشتن صرفۂ نان است ونفل نماز گذاردن کارِ بیوہ زنان است و حج رفتن سیرِ جہان است، دل بدست آوردن کارِ مردان است ۔جواب مصنف می گوید کہ غلط گویند ایشان پریشان بدکیشان کہ دم رابند کنند وجنبشِ دل راپسند کنند واگر پسند این راہ رسم رسوم کفار اہلِ نار کہ دم برآرند از راہ بینی اولیٰ تر است کہ روی این مردہ دلان نہ بینی ۔نماز نوافل گذاردن خوشنودیِ رحمٰن است وروزہ نفل داشتن پاکیٔ جان است و بنای اسلام بجا آوردن حج رفتن سلامتیٔ ایمان است ۔ہر کہ از عبادتِ ربانی مانع شود شیطان است ۔

بدانکہ عارف باللہ فنا فی اللہ را دل بدست آوردن کارِ خامان است خدارا دیدن وشناختن کارِ تمامان است ۔حدیث: تَفَکَّرُوا فِی اٰیٰتِہٖ وَ لَا تَفَکَّرُوا فِی ذَاتِہٖ ۔ از بشریت برآمدن واز خود فانی گشتن وعین شدن کارِ مردان است ۔واگر طائفہ می گویند کہ دین و دنیا ہر دو بر من عطا است وآنچہ داریم بجہت مستحقان و بیوہ زنان و یتیمان و سائلان صرف مسلمانان کہ این ہمہ مکر وفریب شیطانی است ۔تصرف شب رابروز رساند وتصرف روز رابشب آنست فقیر خاص طالبِ رب ۔حجت من قرآن است و حجتِ پریشان شیطان قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اِنَّ القُراٰنَ حُجَّۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَی الخَلَائِقِ قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَلدُّنیَا جِیفَۃٌ وَطَالِبُہَا کِلَابٌ ۔ ابیات

مرا ز پیرِ طریقت نصیحتی یاد است کہ غیر یادِ خدا ہر چہ ہست برباد است
دولت بسگان دادند و نعمت بخران ما امن امانیم تماشا نگران

قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ جُعِلَتُ فِی النَّفسِ طَرِیقَۃُ الزَّاھِدِینَ وَ جَعَلتُ فِی القَلبِ طَرِیقَۃَ الرَّاغِبِینَ وَ جَعَلتُ فِی الرُّوحِ طَرِیقَۃُ العَارِفِینَ ۔ قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ مَن کَانَ مَشغُولٌ فِی الدُّنیَا بِنَفسِہٖ فَھُوَ مَشغُولٌ فِی الاٰخِرَۃِ بِنَفسِہٖ وَ مَن کَانَ مَشغُولٌ فِی الدُّنیَا بِرَبِّہٖ فَھُوَ مَشغُولٌ فِی الاٰخِرَۃِ بِرَبِّہٖ ۔ قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَلدُّنیَا مَنَامٌ وَ العَیشُ فِیہَا اِحتِلَامٌ ۔ہر کہ زندہ قلب بمدنظر الہ است و ہرگز خلافِ شرع و بدعت نمی شود گناہ قَالَ عَلَیہِ السَّلَامُ اَلاَنفَاسُ مَعدُودَۃٌ کُلُّ نَفسٍ یَّخرُجُ بِغَیرِ ذِکرِ اللّٰہِ تَعَالٰی فَھُوَ مَیِّتٌ ۔

بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان
کہ میگردد الف در بسم پنہان

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ چون طالب رجوع باشتغال اللہ و ذکرِ اَللّٰهُ مع اللہ شود قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ وَ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔ صاحبِ این مراتب را سرود شنیدن کفراست چراکہ سرود رسم و رسوم کفارکہ در بت خانہ پیش بتان سرود می کنند و دران وقت لعنت نازل می شود برآنہا۔ پس طائفہ اہلِ سرود لعین و محروم ازحق الیقین اند۔ این مقام فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ عارف ذاکر ہرطرفی کہ گوش کند جز اسم اَللّٰهُ دیگر نشنود چہ احتیاج سرود۔ دمی کہ باسم اَللّٰهُ مشغول غرق شود بمقابلہ آن دم آنچہ متاعِ دنیا است برروی زمین ازان افضل ترین کہ دم باقی دنیا فانی، چنانچہ فرمود خاقانیؒ

بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بخاقانیؒ
کہ یکدم با خدا بودن بہ از ملک سلیمانیؑ

جوابِ مصنف:

بہ بحری غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمی مانی
دمی نامحرم است آنجا وجود نور خاقانیؒ

درآنجا بیند و داند یاد نماند صرف توحید است۔ برآمدن از عبودیت و رسیدن بہ ربوبیت قَالَ مُحْيِ الدِّيْنِ قُدِّسَ سِرُّهٗ مَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْحُصُوْلِ الْوَصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَ اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ۔ ہرکہ درین مقام رسد بشریعت محمدی بسیار کوشد و الا نہ معرفت حق ازو سلب شود۔ بدانکہ درین مقام سکر تمام، فرمودہ علیہ السلام يَا رَبُّ مُحَمَّدٍ لَمْ يُخْلَقْ مُحَمَّدًا حوصلہ وسیع باید قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ طَلَبُ الْخَيْرِ طَلَبُ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ ذِكْرُ الْخَيْرِ ذِكْرُ اللّٰهِ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَتَاتِيَنَّكُمْ بَعْدِى الدُّنْيَا تَاْكُلُ الْاِيْمَانُكُمْ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ۔

ای جانِ عزیز! باید دانست کہ طالبِ اللہ بجہت طلبِ اللہ ترک از دنیا گیرد و نفس او بمیرد، آنچہ متاع نقد و جنس در املاک داشتہ باشد ہمہ تصرف فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ کند و فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اختیاری قدم زند و ذوق و شوق محبتِ الٰہی پیدا ہویدا گردد و ہمون روز حق سبحانہ وتعالیٰ می فرماید بارواحِ پیغمبران اصفیاء و اولیاء مومنان، مسلمانان، غوث و قطب و ابدال و اوتاد و ہژدہ ہزار عالم و آنچہ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ است جملگی را از حق سبحانہ وتعالیٰ حکم شود کہ یک از دوستانِ من از پلید جیفہ مردار دنیا برآمدہ است ہمگی و تمامی بزیارتِ او روید و آنچہ دوستِ من برتن لباس پوشیدہ است

ہمہ کس این لباس بپوشید۔ این مرتبہ فقراء روز اوّل است۔ پس از فقر در ہر دو جہان بہتر نباشد۔ حدیث قدسی مَنْ طَلَبَنِیْ وَجَدَنِیْ وَ مَنْ وَجَدَنِیْ عَرَفَنِیْ وَ مَنْ عَرَفَنِیْ اَحَبَّنِیْ وَ مَنْ اَحَبَّنِیْ عَشِقَنِیْ وَ مَنْ عَشِقَنِیْ قَتَلْتُهٗ وَ مَنْ قَتَلْتُهٗ عَلَیَّ دِیَّتُهٗ فَاَنَا دِیَّتُهٗ ۔ طلب فقیر کامل بکن اگرچہ اُو باشد راہِ بسیار، از برای زیارتِ او قدم دریغ مدار۔ روایت می کند انس بن مالکؓ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَبْدَالُ اُمَّتِیْ اَرْبَعُوْنَ اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ فِی الشَّامِ وَثَمَانِیَةَ عَشَرَ فِی الْعِرَاقِ فَاِنْ مَّاتَ وَاحِدُهُمْ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ فَاِذَا جَآءَ الْاَمْرُ ۔ قِیْضُوْا کُلُّهُمْ فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَقُوْمُ السَّاعَةِ ۔ معنی فارسی اینست کہ روایت می کند انس بن مالکؓ از حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ باوی گفت بزرگانِ امت من ہمیشہ خود چہل تن باشد کہ تا قیامت از ان بیست و دو کس در زمین شام باشد و ہژدہ کس در زمین عراق، ہرگاہ کہ از ان چہل تن یک کس بمیرد دیگری را از خلائق تمام بمقام او استادہ کنند مدخل شود ہرگز از چہل تن یکی کم نگردد چون قیامت نزدیک رسد آن گاہ بیکبار از عالم بیرون شوند۔

دیگر روایت می کند عبداللہ بن مسعودؓ قَالَ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ ثُلٰثَ مِائَةٌ نَفْسٍ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ اٰدَمَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ مُوْسٰی وَلَهٗ سَبْعَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ اِبْرَاهِیْمَ وَلَهٗ خَمْسَةٌ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ جِبْرَائِیْلَ وَلَهٗ ثَلٰثَ قُلُوْبُهُمْ عَلٰی قَلْبِ مِیْکَائِیْلَ وَلَهٗ وَاحِدٌ قَلْبُهٗ عَلٰی قَلْبِ اِسْرَافِیْلَ وَاِذَا مَاتَ الْوَاحِدُ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ ثَلٰثٍ وَاِذَا مَاتَ مِنْ ثَلٰثٍ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ خَمْسَةٍ وَّاِذَا مَاتَ مِنْ خَمْسَةٍ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ اَرْبَعِیْنَ فَاِذَا مَاتَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنْ ثَلٰثَ مِائَةٍ وَاِذَا مَاتَ مِنْ ثَلٰثَ مِائَةٍ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَکَانَهٗ مِنَ الْعَامَةِ بِاِسْمٍ یَرْفَعُ اللّٰهُ اَوْلِیَآءَ هٰذَا الْاُمَّةِ معنی حدیث چنین باشد کہ عبداللہ بن مسعودؓ از حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ فرمود کہ مردانِ خداوند حق سبحانہٗ وتعالیٰ پیوستہ در زمین سہ صد کس باشد چون ابدال دل ایشان آدمؑ بود و چہل کس باشد کہ دل ہای ایشان چون دل موسیٰؑ بود و ہفت کس باشد کہ دلہای ایشان چون دل ابراہیمؑ بود و پنج کس باشد کہ دلہای ایشان چون دل جبرائیلؑ بود و سہ کس باشد کہ دلہای ایشان چون دل میکائیل بود و یک کس باشد کہ دل او چون دل اسرافیلؑ بود چون یکی بمیرد از سہ گانہ یکی پایگاہ وی برسد و چون یکی از سہ کس بمیرد از ان پنجگانہ یکی پایگاہ وی برسد و چون از ان پنجگانہ بمیرد از ان چہل تن یکی پایگاہ وی برسد ہرگاہ کہ ازین چہل گانہ بمیرد از سہ صد گانہ پایگاہ وی یکی برسد۔ ہرگاہی کہ ازین سہ صدگانہ یکی بمیرد از جملہ مسلمانان یکی پایگاہ وی برسد۔ تا قیامت ہرگز ازین سہ صدگانہ کم نشوند و برکاتِ ایشان حق سبحانہٗ وتعالیٰ از امت بلاہائے باز ماند۔ ومصنف می گوید کہ مرتبہ فقر ادنیٰ ایشان نمی رسند مرتبہ ایشان مثل مرتبہ نگہبانی کوتوال و دریافتن حقیقتِ خلق اللہ احوال و مرتبہ فقیر فنافی اللہ غرق وصال۔

وَ اَوْحَی اللّٰهُ تَعَالٰی اِلٰی مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ اَنْ لَّا تَرْکَنَنَّ اِلٰی حُبِّ الدُّنْیَا فَلَنْ تَاْتِیَنَّ بِکَبِیْرَةٍ هِیَ اَشَدُّ

عَلَيْكَ مِنْهَا وَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّ بِرَجُلٍ وَ هُوَ يَبْكِيْ وَ رَجَعَ وَ هُوَ يَبْكِيْ فَقَالَ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ يَارَبِّ عَبْدُكَ يَبْكِيْ مِنْ مَخَافَتِكَ فَقَالَ يَا ابْنَ عِمْرَانَ لَوْ نَزَلَ دِمَاغُهٗ مَعَ دُمُوْعِ دَمٍ مِنْ عَيْنِهٖ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يَسْقُطَ لَمْ اَغْفِرْلَهٗ وَهُوَ يُحِبُّ الدُّنْيَاط۔

مرشد عارف باللہ آنست کہ اگر از طالبِ اللہ گناہ صغیرہ و کبیرہ عمداً یا سہواً واقع شود مرشد را از مقام عالم الغیب معلوم گردد۔ باید کہ مرشد ہمان ساعت پیش نبی اللہ رود سہ مرتبہ التماس کند و از جناب خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طالب را بہ بخشاند یا آنکہ مرشد لوحِ محفوظ را مطالعہ کند جائیکہ طالبِ اللہ را از گناہ نوشتہ باشد بانگشت حرف ثواب بنویسد و پیوستہ دل طالبِ اللہ را از گناہ پریشانی و پشیمان شود و تائب گردد و توبہ و توجہ کند۔ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ و از گناہ باز آید و بار دیگر گناہ نکند۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰى اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ۔ قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا۔

باید دانست کہ چون روزِ قیامت قائم شود ہمہ ارواحہا از قبور برخیزند و در عرصات استادہ شوند و حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ قاضی می باشد و ہمہ کس بعرقِ خود غرق عرفان اللہ تعالیٰ باشد۔ اہلِ محبت را از وجودِ خود شجرۂ محبت پیدا شود کہ زیر سایہ او با جمعیت و سکر تمام۔ گویان بود باسم اَللّٰهُ ہر طرف کہ بہ بیند دفتر اعمال نامہ از آتشِ محبتِ ایشان سوختہ گردد و اہلِ حساب خلاص شوند و اللہ تعالیٰ حکم فرماید کہ ای فرشتگان خیمۂ اہلِ محبت را بر صراطِ دوزخ زنید فرشتگان ہمچنان کنند۔ چون اہلِ محبت عارفان را در آن خیمہ بہ برند و باآتشِ محبت بجانب آتشِ دوزخ بہ بینند آتشِ دوزخ فرونشیند و خاکستر سرد شود از بود نابود بود و اہلِ دوزخ در راحت در آیند و ہر کہ بایشان لقمۂ نان و پارچہ و یا آب دادہ باشد دامن گیر شوند و ہمہ کس را ہمراہ خود بہ برند و از صراطِ دوزخ بسلامت بگذارند۔

بیت:

طالبے دیدار باحق یار باش
دمبدم معراج دل بیدار باش

باب سوم

ذکر اثبات فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

قَالَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَنَامُ عَيْنِيْ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

چہل حدیث صحیفہ

اَخْبَرَنَا الشَّيْخُ الْوَاحِدُ الزَّاهِدُ اَبُوْ سَعِيْدَ اَحْمَدُ اِبْنُ الْحُسَيْنُ الطُّوْسِيْ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ جَمَعْتُ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فِيْ فَضْلِ الْفُقَرَآءِ وَ الصُّوْفِيَةِ بِاَسْنَادٍ صَحِيْحٍ مِنْ غَيْرِ اَنْ اَصْرَحَ الْاَسَانِيْدَ لِيَكُوْنَ اَخَفَّ وَ اَسْهَلُ عَلٰى مَنْ يَّحْفَظُهٗ اَوْ يَسْمَعُ نَكْتُبُ فِيْ اِبْتِدَآءِ فِيْ اَوَّلِ الْحَدِيْثِ تَبَرُّكًا بِالْمَشَائِخِ رَاوِيْ الْحَدِيْثِ الْاَوَّلِ اَبُوْ سَعِيْدُ عَبْدُ اللهِ اِبْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدُ الْغَفَّارِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّيْخُ اَبُوْبَكْرٍ اَحْمَدُ ابْنِ عَبْدُ اللهِ الطَّيْرِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اَسْلَمَ اِبْنِ عَلِى الرَّازِيْ قَالَ حَدَّثَنَا نَصِيْرِ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْمَاعِيْلِ ابْنِ يُوْسُفَ اِبْنِ يَعْقُوْبُ الثَّقْفِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُؤْمِنِ خَلَفُ اِبْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْيِّ الدِّيْنِ الْمُبْتَازِ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَبَ اِبْنِ جَعْفَرَ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانِ اِبْنِ مَرْوَانِ الْجُمْعِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَارِثُ اِبْنِ نُعْمَانُ قَالَ اَخْبَرَنَا سَعِيْدِ اِبْنِ جُبَيْرٍ رضی اللہ عنہ۔

اَلْحَدِيْثُ الْاَوَّلُ

قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ اِبْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَوْحَى اللهُ تَعَالٰى اِلٰى مُوْسٰى اِبْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مُوْسٰى اِنَّ عِبَادِيْ لَوْ سَاَلُوْا فِي الْجَنَّةِ يَخْلُدُوْا فِيْهَا لَاُعْطِيَنَّهٗ وَ لَوْ سَاَلُوْنِيْ عَلَاقَةَ سَوْطٍ مِنَ الدُّنْيَا لَمْ اُعْطِهٖ وَلَمْ يَكُنْ ذَالِكَ مِنْ هَوَانٍ بِهٖ عَلَيَّ وَ لٰكِنْ اُرِيْدُ اَنَّ الْاٰخِرَةَ لَهُمْ خَيْرٌ وَّ الْاٰخِرَةُ مِنْ كَرَامَتِيْ وَ رَحْمَتِيْ مِنَ الدُّنْيَا كَمَا يَرْحَمُ الرَّاعِيْ غَنَمَهٗ مِنْ سَرَّاءِ السُّوْءِ وَ اَحَبُّ الْفُقَرَآءِ اِلَى الْاَغْنِيَاءِ وَ اِنَّ مَائِدَتِيْ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ وَ اِنَّ رَحْمَتِيْ لَمْ يَسْعَهُمْ وَ لٰكِنْ فَرَضْتُ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ مَالِ الْاَغْنِيَاءِ مَا يَسْعَهُمْ وَ اَرَدْتُ اَنْ اَبْلُوا الْاَغْنِيَاءِ لِاَنْظُرَ كَيْفَ سَارِعَتُهُمْ فِيْ مَا فَرَضْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ عَلَيْهِمْ لِلْفُقَرَآءِ فِيْ اَمْوَالِهِمْ يَا مُوْسٰى اِنْ فَعَلُوْا ذٰلِكَ اَتْمَمْتُ عَلَيْهِمْ نِعْمَتِيْ وَ

ضَاعَفتُ لَهُمُ الْحَسَنَۃُ فِی الدُّنْیَا اَلْوَاحِدَۃُ بِعَشْرِ اَمْثَالُھَا یَامُوْسٰی کُنْ فِی الشِّدَّۃِ صَاحِبًا وَّ فِی الْوَحْدَۃِ مُوْنِسًا وَّ اَکْلُوْکَ فِیْ لَیْلِكَ وَ نَھَارِكَ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ شَیْءٍ مِفْتَاحٌ وَ مِفْتَاحُ الْجَنَّۃِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنِ وَلَا ذُنُوْبَ عَلَیْھِمْ لِاَنَّھُمْ جُلَسَآءُ اللّٰہِ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ ذَرٍ یَا اَبَا ذَرٍ اَلْفُقَرَآءُ ضِحْکُھُمْ عِبَادَۃٌ وَّ مِزَاحُھُمْ تَسْبِیْحٌ وَ نَوْمُھُمْ صَدَقَۃٌ یَنْظُرُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِلَیْھِمْ کُلَّ یَوْمٍ ثَلٰثَ مِائَۃَ مَرَّۃً وَّ مَنْ یَّمْشِیْ اِلَی الْفَقِیْرِ سَبْعِیْنَ خُطْوَۃٍ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ لِکُلِّ خُطْوَۃٍ سَبْعِیْنَ حَجَّۃٌ مَقْبُوْلَۃً وَّ مَنْ یُّطْعِمُھُمْ عِنْدَہٗ کَسْرَۃً فَجَعَلَھَا اِلَیْھِمْ کَاَنَّ فِیْ دَوْلَتِہٖ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَجْمَعُ اللّٰہُ الْفُقَرَآءَ وَ الْمَسَاکِیْنَ فَیَقُوْلُ لَھُمْ تَصَفَّحُوا الْوُجُوْہِ فَکُلُّ مَنْ اَطْعَمَکُمْ لُقْمَۃً اَوْ سَقَاکُمْ شَرْبَۃً اَوْ کَسَاکُمْ خِرْقَۃٍ اَوْ رَدَّ عَنْکُمْ غُمَّۃً فِیْ دَارِ الدُّنْیَا فَخُذُوْہُ بِاَیْدِیْھِمْ وَ ادْخُلُوا الْجَنَّۃَ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَالَ اِتَّخِذُوْا اَیَادِیَ الْفُقَرَآءِ قَبْلَ اَنْ تُفْنِیْ دَوْلَتَکُمْ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُبُّ الْفَقَرَآءِ وَ الْمَسَاکِیْنَ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ مُجَالَسَتُھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُتَّقِیْنَ وَ الْفِرَارُ مِنْھُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْمُنَافِقِیْنَ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ عِشْ فَقِیْرًا وَّ لَا تَعِشْ غَنِیًّا قَالَ بِلَالُ مِّنْ لِیْ ذٰلِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ فَقَالَ ھُوَ ذَالِكَ وَ اِلَّا فِی النَّارِ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ

عَنِ النَّبِیِّ اِنَّہٗ قَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ قَوْلَہٗ تَعَالٰی یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ اَلْوَسِیْلَۃُ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی حُبُّ الْفُقَرَآءِ ط

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَآءُ مِنْ اُمَّتِيْ قَبْلَ الْاَغْنِيَآءِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَ هُوَ خَمْسُ مِائَةِ عَامٍ ط

اَلْحَدِيْثُ الْعَشَرُ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَالَ مَرَّ عِيْسٰى بِنْ مَرْيَمَ فِيْ بَعْضِ الصَّحَارِيْ فَرَاٰى رَجُلًا جَلَسَ لِعِبَادَةِ الصَّنَمِ فَكَسَرَهٗ وَ قَالَ لِلْوَشْنِيْ قُمْ يَا عَبْدَ اللّٰهِ وَ اعْبُدِ اللّٰهِ الَّذِيْ هُوَ اَفْضَلُ مَا تَعْبُدُهٗ قَالَ فَمَا صِفَتُهٗ قَالَ هُوَ رَبُّ الدُّنْيَا وَ اَهْلِهَا قَالَ عِيْسٰى فَفَهِمَ ۔

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِيْ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِتَّخِذُوْا اَيَادِيَ الْفُقَرَآءِ فَاِنَّ لَهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ دَوْلَتَهٗ ۔

اَلْحَدِيْثُ ثَانِيْ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا طَالِبَ الدُّنْيَا اَلْبِرُّ فَتَرْكُ الْبِرِّ اِثْمٌ ۔

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَجْلِسَ مَعَ اللّٰهِ فَلْيَجْلِسْ مَعَ اَهْلِ التَّصَوُّفِ ۔

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ عَشَرَ

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِعَائِشَةَ رضی اللہ عنہا يَا عَائِشَةُ جَالِسُ الْفُقَرَآءِ وَ الْمَسَاكِيْنَ فِي الدُّنْيَا تُجَالِسُهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ فَاِنَّ دَعْوَتَهُمْ مُسْتَجَابَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَ تَلْقٰنِيْ مَعَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۔

اَلْحَدِيْثُ الْخَامِسُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ بِخَمْسَةِ نَفَرٍ اَلْمَلٰئِكَةُ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ وَ الْفُقَرَآءِ وَ الشُّهَدَآءِ وَ رَجُلٍ يَبْكِيْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ تَعَالٰى خَلْوَةً ط

اَلْحَدِيْثُ السَّادِسُ عَشَرَ

لَا تَطْعَنُوْا فِيْ اَهْلِ التَّصَوُّفِ وَالْخِرَقِ فَاِنَّ اَخْلَاقَهُمْ مِنْ اَخْلَاقِ الْاَنْبِيَآءِ وَلِبَاسُهُمْ لِبَاسُ الْاَتْقِيَآءِ ۔

اَلْحَدِيْثُ السَّابِعُ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَرْغَبُوْا فِيْ دُعَآءِ اَهْلِ التَّصَوُّفِ فَاِنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجُوْعِ وَ الْعَطَشِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَيُسْرِعُ اِجَابَتَهُمْ ط

اَلْحَدِيْثُ الثَّامِنَ عَشَرَ

قَالَ اَسْهَلُ ابْنُ سَعِيْدٍ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ عِلْمًا اِذَا اَنَا عَمِلْتُ بِہٖ اَفْلَحْتُ قَالَ اِتَّقِ اللّٰہَ وَ اَحِبَّ النَّاسَ وَ ازْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَ ازْھَدْ فِی النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ ط

اَلْحَدِيْثُ التَّاسِعَ عَشَرَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ شَیْنٌ عِنْدَ النَّاسِ وَ زَیْنٌ عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

اَلْحَدِيْثُ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ رَکْعَتَانِ مِنْ فَقِیْرٍ صَابِرٍ فِیْ فَقْرِہٖ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنْ سَبْعِیْنَ رَکْعَۃٍ مِنْ غَنِیٍّ فِیْ غِنَائِہٖ وَ رَکْعَتَانِ مِنَ الْغَنِیِّ الشَّاکِرِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی مِنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا ط

اَلْحَدِيْثُ الْحَادِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مَنْ تَشَبَّہَ بِقَوْمٍ فَھُوَ مِنْھُمْ وَ مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَھُوَ مَعَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ ط

اَلْحَدِيْثُ الثَّانِیْ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِاَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ لِلْخَادِمِ فِیْ خِدْمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِثْلُ اَجْرِ الصَّائِمِ بِالنَّھَارِ وَ الْقَائِمِ بِاللَّیْلِ مِثْلُ اَجْرِ الْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ مِثْلَ اَجْرِ الْحَاجِّ وَالْعُمَرَ وَ مِثْلَ اَجْرِ الْمُبْتَلِ وَ مِثْلَ اَجْرِ کُلِّ بَازٍ فِی الْاَرْضِ فَطُوْبٰی لِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَلِلْخَادِمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ شَفَاعَتُہٗ فِی النَّاسِ مِثْلُ غَنَمَ رَبِیْعٍ وَ مُضَرَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَاِنْ کَانَ الْخَادِمُ فَاجِرًا قَالَ یَا اَنَسُ اَلْخَادِمُ السُّوْءُ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ مُجْتَھِدٍ وَ مَنْ یَعْلَمُ مُحْتَسِبٌ وَ لِلْخَادِمِ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ یَخْدِمُہٗ مِنْ غَیْرِ اَنْ یُنْقَصَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئٌ ط

اَلْحَدِيْثُ الثَّالِثُ وَ الْعِشْرُوْنَ

عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اَفْضَلُ الْاَشْیَآءِ ثَلٰثَۃٌ اَلْعِلْمُ وَ الْفَقْرُ وَ الزُّھْدُ۔

اَلْحَدِيْثُ الرَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

جَآءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الْفَقْرُ قَالَ خَزَانَۃٌ مِّنْ خَزَائِنِ اللّٰہِ

تَعَالٰی ثُمَّ قَالَ مَا الْفَقْرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ کَرَامَۃٌ مِّنْ کَرَامَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا یُعْطِیْہِ اللّٰہُ نَبِیًّا مُرْسَلًا اَوْ وَلِیًّا مُخْلِصًا وَ اَجْرُ الْعَبْدِ الْکَرِیْمِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کَلَامُ الْفُقَرَآءِ کَلَامُ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَنْ یَّتَھَاوَنُ بِکَلَامِھِمْ فَقَدْ تَھَاوَنَ بِکَلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ مَنْ عَادَی الْفُقَرَآءِ کَفَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی اِیَّاھُمْ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْفُقَرَآءِ عَلَی الْاَغْنِیَآءِ کَفَضْلِیْ عَلٰی جَمِیْعِ خَلْقِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَھُوَ الْفَقِیْرُ الَّذِیْ لَا یَعْلَمُ النَّاسُ بِجُوْعِہٖ وَ مَرَضِہٖ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَلَقَ اللّٰہُ کُلَّ خَلْقٍ مِنْ طِیْنِ الْاَرْضِ وَ خَلَقَ الْاَنْبِیَآءَ وَ الْفُقَرَآءَ مِنْ طِیْنِ الْجَنَّۃِ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکُوْنَ عَبْدًا لِلّٰہِ فَلْیُکْرِمُ الْفُقَرَآءَ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَلْاَغْنِیَآءُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ ھُوَ الْفُقَرَآءُ وَ لَوْ لَا الْفُقَرَآءُ لَھَلَکَ الْاَغْنِیَآءُ۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ الْعِشْرُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْفُقَرَآءِ مَعَ الْاَغْنِیَآءِ کَمِثْلِ الْعَصَاءِ بِیَدِ الْاَعْمٰی۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَکْرَمَ غَنِیًّا لِغِنَآئِہٖ وَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ اَھَانَ فَقِیْرًا لِفَقْرِہٖ وَ یُسَمّٰی فِی السَّمٰوٰتِ عَدُوًّا لِلّٰہِ وَ عَدُوًّا الْاَنْبِیَآءِ وَ لَا یُسْتَجَابُ لَہٗ دَعْوَۃٌ وَ لَا یُقْضٰی لَہٗ حَاجَۃٌ۔

اَلْحَدِیْثُ الْحَادِیْ وَ الثَّلَاثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ یَسْتَغْفِرُوْنَ لِلْفُقَرَآءِ وَ یَشْفَعُوْنَ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ مَنْ شَفَعَ لَہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ مَا اَحْسَنَ حَالَہٗ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّانِیْ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَنْظُرُ اِلَی الْفُقَرَآءِ کُلَّ یَوْمٍ خَمْسَ مِائَۃِ مَرَّۃً فَیُغْفِرُ لَھُمْ بِکُلِّ نَظْرٍ سَبْعَ خَطِیْئَۃٍ ط

اَلْحَدِیْثُ الثَّالِثُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

اَلْفَقْرُ ذِلَّةٌ فِی الدُّنْیَا وَ عِزَّةٌ فِی الْاٰخِرَةِ۔

اَلْحَدِیْثُ الرَّابِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ مَنْ اٰذٰی مُؤْمِنًا فَقِیْرًا بِغَیْرِ حَقٍّ فَکَاَنَّمَا هَدَمَ الْکَعْبَةَ وَ قَتَلَ اَلْفَ مَلَكٍ مِّنَ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

اَلْحَدِیْثُ الْخَامِسُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ الْمُؤْمِنُ الْفَقِیْرِ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰی اَعْظَمُ مِنْ سَبْعِ السَّمٰوٰتِ وَ سَبْعَةِ الْاَرْضِیْنَ وَ الْجِبَالِ وَ مَا فِیْهَا وَ الْمَلٰئِکَةِ الْمُقَرَّبِیْنَ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّادِسُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لِلْجَنَّةِ ثَمَانِیَةُ اَبْوَابٍ سَبْعَةٌ عَنْهَا لِلْفُقَرَآءِ وَ وَاحِدٌ لِلْاَغْنِیَآءِ۔

اَلْحَدِیْثُ السَّابِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَنْظُرُ اِلٰی هٰذِهِ الْاُمَّةِ بِالْعُلَمَآءِ وَ الْفُقَرَآءِ فَالْعُلَمَاءُ وَرَثَتِیْ وَ الْفُقَرَآءُ اَحِبَّائِیْ۔

اَلْحَدِیْثُ الثَّامِنُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سِرَاجُ الْاَغْنِیَآءِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ حُبُّ الْفُقَرَآءِ۔

اَلْحَدِیْثُ التَّاسِعُ وَ الثَّلٰثُوْنَ

قَالَ النَّبِیُّ عَلَیْهِ السَّلَامُ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ۔

اَلْحَدِیْثُ الْاَرْبَعُوْنَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ بِهٖ اَفْتَخِرُ عَلٰی سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ عَلَیْهِمُ السَّلَامُ ط۔

باید دانست کہ اسمِ اَللّٰہُ چندان شیریں ولذت وشوق وغنا وعزت وحیا وعشق ومحبت و دل صفا عطر وخوشبوی عطا حق است۔ ہر کہ اسمِ اَللّٰہُ محرم است لازوال عارف کمال آنرا چہ مشکل است غرق فنافی اللہ طرفہ ز دوصال، اسمِ اَللّٰہُ را بنماید بمثل آئینہ وطالبِ اللہ ہر دو جہان بہ بیند ہر آئینہ و ہر یک مقام را تحقیق کند معائنہ۔ بیت:

ہر کہ گردد واقف از اسم خدا
در وجودش خود نماند نی ہوا

چون عارف باللہ باین مراتب رسد از حواد ثاتش جمعیت گردد و جمعیت سہ قسم است ۔ جمعیت مبتدی جمعیت متوسط و جمعیت منتہیٰ ۔ جمعیت مبتدی آنست کہ تمام دنیا درم سیم و زر یکجا جمع کند و بدست آرد فی سبیل اللہ تصرف کند و دنیا نیز ہمیشہ در حکم او باشد و جمعیت متوسط آنست کہ تمام عمر علم را تحصیل کند در عمل آرد و عامل شود و جمعیت منتہیٰ آنست غرق جمال اللہ کہ از ہیچ حال و احوال غافل نباشد۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَآیُّھَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ اِنِّیْ اُجِیْبُ لَہٗ وَ تَارِكٌ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُھُمَا کِتَابُ اللّٰہِ تَعَالٰی فِیْہِ النُّوْرُ وَ الْھُدٰی فَسْتَمْسِکُوْا بِہٖ وَ الثَّانِیْ اَھْلُ الْبَیْتِیْ۔

ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَا اَبَاذَرٍّ غِفَارِیْ تَمْشِیْ وَحْدَكَ فَاللّٰہُ تَعَالٰی فِی السَّمَآءِ فَرْدٌ وَّ اَنْتَ فِی الْاَرْضِ فَرْدٌ کُنْ فَرْدًا یَا اَبَا ذَرٍّ اِنَّ اللّٰہَ جَمِیْلٌ وَ یُحِبُّ الْجَمَالَ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ مَا غَمِّیْ وَ فِکْرِیْ وَ لِاَیِّ شَیْءٍ اِشْتِیَاقِیْ فَقَالَ اَصْحَابُہٗ اَخْبِرْنَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِغَمِّكَ وَ فِکْرِكَ وَ اِشْتِیَاقِكَ ثُمَّ قَالَ اٰہ اٰہ اٰہ وَ اَشْوَقَاہُ اِلٰی لِقَآءِ اِخْوَانِیْ تَکُوْنُ مِنْ بَعْدِیْ شَأْنُھُمْ کَشَانِ الْاَنْبِیَآءِ وَ ھُمْ عِنْدَ اللّٰہِ بِمَنْزِلَۃِ الشُّھَدَآءِ یَفِرُّوْنَ مِنَ الْاٰبَآءِ وَ الْاُمَّھَاتِ وَ الْاِخْوَانِ وَ الْاَخْوَاتِ وَ الْاَبْنَآءِ اِبْتِغَآءَ لِمَرْضَاتِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَ ھُمْ یَتْرُکُوْنَ الْاَمْوَالَ لِلّٰہِ وَ یُبَدِّلُوْنَ اَنْفُسَھُمْ بِالتَّوَاضُعِ وَ لَا یَرْغَبُوْنَ فِی الشَّھْوَاتِ وَ حَصُوْلِ الدُّنْیَا یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ بَیْتٍ مِّنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ مَغْمُوْمِیْنَ وَ مَحْزُوْنِیْنَ مِنْ حُبِّ اللّٰہِ وَ قُلُوْبُھُمْ اِلَی اللّٰہِ وَ اَرْوَاحُھُمْ مِنَ اللّٰہِ وَ عَمَلُھُمْ لِلّٰہِ اِذَا مَرَضَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ ھُوَ اَفْضَلُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ عِبَادَۃِ اَلْفِ سَنَۃٍ وَ اِنْ شِئْتَ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍّ ! قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یَمُوْتُ فَھُوَ کَمَنْ مَاتَ فِی السَّمَآءِ لِکَرَامَتِھِمْ عِنْدَ اللّٰہِ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍّ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یُؤْذِیْہِ قُمْلَۃٌ فِیْ ثِیَابِہٖ فَلَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ اَجْرُ سَبْعِیْنَ حَجَّۃٍ وَّ عُمْرَۃٍ وَّ کَانَ لَہٗ اَجْرُ مَنْ اَعْتَقَ اَرْبَعِیْنَ رَقَبَۃً مِنْ اَوْلَادِ اِسْمَاعِیْلَ عَلَیْہِ السَّلَامُ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْھُمْ بِاَثْنٰی عَشَرَ اَلْفَ دِیْنَارٍ وَّ اِنْ شِئْتَ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍّ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یَذْکُرُ اَھْلَ الْوُدِّ ثُمَّ یَخْتِمُ یُکْتَبُ لَہٗ بِکُلِّ نَفْسٍ اَلْفُ دَرَجَۃٍ اِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍّ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْھُمْ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ یَعْبُدُ اللّٰہَ فِیْ جَبَلِ الْعَرَفَاتِ لَہٗ

ثَوابُ مِثْلِ عُمْرِ نُوحٍ اَلْفَ سَنَةٍ وَاِنْ شِئْتَ اَنْ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ مِنْهُمْ لَهٗ تَسْبِیْحَةٌ خَیْرٌ لَّهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنْ اَنْ یَّصِیْرَ مَعَهٗ جِبَالِ الدُّنْیَا ذَهَبًا وَّ فِضَّةً وَّ هَبَهَا وَ اِنْ شِئْتَ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی اَحَدِهِمْ اَحَبُّ اِلَی اللهِ مَنْ یَنْظُرُ اِلٰی بَیْتِ اللهِ تَعَالٰی وَمَنْ نَّظَرَ اِلَیْهِ فَكَاَنَّمَا یَنْظُرُ اللهِ وَمَنْ سَتَرَهٗ فَكَاَنَّمَا سَتَرَ اللهِ تَعَالٰی وَمَنْ اَطْعَمَهٗ فَكَاَنَّمَا اَطْعَمَ اللهُ تَعَالٰی وَ اِنْ شِئْتَ اَزِیْدُكَ یَا اَبَاذَرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قُلْتُ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَاحِدُ یَجْلِسُ اِلَیْهِمْ قَوْمٌ مُّعِزِّیْنَ مُثْقِلِیْنَ مِنَ الذُّنُوْبِ یُغْفَرُ مَا یَقُوْمُوْنَ مِنْ اَحَدٍ عِنْدَهُمْ اِلَّا الْمُخَفِّفِیْنَ فَاعْلَمْ اَنَّ اَرْبَابَ الْقُلُوْبِ یُكَاشِفُوْنَ بِاَسْرَارِ الْمَلَكُوْتِ تَارَةً عَلٰی سَبِیْلِ الرُّؤْیَاءِ الصَّالِحَةِ وَ تَارَةً فِی الْیَقْظَةِ عَلٰی سَبِیْلِ كَشْفِ الْمَعَانِیْ بِمُشَاهِدَةِ الْاَمْثِلَةِ كَمَا یَكُوْنَ فِی الْمَنَامِ وَ هٰذَا مِنْ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ هِیَ دَرَجَاتِ النُّبُوَّةِ الْعَالِیَةِ كَمَا اَنَّ الرُّؤْیَاءَ الصَّالِحَةِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ اَرْبَعِیْنَ وَهِیَ مِنَ النُّبُوَّةِ فَاِیَّاكَ وَاِنْ كَانَ خَطَائُكَ یَكُوْنُ مِنَ الْعِلْمِ وَاِنْ كَانَ كُلُّ مَا جَاوَزَ حَدَّ قُصُوْرِكَ قَضِیَّةٌ هَلَكَ الْمُتَّخِذَ بَعِیْنٍ وَالْجَهْلُ خَیْرٌ مِّنْ عَقْلٍ یَدْعُوْنَ بِهٖ اِلَی الْاِنْكَارِ مِنْ هٰذِهِ الْاُمُوْرِ الْاَوْلِیَاءِ اللهِ تَعَالٰی وَمَنْ اَنْكَرَ ذَالِكَ الْاَوْلِیَاءِ لَزِمَهٗ اِنْكَارُ الْاَنْبِیَاءِ وَكَانَ خَارِجًا مِّنَ الدِّیْنِ كُلِّهٖ۔

فرد:

رَبِّ اَرِنِیْ نعرہ می زدان کلیم اللہ بطور
رَبِّ اَرِنِیْ یافتم من درکنارِ خود حضور

قَالَ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ سَافِرُوْا فَاِنَّ الْمَآءَ اِذَا وَقَفَ تَعَفَّنَ ط

باب چہارم

ذکر اسمِ اَللّٰہُ، حقیقت فقر عاشق فنا فی اللہ

باید دانست ہر کہ اسمِ اَللّٰہُ را با تصور برزخ در دماغ بگیرد و بہ بیند اسمِ اَللّٰہُ، ہرگز خواب بچشم ندہد و ہر زمان جائی دیگر و ہر ساعت مکانی دیگر، خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدہ۔ آن روز کہ حق سبحانہ وتعالیٰ بعلم قدرت خواست کہ اہلِ عشق را در عالمِ موجودات پیدا کند زمین بود و بر خاک آن زمین بہ نظر شوق و اشتیاق و ازان تجلی و اسرارِ عشق در آن نظر فرمود آن خاک در جنبش آمد و در ہم در آغاز در عالم سکر افتاد و فریاد اَنَا الْمُشْتَاقُ فِیْ لِقَآءِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ازان زمین پیدا کرد، تا انجام در عالمِ سکر و در دریای محبت غرق انداز جہت آنکہ پیش آتش اگر صد ہزار ہمچنین آتشِ دوزخ بیفروزد ہمین مقدار کہ صاحبِ عشق آہ از سینۂ خود روان دہد جملگی آتشِ دوزخ ناچیز گردد زیر آنچہ ہیچ آتش بالاتر و سوزان تر از آتشِ محبت نیست۔ جواب مصنف:

بنابران عبادت اہلِ محبت را باطن ربوبیت راز خالص بی ریا است و دعا دلیل و ہم جذب ایشان قبولیت و اہلِ محبت را خواب عین الوصال است دلیکہ گرم باسوز پُر محبت اللہ سرد از دنیا و اہلِ دنیا مع جمعیت و جمعیت کرا گویند، جمعیت آنست کہ از کل و جز از آنچہ مستغرقات ظاہری و باطنی میشود ازان برآید و روی بسوی مولیٰ جمال اللہ آرد و چون طالبِ مولیٰ را با مولیٰ جمعیت شود از دنیا غسل کند و از آخرت وضو و تکبیرِ تحریمہ ماسوی اللہ در تمام عمر بخواند اللہ اکبر اسمِ اَللّٰہُ ذاتی و اسمِ اکبر صفاتی و بجز لاسوی اللہ را طلاق دہد۔ پس صاحبِ جمعیت خالص و مخلص طائفہ فقراء است ہر جا کہ باشد با خدا خواہ در بر خواہ در بحر خواہ در نشیب خواہ بر فراز و بدانکہ حق سبحانہ وتعالیٰ درم دنیا و عزتِ دنیا و جاہ و حکومتِ دنیا بحوالہ ہر آنکس کند کہ در دنیا احمق و بی عقل و بیدانش باشد چرا کہ ہر دم گناہ بر سر خود نہادن کارِ بی دانشوران است کہ چشم بآخرت روزِ حشر ندارند۔ کسی را کہ اللہ تعالیٰ بحوالہ فقر کند ہر آنکس در دنیا عاقل و صاحبِ زیرک باشد، طالبِ مولیٰ کم آزار پرستندۂ پروردگار دل بذکرِ اَللّٰہُ بیدار و ہوشیار باشد۔ طالبِ مولیٰ را مراد مولیٰ است از ہر عبادتی نیک تمام عمر محبتِ الٰہی کہ در سوزش و درد باشد بمقدار دانۂ سپند۔ و اگر در مرشدی سہو و خطای ظاہر و باطن واقع شود آنرا عبادت نیک بدان کہ آن صاحبِ عیان است جای کہ عیان است چہ حاجت بیان است۔ طالب را ظن بد بردن نقصان نعوذ باللہ منہا۔

ہر کہ اسمِ اَللّٰہُ را با تصور برزخ بر دل بگیرد و در دل نور نار اللہ شعلہ چنان پیدا شود کہ ماسوی اللہ ہمہ سوختہ گردد و ہر کہ با

تصور اسمِ اَللّٰهُ را در چشم بہ بیند چشم دل وسیری گردد و در ہر طرف کہ بہ بیند و بداند ہیچ پوشیدہ نماند۔

چلہ سہ قسم است چلہ زنانہ کہ بیک روزہ دوازدہ سال می گزارند و بعد از ان افطار نمایند و چلہ مردانہ آنست کہ ہر روز گوشت یک مادہ گاؤ غیر از سرگین و استخوان و پوست و چہل آثار روغن زرد چہل آثار آرد جملہ را بخورد پختہ کردہ ہر روز تا دوازدہ سال و از وجود او بول و غایط نہ بر آید۔ بیت:

دلی پُر ز خطرہ شکم بی طعام

ریاضت بناموس کفر است تمام

سوم چلہ ربانہ بحق یگانہ باطن بفقر اسم اَللّٰهُ غرق تمام وظاہر بہ صحبت عوام۔ اگر بریاضت بودی پیران یہود و اگر بعلم بودی بلعم باعور و اگر بطاعت بودی ابلیس مقہور۔ آن فقر محمدی یکساعت عطائیست فیض اللہ بس است ہر کہ را اللہ بخشد۔

باید دانست کہ اسمِ اَللّٰهُ تعالیٰ امانت بر زمین و آسمانہا و کوہ ہا فرستاد از گرانی و عظمت و بزرگی بار نتوانستند برداشت ہمہ ابا آوردہ اند قَوْلُهٗ تَعَالٰی اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ط اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا۔ طالب آنست اولی کہ یکدم جدا نشود از مولی کہ از حرص و حبِ دنیا فانی و اشتغال لایعنی پردہ فاسد شدہ باشد۔ اگر وعظ و نصیحت جملہ قرآن و احادیث و اقوال مشائخ برخوانی ہیچ سود ندارند زیرا آنچہ از رعایت حب و حرص دنیا و اوصافِ ذمیمہ آن دل مردہ است آنکہ قَوْلُهٗ تَعَالٰی لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰی یعنی ندانستی کہ ای محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تو نتوانی شنوانیدن مردگان را، آدم افضل است ۔بمرتبۂ آدم ہیچ پیش نمیرسد۔ ہر چہ پیدا است برای آدمی پیدا است و آدمی برای شناختن حق و ہر کہ طلب شناخت حق نمی کند چہ حیوان است مگر بدلہ او جدار و جماد و نباتات و یا حیوانات خواہد شناخت، لعنت بر اوقات آن آدمیان کہ مثل سگ و گاؤ خر و بز باشد۔ عجب این است کہ از بی عقلی خود امید بدیدن دیدار حق بروز قیامت میدارند و نمی دانند کہ ہر کہ این جا نابینا است آنجا نیز نابینا است بحکم این آیت کریمہ وشریفہ قَوْلُهٗ تَعَالٰی وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ چنانچہ بزرگی بہ بزرگی اشارت نوشت کہ اُمت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آنست کہ در پیروی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خبردار باشد۔ پیروی نشان قدم روندہ را گویند یعنی جای نشان قدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رفتہ باشد آنجا خود را نیز باید رسانید سِيْرُوْا اِلٰى مَا سَبَقَ الْمُفْرِدُوْنَ۔ چون آنجا خود را رساند پیروی چگونہ باشد چرا کہ پیروی برای گفتن نیست برای رفتن است۔ از آنجا فہم باید کرد کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود را تا یکجا رسانیدہ بود ہر کہ خود را د آنجا نرساند از پیروی او باز ماند و از امت او چگونہ باشد و این عجب حیرت است کہ تمام خلق پیروی می گویند و نمی روند دانستہ اند کہ پیروی گفتن است نہ راہ رفتن زہی شعور بی شعوران کہ از بی ہمتی خود باز پس می مانند و آنکہ می روند وی را از حسد دیدہ نمی توانند۔ بیت:

در قول و فعل فرق می دان
قولی بگذار فعل را دریاب

پیروی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راہ است ہر کہ پیروی را پیروی نمی کند گمراہ است ۔ اصل پیروی این است کہ حب مولیٰ فرض و ترکِ دنیا سنت چنانچہ روایت بہدایت ۔ این راہیست عنایت محض طریقۂ قادری کہ ذکر جہر ایشان نشانست کہ ضرب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ذکر جہر از سہ ضرب اللہ سہ مقام روشن شود اوّل مقام ازل دوم مقام ابد سوم مقام از قاف تا قاف ۔

بشنوای صاحب انصاف ذکر خفیہ قادریہ آنست کہ آنرا ذکر حامل گویند و از ذکر حامل شود فقیر کامل قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَكْثِرُوْا ذِكْرَ اللّٰهِ ذکر حامل بعضی ذکرِ حامل ذکر قلب را گویند و بعضی روح و بعضی سرّ ۔ ذکرِ حامل خفیہ نہ تعلق بزبان دارد و نہ تعلق بقلب و روح و سرّ دارد آن نوریست کہ آنرا تجلی نور ذاتِ احدیت مطلق گویند شب و روز قلب قالب را می سوزد چنانچہ آتش می سوزد ہیزم را ۔ پس مراقبہ این طائفہ را دو حال شود ابتدا بمثل فانوس خیال و انتہای بعین وصال قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَوَادُ قَلْبِيْ نَارٌ لِّلْجَحِيْمِ هُوَ يَبْرُدُهَا ۔ دلی کہ از آتشِ عشق نہ سوخت آتشِ دوزخ بیفروخت ۔ بیت:

مرا شد چنان آتش منزلم
کہ آتش گرفتہ ز آتش دلم

بدانکہ بہر کار دینی و دنیوی حاضرات از اسمِ اَللّٰهُ کند ہر مطلبی از اسمِ اَللّٰهُ یافتہ شود و اگر کسی اسم اَللّٰهُ را با ترتیب تصور کند انشاء اللہ تعالیٰ زود یک شبانہ روز و بمقصود برسد این راہیست محرم، ہر کہ باسم اَللّٰهُ محرم نیست محروم این مقامیست لِيْ مَعَ اللّٰهِ وَقْتٌ لَّا يَسَعُنِيْ فِيْهِ مَلَكٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ ۔

بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِيْ مَعَ اللّٰه

فقیر چون آفتاب است صاحبِ فیض بخش ۔

فرد:

ہر کرا مرشد نباشد پیشوا | این کتابی بس ترا رہبر خدا
در مطالعہ دار دائم ہر صبح شام | عارفی باللہ شوی فقرش تمام

بشنوای صاحبِ احوال دَعْ نَفْسَكَ وَتَعَالَ

بدانکہ فقیر سہ قسم است یکی آنکہ خلوتہا زندان مثل زندان و طالبان در آنجا زندانیان مانند، چون از خلوت برآیند مانند دزدان آن طالبان را مرشد دزدان بہر در بہر دردریوزہ بگردانند۔ این درویشی نیست درپیشی است نہ خداپرستی و نہ صفا کیشی۔ دوم طائفۂ فقر آنست کہ مرشد ایشان شب و روز گوشہ نشین و خلوت گزین اند، این راجز مثل دام دگران دیگر مبین ظاہر بی نیاز بلند آواز و باطن محروم از محبتِ حق دور، طالبان آنچہ بمحنت دست آرند بہ نذرش بگذارند۔ این طالب مرشد و مرشد طالب بر ہر دو نفس غالب۔ سوم طائفۂ فقر اہلِ توجہ آنست کہ مرشد ایشان شیر نر لایحتاج کامل مکمل کمال دائم باوصال کہ طالبانِ اللہ را در یک ہفتہ ہفت روز مجلس نصیب کند اول روز مجلس کہ در وجودِ او تاثیر پیدا شود دوم روز مجلس حضرت صدیق اکبرؓ کہ صاحبِ صدق گردد سوم روز مجلس حضرت عمرؓ خطاب و بر نفس خود عدل کند و محاسبہ نماید چہارم روز مجلس حضرت عثمان غنیؓ کہ حیا کند از نافرمودۂ خدا باز ماند پنجم روز مجلس حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ صاحبِ علم و ولایت گردد ششم روز مجلس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ خُلقِ محمدی بدست آید ہفتم روز مجلس سلطان الفقر کہ آن دریای است توحید باری تعالیٰ۔ ہر کہ بر کنارہ آن دریا رسد صاحب کنار گردد قَوْلُہٗ تَعَالٰی نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہر کہ درین مرتبہ رسد و ہر کہ از ان دریا آب نوشد در ہر دو جہان آبروی دریابد و ہر کہ دران دریا غوطہ خورد ظاہر و باطن چشم بینا شود قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَفِیْٓ اَنْفُسِکُمْ ط اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ۔ مرشدی کہ در ہفت روز این ہفت مجلس نصیب نکند طالبِ اللہ را باید کہ از و جدا شود و عمر خود را ضائع نکند۔

فرد:

دو چشم خویش را بر بند چون باز
درونت تا دہد گم گشتہ آواز

دل فقیر بحر و نظر فقیر گوہر قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْعَافِیَۃُ عَشَرَ اَجْزَاءٌ تِسْعَۃٌ فِی السَّکُوْتِ وَ وَاحِدٌ فِی الْوَحْدَۃِ۔ حَدِیْثِ قُدْسِیْ عِبَادِیَ الَّذِیْنَ قُلُوْبُھُمْ عَرْشِیَّۃٌ وَ اَبْدَانُھُمْ وَحْشِیَّۃٌ وَ ھِمَّتُھُمْ سَمَاوِیَّۃٌ ثَمَرَۃُ الْحُبَّۃِ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مُقَدَّسَۃٌ وَ خَاطِرُھُمْ بَیْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَۃٌ اَلسَّمَآءُ سَقْفُھُمْ وَ الْاَرْضُ بَسَاطُھُمْ وَ الْعِلْمُ اَنِیْسُھُمْ وَ الرَّبُّ جَلِیْسُھُمْ۔

بیت:

علم دانی چیست دامن راست گیر
بی علم کافر شود زاہد فقیر

ہر راہی را کہ شریعت رد کند آن راہ کفر است۔ حدیث عِبَادِیَ الَّذِیْنَ اِیْجَادُھُمْ فِی الدُّنْیَا کَمَثَلِ الْمَطَرِ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَرِّ نَبَتَ الْبُرُّ وَ اِذَا نَزَلَ فِی الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرُّ۔ فقیر تارک صلوٰۃ را بوی از معرفتِ حق نمی رسد گرچہ نماید

ترا مشاہدہ از ماہ تا ماہی ہم استدراج و گمراہی است۔

بیت:

از ہر حدیثی و آیتی تو بشنوی
مرد عارف آن بود بر دین قوی

باب پنجم

ذکر دعوت کامل، شرح دعوت کل و جز، کبریٰ و صغریٰ و دعوت یکدم و دعوت ساعت

یعنی صاحبِ تصرف فقیر مالک الملکی و دعوت روز و یک شب و دعوت ہفتہ و دعوت ماہ و دعوت یک چشم زدن یعنی خواندن از دعوت ہزاران ہزار بہتر توجہ فقیر یکبار برآید کار۔ اول بحرِ قرآن و این نیز ترتیب دعوت قرآن است کہ بر کنارۂ آب روان رفتہ شروع کند اول غسل نماید و ردائے بشوید و دوگانہ برای یگانہ نمودہ دیگری بارواح نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مع اصحابہ کبارؓ بزرگوار خواندہ بہ بخشد بعد از ان قرآن از فاتحہ بالتسمیہ شروع کند تا مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ با تمام رساند قرآن را تمام در یک شب۔ برین ترتیب سہ مرتبہ سیپارہ مع دوگانہ و باسہ غسل تمام کند۔ اگر صالح است کارِ او بشب اوّل شود و اگر مرد طالح است بشب دوم و اگر منافق بود در شب سوم کارِ او بانجام رسد و مہم او انصرام یابد۔ این دعوت را مستجاب الدعوات گویند کہ بیشک قبول افتد و ہر کہ شک آرد بیم کفر است و دعوت صاحبِ وصال و دعوتِ جن و دعوتِ مؤکلات و دعوت اہلِ قبور بارواح و دعوت اہلِ حضور مقام دعوت عروج بود و دعوت بسیر گاہ بروج و دعوت یکتا شدن با خدای تعالیٰ و دعوت بعرش رسیدن از تحت الثریٰ و دعوت قید کردن نفس و دفع شیطان جملہ دعوت تعلق دارد خواندن با خبر، حقیقت دعوت چہ داند گاؤ خر۔ این دعوت ہر آنکس خواند کسی را کہ حکم از اللہ تعالیٰ و رخصت و اجازت از حضرت سید المرسلین و خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و از حضرت پیر دستگیر غوثِ صمدانی قطبِ ربانی سید محی الدین عبد القادر جیلانیؓ غالب الاولیاء و شہسوارِ میدانی ہر دو جہان باشد و می دہد خبر وقت خواندن از تمام عالم کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم جن و دیو و فرشتہ و مؤکلات و ملائکہ و روحانی خاکیان اہل الاسلام صاحب القبور در قید او باشد و آن کم آزار صاحب سرّ الاسرار غوث و قطب تہ زیر بارِ او۔

بیت:

شہسوارم   شہسوارم   شہسوار

غوث قطب و مرکب اند تہ زیر بار

صاحب دعوت کامل و فقیر عامل آنست کہ بارواح از حضرت آدم تا خاتم النبیین و از خاتم النبیین تا ابدالآباد با ہر یک

دست مصافحہ کردہ واز ایشان عہد و پیمان گرفتہ باشد۔ ہر کہ این مراتب دارد چہار لشکر باطنی ہمیشہ ہمراہ او می باشد اوّل مؤکّل ملائکہ دوم شہداء سوم عالم الغیب چہارم رجال الغیب۔ این فقیر صاحب الدعوت لایحتاج گویند۔ فقیر شدن نہ کارِ آسان است، در فقر عظیم سرّ اسرار رحمٰن است این بعرف نیست عرفان ہر کہ را اللہ بخشد۔ بہر مطلبی کہ خواند بجہت دین و دنیا زود مقصود او برآید قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔ ابیات

اولیاء را خلوت است زیر زمین — لا تخف باشد باحق ہمنشین

ہر کہ بر قبرش رود اہل الخبر — مشکل آسان می شود جن و بشر

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنَ الدَّارِ اِلَی الدَّارِ۔ اولیاء اللہ فقیر فنا فی اللہ را چون اجل نزدیک رسد مدخل در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہِ فنا فی اللہ شوند، نہ خبر از تلخی دارند و نہ از جان و نہ از نفس و نہ از شیطان و نہ از عزرائیل، جان ایشان بقدرت حق تعالیٰ قبض گردد۔

واز چہل چلہ ریاضت یک شب ہمنشین قبر اولیاء اللہ افضل تر است چرا کہ ریاضت راہ است و راز حضوری فنا فی اللہ نگاہ کہ نہ آنجا ریاضت نہ راہ و نہ مدعی و نہ گواہ و نہ درد و نہ آہ و نہ عز و نہ جاہ و نہ روضہ و نہ خانقاہ جز روضہ مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نہ آفتاب و نہ ماہ و نہ سال و نہ ماہ و نہ کس رہبر و نہ ہمراہ و نہ تحت و نہ فوق و نہ حس پرستی و نہ ذوق و نہ شمال و نہ جنوب و نہ مشرق و نہ مغرب و نہ خد و نہ خال بعینہٖ عین وصال۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمودہ کہ برین دو طائفہ آتش دوزخ حرام است یکی علماء عامل دوم فقراء کامل، درو کہ این سہ چیز نباشد حرص، حسد و کبر۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَّ بِلَا عَذَابٍ۔ چرا کہ تاثیر کلمہ طیب حرص و حسد و کبر را چنان خورد چنانچہ آتش ہیزم را این را خاص گویند یعنی مخلص۔ حدیث اَلَّذِیْنَ قَالُوْا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کَثِیْرٌ وَّ مُخْلِصُوْنَ قَلِیْلٌ۔ ابیات:

روح در عرش است قالب زیر خاک — احتیاجی نیست روضہ جان پاک

مردہ تن دل زندہ زیر خاک بین — اولیاء را لا یموتون تو بہ بین

گم قبر گمنام بی نام و نشان — جسد را باخود برند در لامکان

بر قبر مردہ کنی نقش و نگار — نیست سودی مردہ را زیبا چہ کار

باھُوؒ! بہ زین نباشد در جہان — خود پرستی را مبین جز عین آن

الغرض آنکہ بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ورنہ باشد پسند خلق چہ باک

رجوعاتِ خلق ہمہ خلل وجمعیت درین زمانہ خانوادہ برگشتہ از شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جادہ بشنود سرود ومی نوشد بادہ، ہمنشین مردم مایۂ فساد حرام زادہ ومغرور بر کرامات آباؤ اجداد، درست می گوید فقیر آزاد قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلسَّاکِتُ عَنِ الْحَقِّ شَیْطَانٌ اَخْرَسٌ۔

بیت:

گر ترا سر می زند سر پیش نہ
و ز خدمت مادر پدر درویش بہ

قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُ الْفُقَرَاءِ۔ ہیچ کس ازین بہتر نباشد۔

بیت:

تا توانی خویش را از خلق پوش
عارفان کی بوند این خود فروش

بیت:

با دوست کنج فقر بہشت است بوستان
بی دوست بر سر جاہ توانگری

فرد:

تا دوست در کنار نباشد بکام دل
از ہیچ نعمتی مزہ نیاید کہ می خوری

قَوْلُہٗ تَعَالٰی وَ السَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ بدانکہ آن صاحب الدعوت ملعون وتارک الدعوت ملعون آنست کہ بانتہا دعوت نرسیدہ پریشان است۔ چون اہلِ دعوت خستہ خاطر شود رجوع باطن بروضہ مبارک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بیارد و باترتیب خواند از برکتِ قبر مبارک پرنور ارواح نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاضر شود و مقصود خود عرض نماید بمطالب کلیہ رسد۔ این دعوت تیغ برہنہ است آنکس بخواند کہ در باطن شجاعت شعار باشد واز برائ ہر کاری و مطلبی ومہمی کہ بخواند کار او رایک مرتبہ بہ انجام رسد۔

دعوت دیگر آنست کہ وقتِ شب تنہا بقبور رود و ہمنشین قبر شود قبری کہ صاحبِ عظمت غالب الاولیاء بمثل شہداء و یا غوث یا قطب یا درویش یا فقیر فنافی اللہ، آنچہ داند از قرآن مجید بخواند۔ از برکتِ کلامِ ربانی وبتوجہ فقراء سبحانی ارواح بحکم اللہ تعالیٰ از قبر برآید بگفتن این قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ و متکلم شود جواب باصواب یا الہام دہد یا دلیل و یا بوہم، خدانخواستہ باشد از قبر اولیاء اللہ اشارت بشارت نیابد اہلِ مشغول بحق باشد۔ ہر کہ سالک را راہ برسیدن است وعاشق را ابتداء رسیدن و انتہا

دیدن کہ نظر ایشان کیمیا است ۔ این نظر نہ کیمیا است کہ با نظر جاہل را علم از ہر علمی راہ بکشایند کہ مقابلہ او ہیچ کس عامل و فاضل برابر نیایند و نہ آن نظر کیمیا است کہ مشاہدہ تمامی غم از ہر طبقات کشف و کرامات و مقامات بنماید کہ از ان مردم در حیرت و عبرت آیند ۔ این نظر از اہلِ صفات است ۔ ہر کہ را با نظر از سر تا قدم وجود او شود نور تمام از اسم اَللّٰہُ ذات می شود تاثیر اینست کیمیا و نظر اکسیر ۔ این نظر از اہلِ ذات لازوال بغرق وصال ۔

این نیز شرح دعوت است چون اہلِ دعوت ورد شروع کند ہنوز وظائف نہ شدہ باشد تمام کہ مطلب مقصود او می رسد، انجام دعوت کمال آنست کہ وقت شروع صورت اعداء در تصور گیرند در آن ہنگام از گرمیٔ ذکر و جذب فکر آنرا بنواز دو یا بامر خدای تعالیٰ قتل سازد قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ حَفِظَ لِسَانَهٗ مِنْ غَيْرِيْ اَكْرَمْتُهٗ بِذِكْرِيْ وَ مَنْ حَفِظَ بَصَرَهٗ مِنْ غَيْرِيْ اَكْرَمْتُهٗ بِعَيْنِيْ وَ مَنْ حَفِظَ خَلْقَهٗ بَيْنَ الْخَلَائِقِ اَكْرَمْتُهٗ بِحِكْمَتِيْ وَ مَنْ حَفِظَ قَلْبَهٗ مِنْ حُبِّ الدُّنْيَا اَكْرَمْتُهٗ بِنَظَرِيْ وَ ذِكْرِيْ وَ مَنْ حَفِظَ نَفْسَهٗ عَلَى الصَّبْرِ اَكْرَمْتُهٗ بِيَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَيْنَانِ تَزْنِيَانِ ط قَوْلُهٗ تَعَالٰى يَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ. قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَا يَسَعُنِيْ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآئِ وَلٰكِنْ يَسَعُنِيْ فِيْ قَلْبِ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ. قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِيْ بِيْ وَ اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٌ مِّنْهُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ ذِرَاعًا وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَيْهِ بَاعًا ۔

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ وَ نُوْرِ عَرْشِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ط اٰمِيْنَ

E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com
/SultanBahoo.SultanulFaqr
/+Sultanbahoo-Sultan-ul-Arifeen